

تیری رہگزر

قسط 1

Kitab Chehra Novels

"کون آیا ہوا ہے۔۔؟" وہ
زوہیب اور ماثرہ کے ساتھ



شاپنگ سے لوٹی تو گھر میں غیر
معمولی چہل پہل تھی۔ ملازمہ
سے پانی کا گلاس لیتے حلق میں
اتارا تھا۔ آج شاپنگ نے اسکی
کمر توڑ دی تھی۔ کل سے اسکے
اکھوتے بھائی اُسید کی شادی
شروع ہو رہی تھی۔ مگر اسکی



شاپنگز آخر آخر وقت تک
جاری تھیں۔

"وہ جی چھوٹے صاحب کی
سسرال والے آئے ہوئے
ہیں۔۔" زرینہ دانت نکوس کر
کچھ شرماتی ہوئی بولی تھی۔ اس



نے گلاس ٹرے میں واپس رکھ
دیا۔ "تو اس میں اتنا شرمے
والی کیا بات ہے۔۔ تمہارے
رشتے کے لیے تو نہیں
آئے۔۔" اس نے جملے کے آخر
میں آنکھ مار کر چھیڑا تھا۔ اور

Kitab Chehra Novels



زرینہ صاحبہ کا چہرہ لال ٹماٹر
ہو گیا۔

"کیسی باتیں کر رہی ہو بی بی
جی۔۔ رشید جان سے مار دے گا
مجھے۔۔" اس نے اپنے منگیترا کا
ذکر کیا جو اندورن سندھ میں
ہوتا تھا۔ جب لاؤنج میں مارہ



اور زوہیب کار سے شاپنگ بیگز
لیے اپنی چونچیں لڑاتے چلے
آئے تھے۔ بلکہ اگر کہا جاتا
زوہیب سارا سامان اٹھا کر لایا
تھا۔ تو غلط نہ تھا کیونکہ ماہرہ کے
ہاتھ میں صرف برینڈڈ میک
اپ کا بیگ تھا۔ زوہیب نے اس



پر نظر پڑتے ہی خون خوار
نگاہوں سے دیکھا اور تمام بیگز
تقریباً پھینکنے والے انداز میں
صوفے پر ڈالے تھے۔

"لعنت ہو میری زندگی پر اگر
آئندہ تم لوگوں کے ساتھ
شاپنگ پر گیا۔"



"ٹھیک ہے عبیر اسے ایڈوانس
میں لعنت دے دو۔" مارہ
اسے سلگاتی۔ زرینہ کے پاس آکر
پانی کی بوتل اٹھا کر منہ لگا گئی۔
زوہیب نے تیر کی تیزی سے
بوتل لپکی تھی۔ اور منہ لگاتا خود
پی گیا۔" سارے بیگز میں اٹھا کر



لیا ہوں اور بوتل منہ لگا کر
گندی بھی تم کرو۔۔" مگر اس
بار ماثرہ کے ساتھ عبیر نے بھی
اسے گھورا۔۔ "میری بوتل کو
منہ کیوں لگایا۔۔ زرینہ اچھی
طرح واش کر کے بوائٹل کرنا
اب اسے۔۔" ان کی تیز



آوازوں پر ڈرائنگ روم سے
نکلتیں خوبصورت نقوش والی
خاتون جو کہ عبیر کی ماں تھیں
حفصہ صاحبہ نے گھور کر ان
تینوں کو دیکھا تھا۔ اور پاس چلی
آئیں۔

Kitab Chehra Novels



"کوئی شرم لحاظ تم تینوں میں
ہے کہ نہیں۔۔ اسید کے
سسرال والے آئے بیٹھے ہیں
اور تم تینوں یہاں بچوں کی
طرح لڑ رہے ہو۔۔ اور
تم۔۔" وہ اب بیٹی کی جانب
متوجہ ہوئیں تھیں۔ "یہ کس



حلیے میں ہو۔۔ کچھ ڈھنگ کا
بھی پہن لیا کرو۔۔ "اسکے گلابی
شوٹ ٹاپ اور جینز کی جانب
اشارہ کیا جو ایک گھنٹے سے
فینشن کے نام پر پھٹ رہی
تھی۔

Kitab Chehra Novels



"کیا ہو گیا۔۔ مجھ پر کیوں غصہ
کر رہی ہیں۔۔ یہ دونوں لڑ رہے
تھے۔۔ اور کیا برائی ہے میرے
کپڑوں میں۔۔" اس نے بھی
بھنویں سکیر کر ماں کو اور
پھر سر سے پیر تک اپنے کپڑوں
کو بھی دیکھا۔

"سچ کہہ رہی ہیں آنی بلکل۔۔
ایسا لگ رہا ہے راستے میں کہیں
گر گئیں تھیں اور جینز پھٹ
گئی۔۔" زوہیب کی بکواس پر
عبیر نے اپنا ٹوٹ بیگ کھینچ کر
اسے مارا تھا۔

Kitab ChehraNovels



"بھکاری خود اپنا حلیے دیکھا
ہے۔۔۔ ایسا لگ رہا ہے کسی
سے مانگ کر پہنے ہیں
کپڑے۔۔" اسکی اوور سائز ٹی
شرٹ کو نشانہ بنایا۔ مگر وہ برا
مانے بغیر کالر اکڑا گیا۔ کیونکہ وہ



جانتا تھا حفصہ صاحبہ اسکا دماغ
سیٹ کر دیں گی۔

"عبیر۔۔!! انسان بنو اور اپنے
اسپیکرز کا والیئم کم کرو۔ ایک
تو اس حلے میں بھی نہیں ہو
کہ اندر ملو دوں مہمانوں
سے۔۔" انہوں نے دانت پیستے



مدھم آواز میں ڈپٹا تھا۔ جبکہ
عبیر کو آگ ہی لگ گئی۔

"ایک تو میری آواز ان دونوں
سے بہت ہلکی ہے اور دوسرا وہ
بھائی کی سسرال والے ہیں
میری نہیں جو دوپٹے اوڑھ
اوڑھ کر ان کے سامنے

جاؤں۔۔"مطلب خوا مخواہ ہی
اس پر غصہ کر رہیں تھیں۔ حفصہ
صاحبہ لاڈلی کے تنکنے پر لب
بھینچ گئیں۔ اور ایک نظر زرینہ
کو دیکھا جو ہوا اس باختہ ہوتی سر
جلدی سے نفی میں ہلا گئی
تھی۔



"تو کیا معلوم تمہارا بھی رشتہ
ہو جائے زیادہ وقت تھوڑی لگتا
لڑکیوں کو اڑنے میں۔۔" یہ
بزرگوں والی بات زوہیب کی
جانب سے آئی تھی۔ عبیر نے
خونخوار نگاہوں سے اسے دیکھا۔



"اپنی بکواس بند کرلو۔۔ ورنہ
تمہارا اولڈ ہوم پہنچا دوں گی"

"آپ خود دیکھ لیں اسکے نادر
خیالات۔۔۔ نکالنے کی تیاری
کریں۔۔" عبیر اسکی جانب لپکی
تھی مگر حفصہ صاحبہ روک



کنیں "اسے چپ کروالیں۔۔ ورنہ
مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔"

"یا میرے اللہ۔۔! کیا کروں
میں تمہارا۔۔!! نکلو تینوں یہاں
سے۔۔ مجھے نظر نہ آؤ جب تک
مہمان چلے نہ جائیں۔۔ اللہ
جانے کیا بہانہ بنانا پڑے گا۔"



اتنی تیز آوازوں میں لڑ رہی ہو
گھر پر نہ ہونے کا بہانہ بھی
نہیں بنا سکتی۔۔۔ زرینہ سب
ریڈی ہے نا۔۔۔ بس لو ڈرائنگ
روم میں ہی لگوا دو
سب۔۔۔ "ان تینوں کو غائب
ہونے کا اشارہ کرتیں زرینہ کی



سمت متوجہ ہو کئیں۔ وہ بھی
خاموشی سے اپنے بیگز اٹھاتے
وہاں سے کھسک لیے تھے۔
کیونکہ اگر مہمانوں کے ساتھ
بیٹھ جاتے تو ضرور گھنٹہ ضائع
ہوتا۔

Kitab Chehra Novels



"ویسے عبیر یہ غلط بات ہے۔۔
تم اسید بھائی کی سسرال والوں
سے اب تک نہیں
میلیں۔۔" اسکے وائٹ اور پریل
تھیم سے سچے لگژری کمرے
میں داخل ہوتے مارہ نے
افسوس کا اظہار کیا تھا۔



"مجھے بھی افسوس ہے۔۔ لیکن
میں کیا کروں دو سے تین دفعہ
تو آئے ہیں۔۔ بھائی کی ساس
اور چھوٹی سالی کو ایک بار دیکھا
تھا بس یونی سے آتے ہوئے
مگر وہ تب بھی نکل رہے
تھے۔۔"



"تو ابھی جاؤ اور انسانوں والا
حلیہ کر کے مل آؤ۔" اسکے بیڈ
پر بیگز پھینکتا زوہیب خود بھی
وہیں نیم دراز ہو گیا۔ مارہ کشن
مارتی سائیڈ میں ہوئی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"اب ایسی بھی کوئی بے تابی
نہیں ملنے کی۔۔ ہاں اگر زینب



بھابھی ساتھ آئیں تو ضرور یہ
ایفرٹ کر سکتی تھی۔ "انہی کے
ساتھ بیڈ کی پائنٹی کے پاس
بیٹھتی ڈارک پریل کمر کے کشن
سے ٹیک لگا گئی۔" ویسے پکچرز
دیکھی تھیں میں نے بھی اسید
بھائی کو بندی کافی سوئیٹ مل



گئی۔۔"ماڑہ کو زینب کی
تصویریں یاد آئیں تھیں۔ اسید
زینب کو کئی سال سے پسند کرتا
تھا۔ آج سے چند سال پہلے جب
وہ اپنے ایم بی اے کے فائنل
ایئر میں تھا۔ اس وقت زینب کا
کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ میں نیو



ایڈمیشن ہوا تھا۔ بس تب سے
ہی وہ بھولی بھالی سی لڑکی اسکے
بھائی کے دل کو بھاگئی تھی۔

لیکن اب جب کئی سال بعد
رشتہ پکا ہوا عبیر اپنی دونوں
خالاؤں یعنی کہ ماہرہ اور زوہیب
کی فیملی کے ساتھ ناردرن ایریاز



نکلی ہوئی تھی۔ یہ آج سے ایک
ماہ پہلے کی بات تھی۔ اور گھر
لوٹ کر وہ بھائی سے خوب
لڑی بھی تھی اپنے پیچھے رشتہ
پکا کرنے پر۔ مگر اس نے ایک
ماہ بعد شادی کی خوشخبری سنا کر
اسے رام کر دیا تھا۔



"بیٹا لو میری جہز میں ایسا ہی ہوتا
ہے بندہ اپنی من پسند بندی
ڈھونڈتا ہے۔۔" زوہیب نے
کہنی کے بل اٹھتے ڈائریکٹ
مارہ کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔
مگر اگلے پل نظریں پھیرتا سر
ہیڈ بارڈ پر ٹکا گیا۔ "دیکھنا میں



بھی لو میرج کروں گا ایک
دن۔۔" عبیر معنی خیزی سے
مسکراتی بغور مائرہ کا سٹپٹا کر
اپنے میک اپ میں گھسنا دیکھتی
زوہیب کی سمت متوجہ ہوئی۔

Kitab Chehra Novels

"اسکے لیے ایک عدد لڑکی کی
ضرورت ہوتی ہے۔۔ تمہیں تو



اپنی زرینہ منہ نہیں
لگاتی۔۔ "اور مارہ اپنا بے ساختہ
اڈتا قمقہ ضبط نہ کر سکی۔

"جل گئی۔۔ اسے تو پہلے دن ہی
بڑی بہن بنالیا تھا میں نے۔۔
اور بیٹا دیکھ لیو تو تو ارتنج ہی
کرے گی۔۔ تجھ سے کوئی سیٹ



نہیں ہونے والا۔۔" اس کے
سلاگانے پر عبیز نے کشن کھینچ
کر اس کے منہ پر مارا تھا۔ جسے وہ
مزے سے کچھ کرتا اپنے پیچھے
رکھ گیا۔

Kitab Chehra Novels
"مجھے ان فضولیات میں پڑنا ہی
نہیں۔۔۔"



"تجھ سے ہو بھی نہیں سکتا۔
یہ تو دل گردے والوں کے
کام ہیں۔۔ میں لکھ کر دے رہا
ہوں ابھی۔۔ اریخ میرج میں ایسا
سنجیدہ بندہ ملے گا۔۔ تجھے لگ پتا
جائے گا۔" بیڈ پر نیم دراز
پاؤں ہلاتا بک رہا تھا۔ اور مائرہ



عبیر کے ایکسپریشن دیکھتی
مزے لے رہی تھی۔ مگر ان
لوگوں کو یہ نہیں معلوم تھا کچھ
وقت قبولیت کے ہوتے تھے۔
عبیر جہانگیر کی قسمت میں بھی
یہ قبولیت کی گھڑی تھی۔

Kitab Cherita Novels



"لاسٹ ایئر کا نیو ایڈمیشن فامم
یاد ہے۔۔" مارہ کو بھی یکدم ہی
وہ قصہ یاد آیا تھا۔ "کون۔۔؟"

"ارے وہی مائیکریشن کے بعد
جو آیا تھا۔" اسکے یاد دلانے پر
زوہیب کے دماغ میں یکدم
جھموکا ہوا تھا۔ اور وہ دونوں



پاگلوں کی طرح ہنسنے لگے۔ جبکہ
عبیر کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔
کیونکہ وہ قصہ اسے اچھی طرح
یاد تھا۔

"وہ پوری کلاس کے سامنے بکے
اور رنگ لے کر اسے پروپوز
کرنے آیا تھا۔ اور یہ اس نے



ایسا حواس باختہ ہو کر خود کو
منگنی شدہ بولا۔۔ اس بیچارے
نے ٹوٹے دل سے یونیورسٹی ہی
چھوڑ دی۔۔"

"تو تم اتنے بے غیرت تھے۔۔
اسے منہ پر انکار نہیں کیا۔۔ اور
الٹا مجھے پھنسا دیا۔۔" پچھلے سال



کے اس قصے پر وہ ایک بار پھر
سیخ پا ہو گئی تھی۔

"میں کیوں اس معصوم مجنوں
کی بددعا لیتا۔؟ میں نے تو سوچا
اچھا ہے۔۔ خالو اور آنی کا بوجھ
کم ہو۔۔"



"مگر تم جیسا زمین پر بوجھ آنی
کے سر سے نہیں ہٹنے والا۔۔ تم
ایک شراب ہو ان پر۔۔ اب
دفع ہو میرے کمرے
سے۔۔" اس پر لعنت بھیجتی۔
ہنستی ہوئی مائرہ کو پکڑ کر
کلوزیٹ کی سمت بڑھ گئی۔ ابھی

اس کی بھی کلاس لینی تھی۔ اور
کل ہونے والی مایوں کے لیے
ڈھیروں تیاریاں بھی کرنی
تھیں۔

Kitab Chehra Novels



وہ نیچے آئی تو ڈنر ٹیبل پر
اسید، جہانگیر صاحب اور حفصہ
صاحبہ تینوں موجود کھانے کے
ساتھ باتوں میں مصروف تھے۔
مگر نجانے کیا ہوا تھا۔ اسکی آمد
پر تینوں یکدم ہی چپ سے
ہو گئے۔



"کیا ہوا میرے آتے ہی
خاموش کیوں ہو گئے۔۔؟" اپنے
سے سات سال بڑے بھائی کے
برابر میں بیٹھتے تینوں پر ایک
مشکوک نظر ڈالی۔

Kitab Chehra Novels

"تاکہ تم لمبی نہ کرو اور ہم
سکون سے ڈنر کر لیں۔۔" بریانی

"کیا ہوا میرے آتے ہی
خاموش کیوں ہو گئے۔۔؟" اپنے
سے سات سال بڑے بھائی کے
برابر میں بیٹھتے تینوں پر ایک
مشکوک نظر ڈالی۔

Kitab Chehra Novels

"تاکہ تم لمبی نہ کرو اور ہم
سکون سے ڈنر کر لیں۔۔" بریانی

سے لطف اندوز ہوتے اسید نے
اسکے چپت لگائی تھی۔ وہ گھورنے
لگی۔

"دیکھ رہے ہیں بابا بیوی آئی
نہیں اور یہ پہلے ہی مجھ سے
بیزار ہونے لگے۔" اسکی شکایت



پر وہ مسکراتا اسکے آگے الفریڈو
پاستا کا باول رکھ گیا۔

"ہاں اب جلد سے جلد تمہیں
گھر سے نکالنے کا انتظام بھی
کر رہا ہوں۔ تاکہ میری بیوی کی
ناک میں دم نہ کرو۔"



"ہونہہ۔۔ امو سیبل۔۔ پہلے تین
چار سال آپکی بیوی میری
خدمت کرے گی۔۔ تب جا کر
کہیں میرا موڈ بنے گا۔۔" اپنے
کمر تک جاتے سیاہ بالوں کی پونی
ٹیل بالکل کسی روایتی لڑاکا نند
کی طرح جھٹکی تھی۔ اسید بے



ساختہ قہقہہ لگا گیا۔ جہانگیر
صاحب نے بیٹے کو گھورا تھا۔ ان
کی جان بستی تھی اپنی اس موم
کی گڑیا میں جو اس وقت بھائی
کو بلاوجہ ہنسنے پر گھور رہی تھی۔
ان کے دونوں ہی بچے
خوبصورت تھے۔ مگر عبیر جہانگیر

-



تو بالکل چاند سی تھی۔ نازک۔۔
احساس۔۔ نخریلی۔۔ اور تھوڑی
بہت ضدی۔۔

"عبیر خاموشی سے کھانا
کھاؤ۔۔"

Kitab Chehra Novels



"آپ انہیں کیوں نہیں لہستے
کبھی۔۔ یہ بھی تو لڑ رہے ہیں
مسل۔۔ اور ہنس بھی رہے
ہیں۔۔" ماں کے ڈبل اسٹینڈرڈ
پر اس نے انہیں بھی گھورتے
پیر پٹخا۔

Kitab Chehra Novels



"کیا مطلب شادی کی بات
کر رہا ہوں تمہاری۔۔ اس پر تو
لڑکیاں عام طور پر شرماتی
ہیں۔۔ تم تو عجیب ہی مخلوق ہو
لڑنے لگیں۔۔" باپ کی
گھوریوں کے باوجود وہ اپنی لاڈلی
کو سلگائے بغیر نہ رہ سکا۔



"وہ اور ہوتی ہوں گی جنہیں
اپنے گھر پسند نہیں۔۔ میں تو
یہیں رہوں گی۔۔ بلکہ بھابھی
سے کہوں گی اپنے گھر لے
جائیں آپکو۔۔" اس بار جہانگیر
صاحب کے چہرے پر بھی بے
ساختہ مسکراہٹ اٹھ آئی۔



"ہاں اس آئیڈیا پر غور کیا
جاسکتا ہے۔۔"

"کیا آپ بھی یہ دونوں کم ہیں
کیا۔۔" حفصہ صاحبہ نے شوہر کو
ٹوکا تھا۔ "کھانا کھا کر بس سونے
کی کریں صبح کتنے کام ہیں۔۔ اور
مہمان الگ آنا شروع ہو جائیں



گے۔۔"عبیر منہ میں بد بداتی
کھانے کی سمت متوجہ ہو چکی
تھی۔ مگر اسید سارا وقت یا تو
اسکی پلیٹ میں کچھ نہ کچھ ڈالتا
رہا تھا۔ یا کانٹے کی مدد سے اٹھاتا
رہا تھا۔ یہ ایک عادت تھی۔ جس
کی عبیر شروع سے عادی تھی۔



"عبیر نماز پڑھ کر سونا۔۔ سمجھ
آ رہی ہے۔۔ مغرب میں بھی سو
رہیں تھیں۔۔" ڈنر ٹیبل سے
اٹھتی وہ موبائل پر مارہ کی کسی
بات کا جواب دے رہی تھی۔
جب حصہ بیگم کی ٹوکتی آواز
اسکے کان میں پڑی تھی۔ وہ نجل



سی ہوتی۔ 'او کے ماما' کر کے اپنے
کمرے کی سمت بڑھ گئی۔ حفصہ
صاحبہ نمازوں کے معاملے میں
بہت پابند تھیں۔ اور یہی توقع
اپنی بیٹی سے رکھتی تھیں جو
اکثر نمازوں میں ڈنڈی مار جاتی
تھی۔



جہانگیر بدر کراچی کے پوش
ترین علاقے میں دو ہزار گز
کے بنگلے میں اپنی مختصر سی فیملی
کے ساتھ رہائش پزیر تھے۔ انکی
دو اولادیں تھیں انیتس سالہ
اسید جو ایم بی اے کر کے باپ
کے ساتھ ان کا بزنس چلا رہا

جہانگیر بدر کراچی کے پوش
ترین علاقے میں دو ہزار گز
کے بنگلے میں اپنی مختصر سی فیملی
کے ساتھ رہائش پزیر تھے۔ انکی
دو اولادیں تھیں انیتس سالہ
اسید جو ایم بی اے کر کے باپ
کے ساتھ ان کا بزنس چلا رہا

تھا۔ پھر بائیس سالہ عبیر تھی جو
اپنے کزنز زوہیب اور مارہ کے
ساتھ ایم بی اے کر رہی تھی
جس کا آخری سیمسٹر چل رہا
تھا۔ زوہیب اور مارہ اسکے بیسٹ
فرینڈز تھے۔ اسکا جینا مرنا انکے
ساتھ تھا۔ بڑی ہی بے فکر اور

مست زندگی گزر رہی تھی۔ شہر
کا کوئی ڈھابہ ریسٹورینٹ یا پکنک
پوائنٹ ایسا نہ تھا جہاں وہ تینوں
ساتھ گھوم نہ چکے ہوں۔

Kitab Chehra Novels



رات کے ساڑھے نو بج رہے
تھے جب لڑکے والوں کی
کاروں کی فوج گلشن میں واقع
ایک بینکوائٹ کے سامنے رکی
تھی۔ آج مایوں کا کمبائن فنکشن
تھا۔ بینکوائٹ کی انٹرنیس پر کریم
کرتا شلوار پر پیلا دوپٹہ گلے میں



پہنا اسید ماں باپ کے ساتھ
سب سے آگے تھا۔ اور اپنے
سرالیوں سے بڑی گرم جوشی
سے مل رہا تھا۔ جبکہ مہمانوں
کے اس ہجوم میں گیندا رنگ
کی گھاگرا چولی میں ملبوس عبیر
بیچ کی مانگ نکال کر دونوں



جانب سے بالوں کو ٹوئسٹ
دیے پشت پر کھلا چھوڑی ہوئی
تھی۔ ہاتھوں میں سفید اور پیلے
رنگ کے گجرے پہنی اپنے
کزنز کے ساتھ تھی۔ جو ان
بڑوں سے تھوڑا پیچھے تھے۔
دراصل وہ ان فارمیسیز سے

بھاگتی تھی۔ اسی لیے پیچھے ہی
رہی تھی۔ ان کا چالیس پچاس
لوگوں کا قافلہ بینکوٹ میں
داخل ہو چکا تھا۔ جسے مایوں کی
تھیم کے مطابق بڑا ہی
خوبصورت سجایا گیا تھا۔ ساؤنڈ
سسٹم پر چلتے شادی سونگز الگ



ماحول کو انٹرٹیننگ بنا رہے
تھے۔ اسے بس ابھی اپنی بھابھی
سے ملنے کا اشتیاق تھا جسے
تصویروں کے علاوہ ایک بار بھی
فیس ٹو فیس نہ دیکھا تھا۔ اسے
یہ تک نہیں معلوم تھا اسکی

Kitabo Chehra Novels



بھابھی رہتی کہاں تھی۔۔ یا فیملی
میں کون کون تھا۔

"یار مجھے نہیں لگتا یہاں اسید
بھائی کو ابٹن میں نہلا پائیں
گے۔۔" زوہیب کے چھوٹے
بھائی خبیب نے ان کے ساتھ
بیٹھتے افسوس کا اظہار کیا تھا۔



دلہن ابھی اسٹیج پر نہیں آئی
تھی جبکہ اسید اپنے دوستوں کے
ساتھ اسٹیج پر بیٹھا ہاتھوں میں
مصروف تھا۔

"اتنی مار پڑے گی اگر ایسا سوچا
بھی۔۔ اسید بھائی کی سسرال
والے تھوڑے ریزروڈ سے لگ



رہے ہیں مجھے تو۔۔ کوئی حرکت
کر کے سین کری ایٹ مت
کردینا "مارہ نے وارن کیا تو اس
بار اس نے بغور بینکوائٹ میں
بیٹھے مہمانوں کا جائزہ لیا تھا۔
تھی تو مکس گیدرنگ مگر واقعی
اسے بڑے سوبر اور آپے میں



رہنے والے مہذب اور سیدھے
سادھے لوگ نظر آرہے تھے۔
اور ایک اور بات بھی اس نے
محسوس کی تھی مگر ان لوگوں
سے ڈسکس نہ کیا۔

Kitah Chehra Novels

"لیکن میں بتا رہا ہوں۔۔ بینکاوٹ
سے نکلتے ہی میں تو ابٹن سے



بھری بالٹی تیار رکھوں
گا۔ "زوہیب نے ہاتھ اٹھاتے
صاف اپنے ارادے بتائے تھے۔
مارہ کی بہن ماہم اپنی ہنسی نہ
ضبط کر سکی۔ خبیب اور ماہم
بھی ان کے گروپ میں شامل
ہوتے تھے لیکن صرف کسی



گید رنگ میں کیونکہ یہ دونوں
چھوٹے تھے ان تینوں سے۔

"مجھے تو بھابھی دیکھنی ہیں۔۔
قسم سے اتنا چھپا کر رکھا ہوا
ہے۔۔" وہ ابھی شکوہ ہی کر رہی
تھی کہ مسٹر ڈ رنگ کے شلوار
سوٹ میں لائٹ سا تیار ہوئیں



حفصہ صاحبہ چلی آئیں تھیں۔ ان
کے ساتھ دھانی رنگ کے
قمیض شلوار میں ملبوس سر سے
دوپٹہ اوڑھیں ایک ادھیڑ عمر
پروقار سی خاتون بھی تھیں۔

Kitah Chehra Novels
"عبیر۔۔! ان سے ملو۔۔" تمام

کزنز ہی ان کی جانب متوجہ



ہوئے تھے مگر عبیر کو اخلاقاً
اپنی سیٹ سے کھڑا ہونا پڑا۔ "یہ
اسید کی ساس ہیں۔۔" اور انکے
تعارف پر اسکے چہرے پر
خوشگوار حیرت ابھر آئی۔

Kitab Chehra Novels
"اسلام و علیکم آنٹی۔۔"



"وعلیکم اسلام۔۔ ماشاء اللہ۔۔
ماشاء اللہ۔۔ اللہ ہر بری نظر سے
بچائے۔۔" اسے والہانہ نگاہوں
سے دیکھتے گلے لگاتیں ماتھے پر
ہلکا سا بوسہ دے گئیں۔ عبیر کے
ساتھ سب ہی نے بڑی حیرت
سے یہ منظر دیکھا تھا۔



"کیسی ہیں آپ بیٹا۔۔؟"

"میں۔۔ میں بالکل ٹھیک۔۔!"

"زینب سے ملیں۔۔؟"

"نہیں آنٹی۔۔ وہ ابھی اسٹیج پر

ہی نہیں آئیں۔۔" اس نے



سادگی سے بتایا تو۔ وہ ہنس
پڑیں۔ "تو بیٹا آپ ڈرینگ روم
میں جا کر مل لیں۔۔ اپنی بہن
کے ساتھ بیٹھی ہیں۔۔" ان کے
محبت بھرے انداز پر وہ فوراً
مان گئی تھی۔ اور اپنے ساتھ

Kitab Ghelila Novels



مارہ اور ماہم کو بھی کھڑا کر
لیا۔

"یہ اچھا ہے۔۔ ہم بیوقوفوں کی
طرح خوار ہوں۔۔؟" دونوں
خواتین کے جانے کے بعد ان
تینوں کو پر تولتا دیکھ زوہیب چڑ
گیا۔



"تو ایسا کرو ایک دوپٹہ تم بھی
اوڑھ لو اور آجاؤ ساتھ۔۔" عبیر
کے چھیڑنے پر باقی تینوں کا
قہقہہ بے ساختہ تھا۔ وہ تینوں
ڈریسنگ روم میں داخل ہوئیں
تو بیلو گھیر دار فراک پر سر سے
دوپٹہ اوڑھے پھولوں کے زیور



سے سچی زینب اپنی ہمجولیوں
میں گھری بیٹھی تھی۔ ان کی آمد
پر سب ہی ان کی سمت متوجہ
ہوئیں تھیں۔

"اسلام و علیکم بھابھی
صاحبہ۔۔" عبیر شریہ انداز میں
کہتی آگے بڑھی تھی۔ زینب جو



اسے تصویروں میں سیکڑوں بار
دیکھ چکی تھی۔ اور اپنی اکلوتی نند
سے غائبانہ طور پر واقف بھی
تھی۔ اپنی جگہ سے اٹھتی آگے
بڑھ کر بے اختیار گلے ملی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"وعلیکم اسلام۔۔ ماشاء اللہ پکچرز

سے کہیں زیادہ پیاری



ہو۔۔"اسکی بے ساختہ تعریف
پر عبیر جھینپ گئی۔"ارے یہ
لائن تو میری تھی۔۔"

"کوئی بات نہیں آج اسید بھائی
تعریف کریں گے۔۔ تم رہنے
دو۔۔"پیچھے سے آتی مائرہ نے
اسے زینب سے الگ کیا تھا اور



خود اس سے گلے ملی۔ زینب کی
دوستیں ہنس پڑیں تھیں۔

"ہیلو۔۔ میں ارہا اسید بھائی کی
اکلوتی سالی۔۔" پندرہ سولہ سالہ
دہلی پتلی مگر کیوٹ سی لڑکی نے
اپنا انٹروڈکشن کروایا تھا۔



"اور میں زینب بھابھی کی اکلوتی
نند۔۔ خوب جمے گی

ہماری۔۔" اس نے بھی اسی
انداز میں ارہا کو چھیڑتے ہوئے
کہا تو وہ جھینپتی اس سے ہاتھ ملا
گئی۔ جب عبیر کے ہاتھ میں
موجود موبائل بج اٹھا۔ اور کال



کسی یونیورسٹی فیلو کی تھی۔ جسے
اس نے آج انوائٹ کیا تھا۔

"میں آتی ہوں۔۔" کال اٹینڈ
کرنے کے لیے ان سے ایکسکیوز
کرتی اپنی ہی جون میں ڈریسنگ
روم کا دروازہ کھول کر باہر نکل



ہی رہی تھی۔ کہ کسی سے بڑی
بری طرح ٹکرائی تھی۔

"یا اللہ۔۔" بے اختیار اپنے ماتھے
پر ہاتھ رکھا۔ "اندھے ہو۔۔ نظر
نہیں آرہا لڑکیوں کا ڈریسنگ
روم ہے" سر پکڑے سامنے
کھڑے سفید کرتا شلوار میں



ملبوس لمبے چوڑے مرد کا وجود
دیکھتے ہی وہ سلگ اٹھی
تھی۔ "لیکن نہیں بس گھسے
چل ___" سر اوپر اٹھاتے
ٹکمرانے والے کی شکل دیکھی۔
اسکی چلتی زبان پر خود بخود ہی
بریک لگا تھا۔ جیسے باقی سارے



ملبوس لمبے چوڑے مرد کا وجود
دیکھتے ہی وہ سلگ اٹھی
تھی۔ "لیکن نہیں بس گھسے
چل ___" سر اوپر اٹھاتے
ٹکمرانے والے کی شکل دیکھی۔
اسکی چلتی زبان پر خود بخود ہی
بریک لگا تھا۔ جیسے باقی سارے



الفاظ منہ میں آتے آتے واپس
پلٹ گئے تھے۔
جاری ہے

Kitab Chehra Novels



تیری رہگزر

قسط 2 "یا اللہ۔۔" بے اختیار

Kitab Chehra Novels

اپنے ماتھے پر ہاتھ

رکھا۔ "اندھے ہو۔۔ نظر نہیں



آ رہا لڑکیوں کا ڈریسنگ روم
ہے "سر پکڑے سامنے
کھڑے سفید کرتا شلوار میں
ملبوس لمبے چوڑے مرد کا
وجود دیکھتے ہی وہ سلگ اٹھی
تھی۔ "لیکن نہیں بس گھسے
چل۔۔۔" سر اوپر اٹھاتے



ٹکرائے والے کی شکل
دیکھی۔ اسکی چلتی زبان پر
خود بخود ہی بریک لگا تھا۔ جیسے
باقی سارے الفاظ منہ میں
آتے آتے واپس پلٹ گئے
تھے۔ گندمی رنگت پر کھڑے
مغرور نقوش۔۔ گھنی پلکوں

والی سیاہ ذہین آنکھیں۔۔ لہنی
تراشیدہ داڑھی۔۔ اور چہرے پر
اس قدر سنجیدگی اور ناگواری
تھی کہ عبیر اپنے سخت الفاظ
بھلائے ساری غلطی ہی اپنی
سمجھنے لگی۔ وہ لمبا چوڑا چھ فٹ
کا شخص جو بھی تھا۔ اس وقت



بڑی سخت نگاہوں سے اسے
دیکھ رہا تھا۔ ہاتھ میں موجود
موبائل بجتے بجتے بند ہو چکا
تھا۔ جبکہ وہ اپنی جگہ سن
کھڑی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا
سامنے کوئی سخت ٹیچر کھڑا تھا
جو ابھی سخت سزا دینے والا



ہو۔۔ مگر ایسا نہ ہوا تھا اور وہ
جو کوئی بھی تھا نگاہ پھیرتا۔۔
سائیڈ پر ہو کر ایک بار پھر
ڈرینگ روم کا دروازہ ناک
کر گیا۔ مگر عبیر اب بھی وہیں
جی کھڑی تھی۔۔ اس شخص



کے کلون کی خوشبو اب بھی
اسکے گرد تھی۔

"ارہا زینی کو باہر لاؤ۔۔ رسم
کے لیے انتظار کر رہے ہیں
سب۔۔" اس شخص کی گھمبیر



انتہائی سنجیدہ آواز پر تو جیسے
عبیر جہانگیر اپنا دل تھام گئی۔
اتنی پرکشش آواز بھی کسی کی
ہو سکتی تھی۔۔؟ وہ جو بھی
تھا۔ اپنا پیغام دے کر اسے
پر نگاہ غلط بھی ڈالے بغیر
نکل گیا تھا۔ اور اسکے نکلتے ہی



عبیر بھی جیسے حواس میں لوٹی
تھی۔ ایک سحر تھا جو ٹوٹا تھا۔
موبائل ایک بار پھر بجنا
شروع ہو چکا تھا۔ اور وہ کال
ریسو کرتی قدرے پرسکون
گوشے کی سمت بڑھ گئی۔



اسٹیج پر زینب اور اسید کو
ساتھ بٹھایا جا چکا تھا۔ سب
بڑے رسم کر رہے تھے۔ ماثرہ
اسے بھی گھسیٹ کر اسٹیج پر
لے آئی تھی۔ کیونکہ اب کزنز
کی ہی باری تھی۔ زوہیب اور



خسب بھى ان كے ساتھ ہى
جرٹ گئے تھے۔

"اسيد بھائى بھا بھى كو انٹرو
كروانا پڑے گا يا بتايا هوا ہے
ہمارے بارے ميں۔۔؟" عبير
كے برابر ميں صوفے كى آرم



پر بیٹھتے زوہیب نے پوچھا
تھا۔

"انہوں نے میرے بارے
میں نہیں بتایا تم کس کی
مولی ہو۔" بھائی کو گھورتے
ابٹن کا پورا پیالہ اٹھا لیا۔ جبکہ



اسید اس کی مبالغہ آرائی پر
حیران رہ گیا۔

"جھوٹی۔۔ پوچھو بھابھی سے
اپنی تم سب کو جانتی ہے
یہ۔۔ تم لوگوں کے ٹرپ کی



ایک ایک تصویر اسے سینڈ
کرتا تھا۔"

"بھابھی پھر تو آپ کو معلوم
ہوگا۔ ہم آپکے ہونے والے
شوہر کو بخشنے والے
نہیں۔۔" زوہیب کا حوالہ کیا



تھا۔ وہ سب ہی بخوبی جانتے
تھے۔ زینب بھی منہ پر ہاتھ
رکھتی ہنس پڑی تھی۔ جبکہ
عبیر نے خون خوار نگاہوں
سے اسے دیکھا تھا اور پھر
اپنے بھائی کو۔



"آپ نے وہ والی بھی سینڈ
کر دی تھی۔۔؟" اس نے کان
میں گھستے آہستہ سے پوچھا تو
وہ بڑے آرام سے کندھے
اچکا گیا تھا۔

Kitab Chehra Novels



"تمہیں تو میں دیکھ لوں
گی۔۔" عبیر نے زوردار ٹھونکا
زوہیب کے پیٹ میں مارا
تھا۔ ہوا کچھ یوں تھا کہ
اسکرو میں ان سب نے اسکی
بہت درگت بنائی تھی۔ اسکو
سوتے ہوئے بیڈ سمیت اٹھا



کر برفباری میں لے آئے
تھے۔ اور سب نے اسے اور
برف کو ایک کر دیا تھا۔ کیونکہ
یہ میڈم ایک رات پہلے سب
کے تکیوں سے روئی نکال کر
برف بھرتی ان کی جگہوں پر
رکھ گئی تھی۔ حالانکہ خبیث



بھی اس پلان میں شامل تھا
جس کا پتہ سب کو بعد میں
چلا تھا۔

"تم لوگ رسم کرنے بیٹھے ہو

یا لڑنے۔؟" حفصہ صاحبہ

نے سب کو خشمگین نگاہوں



سے دیکھا تو عبیر نے سیدھے
ہوتے تھوڑا سا ابٹن زینب کو
لگایا تھا۔ مگر بھائی کی باری پر
ڈھیر سارا پتے میں بھر گئی۔

"عبیر جان سے مار دوں گا۔"
میرے کپڑے



خراب۔۔"اسکے احتجاج کی
پرواہ کیے بغیر دونوں رخسار پر
لگائی تھی لیکن سلیقے سے۔
اسٹیج سے تھوڑے فاصلے پر
کھڑے اسید کے دوستوں نے
خوب ہوٹنگ کی تھی۔



"بھابھی ساتھ بیٹھی ہیں اسی
لیے لحاظ کر لیا بس۔۔" اور
زینب ایک بار پھر منہ پر ہاتھ
رکھتی اپنی ہنسی نہ ضبط کر سکی
تھی۔

Kitab Chehra Novels



"ارے بیٹھو۔۔ کہاں۔۔ منہ
میٹھا نہیں کروانا۔" حفصہ
صاحبہ نے اسے اٹھتے دیکھ
واپس بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔

"یار ماما جان چھوٹ رہی تھی
اس سے۔۔" اسید نے چڑتے

..



ماں سے شکایت کی تھی۔
کیونکہ عبیر صاحبہ خوشی خوشی
اب گلاب جامنوں کی سمت
بڑھ رہیں تھیں۔ حفصہ صاحبہ
نے اسکی بات نظر انداز کرتے
زینب کی مدر آسیہ بیگم سے
کسی کو بلانے کو کہا تھا۔ جو



زیادہ دور نہ تھا۔ اسٹیج سے ہی
کچھ فاصلے پر فون پر مصروف
تھا مگر تمام توجہ غیر محسوس
انداز میں اسٹیج پر ہی تھیں۔

"ابراہیم۔۔!! یہاں آئیں
بیٹا۔۔" اور وہ کال کاٹتا ان



دونوں خواتین کی سمت بڑھ
آیا تھا۔ ایک نظر اپنے کزنز
کے ساتھ چھپھورا پن کرتی
عبیر پر بھی ڈالی تھی۔

Kitab Chehra Novels "جی امی۔۔!"



"بیٹا بہن کے ساتھ تصویر
بنوائیں۔۔"

"پہلے ان لوگوں کو فارغ

ہونے دیں میں بنوا لوں

گا۔۔" وہی ٹھہرا ہوا گھمبیر

انداز۔ حفصہ صاحبہ نے محبت



پاش نگاہوں سے اسے دیکھا
تھا۔ "بیٹا آجائیں۔۔ سب اپنے
ہیں۔۔" اور وہ چاہنے کے
باوجود بھی بہن کی ساس کی
بات نہ ٹال سکا۔ اور بھاری
قدم اٹھاتا اسٹیج پر چلا آیا۔ وہ
سب جو عبیر سمیت اسید کی



ٹانگ کھینچنے میں لگے تھے۔
نوار د کے دلہن کے برابر میں
بیٹھنے پر چونکے تھے۔ اور عبیر
کی جیسے ہی ان گہری سنجیدہ
نگاہوں سے نظریں ملیں۔ اسکی
ہنسی کہیں حلق میں ہی گھٹ
کر رہ گئی۔



"ارے یار۔۔" اسکے ڈسٹریکٹ
ہونے کا فائدہ اٹھانا اسید مٹھائی
چکھ چکا تھا۔ اور زوہیب اور
مارہ نے بے اختیار افسوس
میں آوازیں نکالیں تھیں۔ جبکہ
اس نے لمحے کے ہزار ویں
حصے میں اس شخص کی



نگاہوں سے نظریں پھیریں
تھیں۔ آخر کون تھا یہ
شخص۔۔؟ اور اسے کیوں
ٹٹولتی گہری نگاہوں سے دیکھ
رہا تھا۔؟ کزنز کے ساتھ
اسٹیج سے اترتے اسکا دماغ
انہی سوچوں میں الجھا رہا تھا۔



مگر یہ کیفیت وقتی تھی۔
کیونکہ اسٹیج کے آگے بنے
فلور پر ہلہ گلہ شروع ہو چکا
تھا۔ جس میں دلہن کے
چھوٹے بہن بھائی اسامہ اور
ارہا بھی شامل تھے۔ اس نے
دوبارہ نہ تو اس شخص پر



دھیان دیا تھا اور نہ ہی اسے
وہ نظر آیا تھا۔ فنکشن ختم
ہونے پر وہ زوہیب اور باقی
کرنز کے ساتھ پہلے ہی نکل
گئی تھی۔ جس کی ایک اہم
وجہ بھی تھی۔ زینب کے
بڑے بھائی ابراہیم کی ہمراہی



میں اسید ماں باپ اور باقی
بڑوں کے ساتھ باہر آیا تو
اپنی سفید چمچماتی مرسڈیز کو
مکمل طور پر ابٹن میں پیلا
دیکھ ایک پل کے لیے ششدر
رہ گیا تھا۔ یہ کارستانی کس کی
تھی وہ بخوبی جانتا تھا۔



"دیکھ رہے ہیں بابا۔۔" اس
نے ایک خفا خفا شکایتی نگاہ
باپ پر ڈالی جو بمشکل ہی اپنا
قہقہہ ضبط کیے کھڑے تھے۔
کیونکہ بیٹے کی سسرال والے
بھی ساتھ ہی کھڑے تھے۔

"میں صاف کرواتا ہوں۔۔ فکر
نہیں کرو۔۔" پشت پر ہاتھ
باندھے ابراہیم نے ایک نظر
کار پر ڈالتے سنجیدگی سے کہا
تو پاس کھڑیں حفصہ صاحبہ
بے طرح شرمندہ ہوئیں
تھیں۔ ان کا بس نہیں چل



رہا تھا ابھی جا کر بیٹی کا دماغ
ٹھکانے لگا دیتیں۔

"ارے نہیں یار۔۔ اگر کار
اسی حالت میں نہ لے کر
گیا۔۔ ان لوگوں کی کلاس
نہیں لے پاؤں گا۔۔ رہنے



دو۔ "اسید نے مسکراتے انکار
کر دیا تھا۔ اور اسکے گلے ملتا
ٹشو سے دروازے کا ہینڈل
تھام کر کھولتا بیٹھ گیا۔ جہانگیر
صاحب اور حفصہ صاحبہ کو
بھی وہ بڑے احترام سے مل
کر رخصت کر گیا تھا۔ یہ الگ

ۛ



بات تھی اس پل چہرے پر
موجود ناگواری اور غصے کو
بڑی مشکل سے قابو کیا تھا۔

Kitab Chehra Novels



رات کے تین بج رہے
تھے۔ سادھا پیلے رنگ کے
قیمض شلوار میں ملبوس زینب
پانی کی خالی بوتل لیے نیچے
آئی تو لاؤنج کے نیم
اندھیرے میں صوفے پر بیٹھے
بھائی پر نظر پڑی۔ جو اتنی



رات ہونے کے باوجود اب
تک جاگ رہا تھا۔

"بھائی۔۔؟" ابراہیم نے گردن
ترچھی کرتے بہن کو
دیکھا۔ "اب تک کیوں جاگ
رہے ہیں۔۔؟"



"بس یار تھوڑا کام تھا تم
کیوں جاگ رہی ہو۔۔ ڈارک
سرکل ہو جائیں
گے۔۔۔" زینب اسی کے برابر
میں آ بیٹھی۔ ابراہیم نے اپنی
لاڈلی کو حصار میں لے لیا۔



"بس یار تھوڑا کام تھا تم
کیوں جاگ رہی ہو۔۔ ڈارک
سرکل ہو جائیں
گے۔۔۔" زینب اسی کے برابر
میں آ بیٹھی۔ ابراہیم نے اپنی
لاڈلی کو حصار میں لے لیا۔



آخر چھ سال چھوٹی تھی
اسے۔

'ابراہیم جنید' اکتیس سالہ ایک
انتہائی سنجیدہ شخص تھا۔ کم
عمری میں باپ کے انتقال
کے بعد اسکے کندھوں پر



خونخود ہی گھر کی ذمہ داریاں
آگئی تھیں۔ اسکے سی اے کا
پہلا سال تھا جب باپ دنیا
فانی سے رخصت ہو گیا تھا۔
پھر پڑھائی کے ساتھ پارٹ
ٹائم جاب کر کے بہن بھائیوں
اور ماں کا پیٹ پالا۔ اور کچھ



مدد باپ کی پینشن سے ہوتی
تھی جسے ماں نے صرف اسکی
تعلیم مکمل کرنے کے لیے
مختص کر رکھا تھا۔ کیونکہ جنید
صاحب کا خواب تھا ان کا بیٹا
چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ بنے اور
باپ کی موت کے بعد



ابراہیم نے انتھک محنت
کر کے یہ خواب پورا کر دکھایا
تھا۔ آج سے ایک سال پہلے
تک وہ لوگ باپ کے
اپارٹمنٹ میں رہتے تھے۔ مگر
جیسے ہی ابراہیم کی ایک بڑی
فرم میں آڈٹس کے شعبے میں



جواب لگی ان کے دن پھرنے
لگے۔ وہ ایک انتہائی قابل اور
لائق شخص تھا جس کے آگے
چارٹرڈ آکائٹینٹ کی ڈگری لگی
تھی۔ کوئی بھی فرم اسے
ہاتھوں ہاتھ لیتی۔ مگر وہ پیچھے
چار سال سے ایک ہی فرم



میں جاب کر رہا تھا جہاں اب
وہ آڈٹنگ کے شعبے کو لیڈ
کرنے کے ساتھ ایک بہترین
بزنس اینالسٹ بھی تھا۔ ملک
میں ہونے والی بزنس
کانفرینسز میں اپنی فرم کی
وہی نمائندگی کرتا تھا۔ کوئی



شک نہ تھا چند سال میں سی
ایف او کا تاج بھی اسکے سر
سج جاتا۔

اس نے باپ کا گھر بیچ کر
باقی پیسہ ڈالا اور ماں کو گلشن
کے اچھے علاقے میں ایک



ڈبل اسٹوری دوسو گزر کا گھر
تحفے میں دے دیا تھا۔ آسیہ
بیگم میں اسکی جان بستی تھی۔
اسکا بس چلتا تو ہر چیز انکے
قدموں میں ڈھیر کر دیتا
کیونکہ مشکل وقتوں میں بھی
انہوں نے اپنے حلق کا نوالہ



روک کر اسکی سیمسٹر فیس
کا پیسہ پورا کیا تھا۔ یہ گھر کوئی
بنگلہ نہ تھا مگر نیو کنسٹرکٹڈ
ایک چھوٹا سا خوبصورت سا
ان کے خوابوں کا آشیانہ تھا۔
جسے زینب اور ماں نے بڑے
دل سے سچایا تھا۔ زینب نے



روک کر اسکی سیمسٹر فیس
کا پیسہ پورا کیا تھا۔ یہ گھر کوئی
بنگلہ نہ تھا مگر نیو کنسٹرکٹڈ
ایک چھوٹا سا خوبصورت سا
ان کے خوابوں کا آشیانہ تھا۔
جسے زینب اور ماں نے بڑے
دل سے سچایا تھا۔ زینب نے



کیمسٹری میں ایم ایس سی کیا
تھا۔ اس سے چھوٹا اسامہ تھا
جو ابھی انٹر میں تھا پھر سب
سے چھوٹی ارہا جو میٹرک میں
تھی۔

Kitab Chehra Novels



"تو ہو جائیں۔۔ پھر پتہ نہیں
کب موقع ملے آپکے ساتھ
یوں بیٹھنے کا۔۔" اسکی اداسی پر
ابراہیم مسکرا دیا۔

"میرا بچہ۔۔" سر پر بوسہ دیتا
ساتھ لگایا۔



"بھائی۔۔؟"

"مممم۔۔"

"آپ خوش ہیں۔۔ میرا
مطلب ہے۔۔" اس نے الگ
ہوتے کچھ جھجک کر کہا۔



ابراہیم نے بغور بہن کو دیکھا
تھا وہ بخوبی اسکا مطلب سمجھ
چکا تھا۔ اور بے اختیار گہری
سانس بھر گیا۔

"تم اور امی خوش ہو۔۔ مجھے
اور کیا چاہیے۔۔؟" اسکے



سنجیدگی سے کہنے پر زینب
کھل کر مسکرا دی۔ "آپ کی
خوشی بھی اہم ہے ہمارے
لیے۔ دیکھیے گا آپ بہت
بہت خوش رہیں گے۔" بہن
کے انداز پر وہ ہلکا سا ہنس
دیا۔ مگر صرف ایک پل



کے لیے۔ کیونکہ جن سوچوں
میں ابھی وہ الجھا تھا۔ وہ
صرف اسے کوفت اور
ناگواری میں مبتلا کر رہی
تھیں۔

Kitab Chehra Novels



شام کے چار بج رہے تھے
جب ان کی کاریں ایک لوہے
کے براؤن رنگ کے گیٹ
کے آگے رکیں تھیں۔ عبیر
نے کار سے اترنے سے پہلے
ارد گرد دیکھا۔ یہ ایریا ان کے
گھر سے خاصا دور تھا۔ گلی تو

۔



چوڑی اور صاف ستھری تھی۔
مگر اسکے ایریا کی طرح ہزار
ہزار گز کے بنگلے نہیں بنے
تھے۔ جو ایک ہی گھر پوری
گلی کو کور کر لیتا۔ یہاں سو،
دو سو اور تین سو گز کے گھر
نظر آرہے تھے۔ ایسے ہی



ایک دو سو گز کے نیولی
کنسٹرکٹڈ گھر کے سامنے ان
کی کاریں کھڑی تھیں۔ یہ
ایک گراؤنڈ پلس وان گھر تھا
جس پر سفید رنگ کا پینٹ
ہوا ہوا تھا۔ فرسٹ فلور پر دو
بالکونیاں نظر آرہیں تھیں۔



ایک دو سو گز کے نیولی
کنسٹرکٹڈ گھر کے سامنے ان
کی کاریں کھڑی تھیں۔ یہ
ایک گراؤنڈ پلس وان گھر تھا
جس پر سفید رنگ کا پینٹ
ہوا ہوا تھا۔ فرسٹ فلور پر دو
بالکونیاں نظر آرہیں تھیں۔



جن کے آگے سیاہ رنگ کی
گریلز لگیں تھیں۔ اسے یہ گھر
کوئی چھوٹا سا کھلونا معلوم
ہوا۔ جس کی پارکنگ میں ان
کی کاریں قطعاً نہیں سما سکتی
تھیں۔ کیونکہ اس میں صرف
ایک کار کھڑی ہونے کی جگہ
..



تھی جہاں سفید رنگ کی
سوک اور ایک بائیک پہلے ہی
کھڑی تھی۔

"کن سوچوں میں گم ہو
عبیر۔۔ اتر و جلدی۔۔" ماں کی
آواز پر وہ خیالوں سے نکلی

۔



تھی۔ اور اپنی سفید شیفون کی
پاؤں تک آتی فراک کو
سنجھالتی۔ اوڈی سے باہر نکل
گئی تھی۔ پچھلی کار سے
مائرہ، ماہم اور اسکی خالہ صائقہ
صاحبہ بھی اتر گئیں تھیں۔
ماہم اور مائرہ کے چہروں پر



بھی اسی سے ملتے جلتے
تاثرات تھے۔ مگر تینوں نے
ہی فل وقت خود کو قابو میں
رکھا تھا۔ ان کے ساتھ آئے
ملازمین سامان گاڑیوں سے
نکال رہے تھے۔ دراصل آج
وہ پانچوں زینب کی بری لے

۔



کر آئیں تھیں۔ کل مہندی کا
فنکش تھا اور اسکے بعد
بارات۔۔ بڑے گیٹ کے
ساتھ بنے چھوٹے گیٹ پر
آسیہ بیگم کچھ خواتین اور ان
کی چھوٹی بیٹی ان کے استقبال
کے لیے کھڑی تھیں۔ وہ



لوگ بھی بوس و کنار کر کے
قدم اندر کی جانب بڑھا گئے
تھے۔ چھوٹے سے پورچ کے
بعد وہ لوگ لاؤنج میں داخل
ہوئے تھے۔ بچوں بیچ لٹکتا
درمیانے سائز کا فانوس۔ سیاہ
رنگ کے ریگزیں کے



صوفے ایک ٹیبل اور
دیواروں پر لگیں مختلف کیلی
گرافیز اور ایک نصب ایل سی
ڈی۔ ایک کونے میں سکس
سیٹر شیشے کی ڈائننگ ٹیبل
رکھی تھی۔ سامنے کی جانب
دو براؤن رنگ کے دروازے



تھے۔ جو دونوں ہی بند تھے
یقیناً بیڈرومز تھے۔ اور اسی
سے تھوڑا فاصلے پر بائیں
جانب سفید ماربل سے بنا
زینہ اوپر کی سمت جارہا تھا۔
دائیں جانب سے اس نے
ایک سفید ماربل سے بنے



درمیانے سائز کے کچن کو
بھی دیکھا تھا اور پھر ڈرائنگ
روم تھا۔ جہاں وہ لوگ اب
بڑھ رہے تھے۔ ڈرائنگ کو
گولڈن ٹھیم سے ڈیکوریٹ کیا
ہوا تھا۔ سائز میں تو وہ اسکے
ڈرائنگ کے چار پانچ حصے



کرنے کے بعد برابر آتا مگر
جو بھی تھا۔ پیارا تھا۔ فاؤن کلر
کے صوفوں کے نیچ میٹ
پیس پر شیشے کی ٹیبل رکھی
تھی۔ کھڑیوں پر ہم رنگ
پردے ڈالے تھے۔

Kitab Chehra Novels



"بس کردو عبیر۔۔" مارہ کی
ڈپٹی آواز پر وہ گڑ بڑاتی بیٹھ
گئی۔

"کیا۔۔؟"

Kitab Chehra Novels



"ایسے ہر چیز دیکھ رہی ہو
جیسے کبھی گھر سے نہ نکلی
ہو۔۔" اور اسکے چہرے پر
شرمندگی سے سرخی ابھر
آئی۔ "کیا اور کسی نے بھی
نوٹس کیا مجھے۔۔ حالانکہ میری
یہ انٹیمیشن نہیں تھی۔۔ میں



تو بس ایسے ہی دیکھ رہی
تھی۔ چھوٹا سا ٹوائے ہاؤس
لگ رہا ہے۔۔ "اسکے وضاحت
کے ساتھ اشتیاق بھرے
انداز پر مائرہ نے بڑی مشکل
سے مسکراہٹ ضبط کی تھی۔
انکی حیرانی بالکل بجا تھی۔



کیونکہ انہوں نے آج تک
اتنے چھوٹے رقبے پر بنے گھر
دیکھے ہی نہ تھے۔ وہ دونوں
ہی سونے کا چمچہ منہ میں لے
کر پیدا ہوئیں تھیں۔ مگر اس
وقت صرف بھائی کی وجہ
سے یہاں موجود تھیں۔



"تمہاری بھابھی اسی ٹوائے
ہاؤس میں رہتی ہیں۔۔"

"ایڈوینچر کے لیے ہم بھی رہ
سکتے ہیں۔۔ یاد نہیں مری کے

کتاب Chehra Novels

ریسٹ ہاؤسز ایسے ہی
تھے۔۔" اور اب مائرہ کو اپنا



قہقہہ ضبط کرنا مشکل ہو گیا
تھا۔

"کیا پاگلوں کی طرح کھی کھی
کر رہی ہو دونوں۔۔" برابر
صوفی پر بیٹھیں صائقہ

صاحبہ نے ان دونوں کو غیر



محسوس انداز میں ڈپٹا تو
دونوں ہی سیدھی ہو گئیں۔
جب ہی ارہا ان کے پاس چلی
آئی تھی۔

"اسلام و علیکم۔۔ کیسی ہیں
آپ۔۔؟"



"میں بالکل ٹھیک۔۔ تم کیسی
ہو۔۔ اور بھا بھی کہاں
ہیں۔۔؟"

"وہ روم میں ہیں بس آرہی
ہیں۔۔ لیں آگئیں۔۔" زینب
اپنی دوستوں کے ساتھ سر



سے دوپٹہ اوڑھے شرمائی
شرمائی سی چلی آئی تھی۔ حفصہ
صاحبہ نے جگہ سے اٹھتے
اسے گلے سے لگایا تھا۔ اور
ایک ساتھ کئی دعائیں دے
ڈالیں تھیں۔ سب آپس میں
باتوں میں لگ چکے تھے۔



ڈرائینگ روم میں اس وقت
دس سے پندرہ خواتین موجود
تھیں جبکہ لاؤنج سے الگ
اسے عورتوں کی باتوں کی
آوازیں آرہی تھیں۔ کچھ دیر
میں رفریشمنٹس انہیں پیش
کی گئیں تھیں۔



"کیک ٹیسٹ کرو۔۔ فریش
ہے۔۔" مارہ نے کیک اسکی
سمت بڑھایا تھا۔ جس کا پیس
نجانے کیسے پلیٹ سے لڑھکتا
ہوا اسکی گود میں جا گرا۔ عبیر
نے چھٹی چھٹی نگاہوں سے
اپنی حسین قیمتی سفید فراک



پر گرا چاکلیٹ کیک دیکھا۔ اور
پھر خونخوار نگاہ اپنی ندیدی
کزن پر ڈالی جو شاک اور ہنسی
کے ملے جلے تاثرات لیے
اسے دیکھ رہی تھی۔ یہ منظر
کافی لوگوں کو انکی سمت متوجہ
کر گیا۔



"آئی ایم سو سوری۔۔ جاؤ
جلدی سے واش کر کے
آجاؤ۔۔" ایک کا پیس اسکی
گود سے اٹھاتے مارہ نے
جلدی سے معذرت کی
حالانکہ اسکا چہرہ ذرا بھی
شرمندہ نظر نہیں آرہا تھا۔



"پاگل کی پنچی۔۔ میں۔۔ میری
اتنی پیاری فراک۔۔" وہ دانت
پیستی مدھم آواز میں غرائی
تھی۔

"ارے یہ کیا ہوا۔۔ بیٹا جلدی
سے واش کریں اسے۔۔" آسیہ



بیگم نے قریب آتے اسے
اٹھنے کا اشارہ کیا۔ "ارہا۔۔ جاؤ
بیٹا اپنے روم میں لے کر جاؤ
عبیر کو۔۔ 'بیٹا آپ ان کے
روم میں جا کر یہ کلین
کریں۔۔" ان کی مداخلت پر
ماڑہ اسکے عتاب سے بچ گئی

-



تھی۔ اور وہ اندر ہی اندر اسے
گالیاں دیتی رہا کے ساتھ
سیڑھیوں کی سمت بڑھ گئی۔

"ٹینش مت لیں۔۔ واش
کریں گی تو صاف ہو جائے
گا۔" اس کے دلاسے پر وہ مسکرا



دی مگر یہ نہ کہہ سکی کہ پھر
سکھائے گی کیسے۔۔؟

"اسٹیم آرن ہے۔۔؟"

"جی ہے امی کے کمرے میں
ہے۔۔"



"جاؤ شاباش لے کرو جلدی
سے۔۔"

"ٹھیک ہے آپ رکیں۔۔ میں
ابھی لاتی ہوں۔۔" وہ واپس
سیڑھیاں اتر گئی تھی۔ اور
نازک سفید رنگ کی ہیل



"جاؤ شاباش لے کرو جلدی
سے۔۔"

"ٹھیک ہے آپ رکیں۔۔ میں
ابھی لاتی ہوں۔۔" وہ واپس

سیڑھیاں اتر گئی تھی۔ اور

نازک سفید رنگ کی ہیل



پہنی عبیر قدم اوپر کی سمت
بڑھا گئی۔ اوپر بھی نیچے کی
طرح لاؤنج تھا۔ مگر ادھر
صرف ایک بلیک رنگ کا
جھولا اور موڑے پڑے تھے۔
آگے بڑھتے ایک براؤن
رنگ کے دروازے کے



نزدیک آگئی۔ اس نے احتیاطاً
ناک کیا تھا مگر مکمل خاموشی
پر نوب گھوماتی دروازہ کھول
گئی۔ اندر جھانک کر دیکھا تو
اسکے نتھنوں سے بھینی بھینی
خوشبو ٹکرائی تھی۔ یہ ایک
بیڈروم تھا جو کسی بھی ذی



نفس سے خالی تھا۔ وہ اطمینان
کا سانس بھرتی اندر داخل
ہو گئی۔ ارد گرد کا جائزہ لیا۔
کمرے میں ایش وائٹ کالر
ہوا تھا۔ کھڑکیوں پر نیو بلو اور
سفید رنگ کے پلین کرٹینز
لگے تھے۔ جبکہ کمرے کا



فرنیچر بالکل سмпل اور بلیک
تھا۔ ایک کارنر پر دیوار میں
ایک بڑی سی سیاہ شلف لگی
تھی جس میں ڈھیر ساری
موٹی موٹی کتابیں رکھیں
تھیں۔ شلف کے آگے ایک
راکنگ چیئر تھی۔ اور بیڈ کی



سامنے دیوار پر ایک ایل سی
ڈی لگی تھی۔ ایک کونے میں
ڈرینگ ٹیبل تھی۔ جس پر
مختلف قسم کے جیل باڈی
اسپرے اور پرفیومز رکھے
تھے۔ وہ ان چیزوں پر باریک
بینی سے توجہ دیے بغیر دوپٹہ



بیڈ پر ڈالتی واشروم کی سمت
بڑھ گئی۔ کیونکہ وہ اندھی
نہیں تھی سامنے بالکنی کھڑکی
سے نظر آرہی تھی اور
دروازہ کھڑکی سے ذرا فاصلے
پر تھا۔ تو ظاہر سی بات تھی
کمرے میں موجود دوسرا



دروازہ واشروم کا ہی ہونا تھا۔
واش بیسن کا ٹیب کھولتے
ایک نظر اس واشروم پر ڈالی
جو وائٹ ٹرائلرز سے بنا تھا۔
اسکے واشروم جتنا قطعاً بڑا نہ
تھا مگر وہی بات صاف ستھرا
تھا۔ کیک کا دھبہ مٹانے میں



اسے کافی وقت لگ گیا تھا۔
لیکن وہ اپنے مشن میں کافی
حد تک کامیاب ہو چکی تھی۔
مگر اسکے نتیجے میں اپنی فراک
اچھی خاصی گیلی کر چکی تھی۔

Kitab Chehra Novels



اسے کافی وقت لگ گیا تھا۔
لیکن وہ اپنے مشن میں کافی
حد تک کامیاب ہو چکی تھی۔
مگر اسکے نتیجے میں اپنی فراک
اچھی خاصی گیلی کر چکی تھی۔

Kitab Chehra Novels



"ارہا لاؤ یہاں دے
دو۔" باہر کا دروازہ کھلنے کی
آواز ہر اس نے ہانک لگائی
تھی۔ مگر چند سیکنڈز بعد جو
چہرہ اسکے سامنے ابھر کر آیا۔
وہ ایک پل کے لیے اسے فریز
کر گیا تھا۔



جاری ہے

Kitab Chehra Novels



تیری رہگزر

قسط 3

Kitab Chehra Novels

گھر میں ہوتے شوہر اور ہالچل
کے سبب وہ چھت پر اپنے



کو لیگ سے بات کرنے چلا گیا
تھا۔ ویسے بھی زینب کی شادی
کے سبب اسکی خاصی چھٹیاں
ہو چکی تھیں۔ اور کام کا خاصہ
برڈن تھا۔ موبائل جینز کی پاکٹ
میں رکھتا اپنے فلور پر آکر کمرے
کی جانب بڑھ گیا۔ اسے معلوم
تھا نیچے زینب کے سسرال والے



آئے ہوئے تھے۔ مگر اس نے
نیچے جانا ضروری نہ سمجھا تھا
کیونکہ یہ سراسر عورتوں کی
گید رنگ تھی۔ دروازہ کھول کر
ابھی کمرے میں داخل ہی ہوا تھا
کہ واشروم سے پانی بہنے کی
آوازیں آرہی تھیں۔ یعنی اسکے
کمرے میں کوئی پہلے سے موجود



تھا۔ جب اسکی نگاہ بیڈ پر پڑے
سفید رنگ کے شیفون کے
دوپٹے تک گئی۔ اور اب کے وہ
چونکا تھا۔ ماتھے پر ایک ناگواری
کی شکن آئی تھی۔ اسکے کمرے
میں کسی کو گھسنے کی اجازت نہ
تھی۔ اس نے کسی بھی غیر
ضروری انسان کا داخلہ کمرے



میں سختی سے ممنوع کیا ہوا تھا۔
اور ملازمہ تک کو صرف زینب یا
آسیہ بیگم کی نگرانی میں صفائی کی
اجازت تھی۔ پھر یہ کون تھا جو
اس طرح دھڑلے سے گھسا چلا
آیا تھا۔؟

Kitab Chehra Novels



"ارہا۔۔ لاؤ یہاں دے
دو۔۔" واشروم کی جانب سے آتی
آواز پر وہ ٹھٹھکا تھا۔ یہ
آواز۔۔۔!! اسکی چھٹی حس نے
جس ہستی کے یہاں موجود
ہونے کے سگنل دیے تھے۔ وہ
کبھی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔



"ارہا۔۔ لاؤ یہاں دے
دو۔۔" واشروم کی جانب سے آتی
آواز پر وہ ٹھٹھکا تھا۔ یہ
آواز۔۔!! اسکی چھٹی حس نے
جس ہستی کے یہاں موجود
ہونے کے سگنل دیے تھے۔ وہ
کبھی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔



اور پھر اسکے قدم اپنا شک دور
کرنے کے لیے بے اختیار واشروم
کی سمت بڑھ گئے۔ جہاں وہ
حوروں کے حسن کو مات دیتی
کلی سی نازک لڑکی کھڑی تھی۔
سفید شیروں کی فراک میں
ملبوس جو آدھی سے زیادہ نجانے
کیوں بھیگی ہوئی تھی۔ دوپٹے سے



بے نیاز پونی ٹیل سے نکلتے بال
دونوں شانوں پر بکھرے ہوئے
تھے۔ دودھیا بے داغ کلائیوں سے
سلیوز اوپر چڑھائے۔ اور چہرے
کے معصوم نقوش پر ابھرتا شاک
ابراہیم جنید کو ایک پل کے لیے
ساکت کر گیا۔ مگر یہ قصور ابراہیم
جنید کا نہ تھا اسے دیکھ کر کوئی



بے نیاز پونی ٹیل سے نکلتے بال
دونوں شانوں پر بکھرے ہوئے
تھے۔ دودھیا بے داغ کلائیوں سے
سلیوز اوپر چڑھائے۔ اور چہرے
کے معصوم نقوش پر ابھرتا شاک
ابراہیم جنید کو ایک پل کے لیے
ساکت کر گیا۔ مگر یہ قصور ابراہیم
جنید کا نہ تھا اسے دیکھ کر کوئی



بھی اسی طرح ٹھہر سکتا تھا۔ مگر
یہ لمحہ صرف ایک لمحے کے لیے
ابراہیم جنید کی ذات پر آیا تھا۔
کیونکہ اگلے پل جو تاثر ابھرا۔ وہ
شدید ناگواری تھی۔

Kitab Chehra Novels

"واٹ۔۔ آر۔۔ یو۔۔ ڈوئنگ۔۔"

ہمیر۔۔؟"



بھی اسی طرح ٹھہر سکتا تھا۔ مگر
یہ لمحہ صرف ایک لمحے کے لیے
ابراہیم جنید کی ذات پر آیا تھا۔
کیونکہ اگلے پل جو تاثر ابھرا۔ وہ
شدید ناگواری تھی۔

Kitab Chehra Novels

"واٹ۔۔ آر۔۔ یو۔۔ ڈوئنگ۔۔"

ہمیر۔۔؟"



"میں۔۔ میں تو۔۔ آپ۔۔ آپ
یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔" اپنے
شاک سے نکلتے لب تر کیے۔
ابراہیم نے اپنے حال سے بے
نیاز لڑکی سے ناگواری سے نگاہیں
پھیر لیں۔

Kitab Chehra Novels



"تمہیں نہیں معلوم یہ کس کا
کمرہ ہے۔۔؟"

"ہو گا کسی کا۔۔ میں۔۔ میں تو
بس۔۔"

Kitab Chehra Novels
"یہ۔۔ میرا۔۔ کمرہ۔۔ ہے۔۔" وہ

مان ہی نہیں سکتا تھا۔ کہ یہ لڑکی



اوپر تک بغیر معلومات کے چلی
آئی ہو اور اس حرکت کی اصل
وجہ سوچ کر اسکے اندر مزید
کڑواہٹ گھلنے لگی۔ جبکہ دوسری
جانب عبیر کو لگا وہ چکرا کر گر
جائے گی۔ یہ اس شخص کا کمر
کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔؟ اور اس
بھیانک اتفاق کو ابھی ہی ہونا



تھا۔؟ جب اسے احساس ہوا یہ
شخص تقریباً غصیلی نگاہوں سے
اسے دیکھتا اس پر سے نگاہیں
پھیر گیا تھا۔ اور بلاآخر عبیر بی بی
کو اپنے حلیے کا ہوش آیا تھا۔ چہرہ
شرمندگی سے سرخ پڑتا چلا گیا۔
تیزی سے اسکی ایک جانب سے



نکلتے بیڈ پر پڑا دوپٹہ اٹھایا تھا اور
اچھی طرح اوڑھ گئی۔

"لک۔۔!" وہ پلٹی تھی مگر اسے
بلکل سر پر کھڑا دیکھ بے ساختہ
دو قدم پیچھے ہٹی۔ "آئی۔۔ آئی ایم
سوری۔۔ مجھے علم نہیں تھا یہ آپکا
روم ہے۔۔" اسے واقعی پتہ نہیں



تھا۔ اسے تو یہ تک پتہ نہ تھا کہ
یہ شخص زینب کا بھائی تھا۔ ابراہیم
نے تیوری پر بل لیے اس کا
انجان بننا دیکھا تھا۔ وہ مان ہی
نہیں سکتا تھا اس جیسی تیز سب
کی ناک میں دم کر کے رکھنے
والی لڑکی یوں دھوکا کھا جائے۔



اس لیے جب بولا لہجہ سخت اور
دو ٹوک تھا۔

"میں تمہیں آج فرسٹ اینڈ
لاسٹ ٹائم بتا رہا ہوں۔۔ مجھے
اس قسم کی بے باکیاں اور چھچھورا
پن بالکل پسند نہیں۔۔ آئندہ یہ
بچگانہ حرکتیں میرے سامنے



کرنے سے گریز کرنا۔۔" اس کے
انگلی اٹھا کر تنبیہ کرنے پر عبیر
کا منہ شاک سے کھلا کا کھلا رہ
گیا۔ کونسی بچکانہ حرکتیں۔۔؟ کیسا
چھچھور پن۔۔؟ یہ تھا کون۔۔؟

اس سے پہلے کہ وہ دو ٹوک

جواب دیتی کھلے دروازے سے
ہاتھ میں اسٹیم آئرن لیے ا رہا



چلی آئی تھی۔ اور یہاں کا منظر
دیکھ اسکے پہلے سے اڑے ہو اس
مزید اڑ گئے۔

"آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔
میں نے پورے گھر میں ڈھونڈ
لیا آپ کو۔۔؟" ارہا نے ایک
پریشان کن نگاہ بھائی کے ناگوار



تاثرات پر ڈالی مگر عبیر بغیر کچھ
کہے ابراہیم پر ایک نگاہ بھی
ڈالے بغیر تیزی سے وہاں سے
نکل گئی تھی۔

"تمہارا روم کونسا ہے۔۔؟" اس
نے اس کے سوال کا جواب دینے
کے بجائے بڑے ضبط سے



پوچھا۔ دل تو چاہ رہا تھا۔ یہ آرن
اٹھا کر اندر کمرے میں کھڑے
اس شخص پر مار آئے۔ بھلا وہ تھا
کون اسے اور اسکی حرکتوں کو بج
کرنے والا۔۔؟ اور وہ اسے اپنی
پسند بتانے والا ہوتا کون
تھا۔۔؟ اسکی طرف سے بھاڑ
میں جاتا۔ اسکا کیا لینا دینا تھا اپنی



بھابھی کے بھائی کی پسند ناپسند
سے۔۔؟ اور اسے کونسا دوبارہ اس
شخص سے کبھی ملنا تھا۔ مجھے
بلکل پسند نہیں۔۔ مائی فٹ۔۔!
اندر ہی اندر اسکا جملہ دہراتی
سلگ اٹھی۔

Kitab Chehra Novels



"یہ والا ہے ہمارا کمرہ۔ وہ تو
ابراہیم بھائی کا تھا۔ انہوں نے
کچھ کہا تو نہیں آپ کو۔" اپنے
کمرے میں لا کر آئرن کا پلگ
سوئچ بارڈ پر لگایا۔

Kitab Chehra Novels

"وہ کیوں کچھ کہیں گے۔۔ کچھ
چوری کیا ہے کیا میں



نے۔۔؟"اسکے تنگتے انداز پر ارہا
یکدم گرڑ بڑا گئی۔

"آئی ایم سوری میرا یہ مطلب
نہیں تھا۔"عبیر کو اگلے ہی پل
بے اختیار اپنے لہجے کی بد صورت
کا احساس ہوا تھا۔



"آئی ایم سوری۔۔ بس تھوڑا
جھنجھلا گئی میں۔۔" اس نے اس کے
ہاتھ پر ہاتھ رکھتے فوراً معذرت
کی تھی۔ اربا معصومیت سے مسکرا
دی۔

Kitab Chehra Novels

"کوئی بات نہیں اور میں بس
اس لیے پوچھ رہی تھی کیونکہ



بھاجن کے کمرے میں کسی کو
جانے کی پرمیشن نہیں۔۔ ہمارے
گھر کا 'انو گو' ایریا ہے
وہ۔۔ "اسکی وضاحت پر اپنی
فراک سکھاتی عبیر بس نگاہ گھوما
کمرہ گئی تھی۔ اس فضول انسان
کا ذکر بھی نہیں سنا چاہتی تھی
اس وقت۔ تھوڑی دیر بعد وہ



دونوں نیچے آئیں تو وہاں سب
چلنے کے لیے تیار بیٹھے تھے۔ ان
سب کو خدا حافظ کرتیں وہ
لوگ اپنی کاروں میں آ بیٹھیں۔
اس نے دوبارہ پلٹ کر ایک بار
بھی اس گھر کی جانب نہ دیکھا
تھا۔ اتنا تو اسے یقین تھا وہ آج



کے بعد یہاں مر کر بھی آنے
والی نہ تھی۔

"کیسا لگا گھر تمہیں۔۔؟" برابر
میں بیٹھی ماں کے سوال پر وہ
چونکی تھی۔

Kitab Chehra Novels



"کیا مطلب کیسا لگا۔۔ صحیح ہے
بھابھی کا گھر ہے۔۔ ہم نے کونسا
یہاں شفٹ ہونا ہے۔۔" موبائل
کی جانب متوجہ ہوتی بیزارى سے
بولی۔ حفصہ صاحبہ نے بغور اسے
دیکھا تھا کچھ کہنے کے لیے منہ
کھولا مگر پھر ارادہ ملتوی کر گئیں



تھیں۔ یہ بات کرنے کا صحیح
وقت نہ تھا۔

"آجائیں۔۔" وہ مہندی سے سجے
ہاتھوں پر مونسٹرائزر لگا رہی
تھی۔ جب جہانگیر صاحب کمرے



میں داخل ہوئے تھے۔" بابا۔۔
آپ۔۔ مجھے بلوا لیتے۔۔!" رات
کے گیارہ بجے کا وقت تھا۔ وہ
سونے کی تیاریوں میں تھی۔ تمام
کزنز ابھی کچھ دیر پہلے ہی خوب
ہلہ گلہ کر کے گئے تھے۔ کل
بارات کا فنکشن تھا۔ اس لیے



سب نے آج محفل جلد
برخواست کردی تھی۔

"کیوں بھی ہم اپنی بیٹی کے
کمرے میں نہیں آسکتے۔" اسے
حصار میں لیے کونے میں پڑے
صوفے کی جانب بڑھ گئے۔ عبیر
ساتھ بیٹھتی ان کے سینے پر سر



رکھ گئی۔ اسے اپنے باپ سے
محبت سے بڑھ کر کچھ ہوتا تھا تو
وہی تھا۔ وہ آہستہ آہستہ اسکی پیٹھ
تھپک رہے تھے۔ عبیر نے بخوبی
محسوس کر لیا تھا۔ وہ اس سے کوئی
بات کرنے آئے تھے۔

Kitab Chelra Novels



"کیا بات کرنی ہے آپکو مجھ سے۔۔" اس نے سر اٹھاتے سوچ میں گم باپ کو دیکھا۔ وہ بیٹی کے انداز پر مسکرا دیے تھے۔

"آپکو پتہ ہے نا بیٹا آپ میرے لیے کیا ہیں۔۔؟"



"ہاں مجھے پتہ ہے۔۔ آپکی جان
ہوں میں۔۔" واپس ان کے سینے
پر سر رکھتی آنکھیں موند گئی۔

"اور اگر میں کہوں میں نے اپنی
جان کسی کو سوچنے کا فیصلہ کر لیا
ہے۔۔" اس کی آنکھیں پٹ سے
کھلیں تھیں۔ اسے لگا اسے سننے



میں غلطی ہوئی ہو۔ ان سے الگ
ہوتے نا سمجھی سے انہیں دیکھا۔

"واٹ ڈو یو جسٹ

سے۔۔؟" انہوں نے بے اختیار

پہلو بدلا تھا۔ وہ جانتے تھے ان

کی بیوی نے یہ بال ان کے

کاٹ میں کیوں ڈالی تھی۔

"ہم آپ سے کافی دنوں سے یہ
بات کرنا چاہ رہے تھے۔۔ بس
شادی کی مصروفیات میں وقت
نہیں مل پارہا تھا۔

"کلیسی بات۔۔؟"

Kitab Chehra Novels



"آپ کا رشتہ طے کر دیا ہے
ہم۔۔"

"بابا۔۔!!" آواز میں گہرا شک
اور آنکھوں میں بے یقینی ہی
بے یقینی تھی۔ کل اسکے بھائی کی
شادی تھی اور بابا اسے کیا خبر
سنا رہے تھے۔۔؟



"عبیر میرا بچہ۔۔ ہم نے یہ فیصلہ
بہت سوچ سمجھ کر کیا ہے۔۔ اور
جس شخص کو آپکو سونپ رہے
ہیں وہ ہر طرح سے بہترین
ہے۔۔ اس سے بہتر شخص ہم
شاید ہی آپ کے لیے ڈھونڈ
سکیں۔۔" وہ نرم لہجے میں سمجھا



رہے تھے جبکہ اسکی آنکھوں میں
نمی بھرنے لگی۔

"یہ سب آپ نے بھائی کے
کہنے پر کیا ہے نا۔۔ وہی مجھے اب
اس گھر میں برداشت نہیں
کر سکتے۔۔" اس کے موٹے موٹے
آنسوؤں پر پہلے تو وہ گھبرائے



تھے مگر اس کی بات پر حیرت
سے ہنستے نفی میں سر ہلا گئے۔

”نہیں میرا بچہ۔۔ اسید کیوں ایسا
چاہیں گے۔۔ بلکہ یہ تو سراسر
میری اور آپ کی ماما کی پسند ہے۔۔
اللہ نے ایک بے حد بہترین
شخص کا انتخاب آپ کے لیے



کروایا ہے۔۔ انشاء اللہ بہت خوش
رکھیں گے وہ آپ کو۔۔"

"مجھے کچھ نہیں سننا۔۔ آپ کیوں
کر رہے ہیں ایسا۔۔؟"

Kitab Chehra Novels
"بیٹا وہ بہت اچھا لڑکا ہے۔۔!"



"وہ جو کوئی بھی ہوگا۔۔ آپ جیسا
تو نہیں ہوگا۔۔ نہ آپ جیسا میرا
خیال رکھے گا۔۔" اس کے رونے پر
وہ اپنے ساتھ لگا گئے۔۔ "مجھے
کوئی رشتہ نہیں کرنا بابا پلیز۔۔
پلیز کہیں نا یہ مذاق
ہے۔۔" اس کی منت پر جہانگیر



صاحب کے چہرے پر سنجیدگی
ابھر آئی۔

”نہیں بیٹا۔ ایسا نہیں ہے۔۔ اور
بیٹیوں کو تو ایک نہ ایک دن
رخصت ہونا ہی ہوتا ہے۔۔ ہم تو
بس ابھی نکاح کی بات کر رہے
ہیں۔۔ رخصتی آپکی تعلیم مکمل



ہونے کے بعد کریں گے۔۔" اور
اسے لگا کمرے کی چھت اسکے
سر پر آگری ہو۔ اسکی بے یقینی
کی کوئی انتہا نہ تھی۔ یہ سب کیا
ہو رہا تھا۔ اس نے شدت سے دعا
کی تھی کہ یہ اسکا خواب ہو اور
وہ جاگ جائے۔



"عبیر۔۔۔؟" اسکی حیرت انگیز
خاموشی پر جہانگیر صاحب نے
اسے الگ کرتے آنسوؤں سے تر
ہوتا چہرہ دیکھا۔ "آپ کو اپنے بابا
پر یقین نہیں ہے۔۔۔؟" ان کے
پریشان لہجے پر اس نے دھندلائی
نگاہوں سے انہیں دیکھا۔ یہ وہ
شخص تھے۔ جن کے منہ سے



بھی نہ نہیں نکلی تھی اس کے
لیے۔ اسکا ہر خواب ہر فرمائش وہ
زبان پر آتے ہی پوری کر دیتے
تھے۔

"آپ کے علاوہ کسی پر یقین
نہیں ہے مجھے بابا۔" انہوں نے



اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں
میں کے لیے۔

"پھر کیوں بابا کی بات نہیں مان
رہیں۔۔" انکے بے بس لہجے پر
اس نے بہتے آنسوؤں کے ساتھ
ناراضگی سے انہیں دیکھا۔



"میں نے منع تو نہیں
کیا۔۔" اس کے خفگی بھرے اقرار پر
جہانگیر صاحب کی آنکھوں میں
محبت کے ساتھ یکدم فخر بھی
ابھر آیا تھا۔ آگے ہوتے بیٹی کے
ماتھے پر بوسہ دے گئے۔

"آئی ایم پراؤڈ آف یو۔۔"



"سب جانتے ہیں میں آپکی بات
کبھی نہیں ٹال سکتی۔۔ اس لیے
ان دونوں نے آپکو بھیج
دیا۔۔" وہ اب بھی خفا تھی۔ جبکہ
جہانگیر صاحب اپنا قہقہہ نہ ضبط
کر سکے۔

Kitab Chehra Novels



"پوچھیں گی نہیں۔۔ کس سے
ہے کل آپکا نکاح۔۔؟" عبیر کے
سر پر ایک اور بم گرا تھا۔ نہ
رشتہ پکا۔ نہ منگنی۔ ڈائریکٹ
نکاح وہ بھی کل ہی۔۔

Kitab Chehra Novels

"کیا اتنی بری لگنے لگی ہوں میں
آپ لوگوں کو کہ کل



ہی۔۔۔"چہکوں پھکوں ہوتی ایک
بار پھر رو پڑی۔ اس بار جہانگیر
صاحب کو اسے چپ کروانا
مشکل ہو گیا تھا۔

"ایسا نہیں ہے میرا بچہ۔۔۔"

Kitab Chenra Novels



"نہیں مجھ سے بات مت
کریں۔۔ اب کل جس بھی شخص
کے ساتھ میرا نکاح کر رہے ہیں
اس سے بولیے گا مجھے لے
جائے۔۔ سب کو چھنے لگی ہوں نا
میں۔۔" اپنے آنسو رگڑتی ناراضگی
سے کہتی کلوزیٹ میں جا کر بند
ہو گئی۔ جہانگیر صاحب نے پریشانی



سے کلوزیٹ کے بند دروازے
کو دیکھا تھا۔ اور گہری سانس
بھرتے اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہیں
معلوم تھا انکی لاڈلی معصوم اور
نادان تھی۔ ابھی اپنے اچھے برے
کے بارے میں نہیں جانتی تھی۔
لیکن جس شخص کا انتخاب انہوں



نے کیا تھا یقیناً ہر طرح سے
بہترین تھا۔

دوپہر دو بجے کے قریب وہ اپنی
سوچی آنکھوں کے ساتھ اٹھی
تھی۔ اور ماں اور بھائی سے بات



کیے بغیر مائرہ کے ساتھ پارلر
کے لیے نکل گئی تھی۔ زرینہ کی
لاکھ منت کے باوجود اس نے
ناشتہ کیا جو س تک کو ہاتھ نہ
لگایا تھا۔ حفصہ صاحبہ اور اسید
افسردہ نگاہوں سے اسے جانا
دیکھتے رہ گئے تھے۔ اسکی اس قدر
شدید ناراضگی پر اسید کا دل بھی



اداس ہو چکا تھا۔ اسکی جان بستی
تھی عبیر میں۔ اور جو فیصلہ
جہانگیر صاحب نے کیا تھا۔ اسے
تو سرے سے علم ہی نہ تھا۔ یہ
ان کا ذاتی فیصلہ تھا۔

Kitab Chehra Novels

"یہ تمہارا چہرہ کیوں اتنا سوج رہا
ہے۔۔ ایسا لگ رہا ہے تمہاری



رخصتی ہے آج۔۔" کار میں پیچھے
اسکے ساتھ بیٹھی مائرہ نے ٹولتی
نگاہوں سے اسے دیکھا۔ "تم سے
کہہ رہی ہوں کیا بات ہے
عبیر۔۔؟" اسکی غیر معمولی خاموشی
مائرہ کو اب فکر مند کر گئی تھی۔



"سب خیریت تو ہے نہ تمہاری
آنکھیں بھی اتنی ریڑ ہو رہی
ہیں۔۔؟" کیونکہ نہ تو وہ اس
طرح چپ چپ رہنے والوں میں
سے تھی اور نہ ہی کبھی اس
کیفیت میں نظر آئی تھی۔ مارہ
کے متفکر انداز پر وہ ضبط کھوتی
اسکے کندھے سے لگ کر ایک



بار پھر رو پڑی۔ جبکہ وہ اسکے
یکدم رونے پر بوکھلا کر رہ گئی
تھی۔

"کیا ہوا عبیر۔۔ کیوں رو رہی ہو

اس طرح۔۔؟"

Kitab Chehra Novels



"عسیر۔۔!! بتاؤ اللہ کا واسطہ میرا

دل بیٹھ رہا ہے۔۔!"

"ماؤ۔۔۔ آج۔۔ آج۔۔"

"آج کیا۔۔"

Kitab Chehra Novels

"آج میرا نکاح ہے۔۔"



"واٹ۔۔۔!!!" ماڑہ کی آنکھیں
پھٹ کر اپنے سائز سے ڈبل
ہو گئیں تھیں۔ وہ ششدر سی
آنسو رگڑتی عبیر کو دیکھ رہی
تھی۔

Kitab Chehra Novels

"کس نے کہا تم سے۔۔؟"



"بابا نے۔۔" لب کاٹتی سر جھکا
گئی۔ اسے خود یقین نہیں آرہا تھا
اب تک۔۔!

"او مائی گاڈ۔۔ انکل نے رشتہ
طے کر دیا تمہارا۔۔ مگر کس
سے۔۔؟؟؟"



"مجھے نہیں پتہ نہ ہی جاننا
ہے۔۔"

"یہ کیا بات ہوئی تم پاگل ہو۔۔
آج تمہارا نکاح ہے اور تمہیں
معلوم ہی نہیں کہ کس سے
نکاح ہو رہا ہے تمہارا۔؟"



"مجھے اس بات کی پرواہ نہیں کہ
وہ کون ہے۔۔ وہ بابا کی پسند ہے
یقیناً کچھ نہ کچھ ہوگا۔ اصل
بات یہ ہے کہ میری شادی
میری زندگی کا فیصلہ اس طرح
اچانک کرنے کی کیا ضرورت
تھی۔۔؟" کارپالر کے آگے
رکنے پر انکی بات بیچ میں ہی رہ



گئی تھی۔ سات بجے کے قریب
وہ لوگ فارغ ہوئیں تھیں۔ اسکے
بال آج لوز کرلز کی صورت
میں پشت پر بکھرے تھے۔ ماتھے
پر ٹیکا اور کانوں میں آویزے
مہرون رنگ کے نفس زری کے
کام کے شرارے سے میچ کرتے
پہنے تھے۔ گلو سی میک اپ اسکے



سوگوار حسن کو الگ ہی جلا بخش
رہا تھا۔ اس کا آج کا ڈیزائنرڈ
آؤٹ فٹ تھا جسے اس نے بڑی
چاہ سے ہلکے پھلکے کام سے سجوایا
تھا۔ مگر آج دل بالکل بھی خوش
نہ تھا۔ وہ اپنے بھائی کی بارات
کے لیے بالکل بھی ایکسائیٹڈ نہ
تھی۔ مارہ نے موو پنک پہنا تھا۔



انہیں زوہیب پک کرنے آیا تھا۔
جس نے ڈارک براؤن رنگ کی
شیر وانی پہنی تھی۔ مارہ نے بس
ایک نگاہ اس وجیہہ شخص پر ڈالی
اور فوراً پھیر گئی تھی۔ شاید اپنے
ہی جذبات سے گھبراتی تھی

وہ۔۔ اسے معلوم ہی نہ ہوا تھا
کب دل اس شخص کے نام سے



دھڑکنا شروع ہو چکا تھا۔ عبیر ان
دونوں پر توجہ دیے بغیر کار میں
جا بیٹھی تھی۔

"اسے کیا ہوا ہے۔۔ ٹھیک تو لگ

رہی ہے۔۔" زوہیب اسکا موڈ

نوٹس کیے بغیر نہ رہ سکا اور مائرہ

کو دیکھا جو کار میں بیٹھی دوست

۔

کو ہی دیکھ رہی تھی۔" ویسے۔۔ تم
بھی اتنی بری نہیں لگ
رہیں۔۔" مائرہ نے گھور کر اسے
دیکھا۔

"دفع ہو۔۔ اب تم سے
کامپیکیمینٹ لوں گی اتنے برے
دن بھی نہیں آئے۔۔" اسکی



گہری نگاہیں خود پر محسوس کرتی
نظریں پھیر کر لٹیں کان کے
پیچھے کرنے لگی۔ "اور آج وہ
بلکل حق پر ہے۔۔ کسی کے بھی
ساتھ ایسا ہو وہ یونہی ری ایکٹ
کرے گا۔" Kitab Chehra Novels



"کیوں کیا پارلر والی نے اسکی
سیفور اور آفر کی پکچرز انٹرنیٹ پر
اپلوڈ کر دیں۔۔؟"

"فضول باتیں مت کرو۔۔ تمہیں
پتہ ہی نہیں کتنا غلط ہو رہا ہے
اسکے ساتھ۔۔"



"کیا بول رہی ہو۔۔؟ کیا ہو گیا
اس کے ساتھ۔۔؟" اور مائرہ
اسے تمام بات گوش گزار کروا
گئی۔ زوہیب کا شک سے منہ
کھلتا فرش سے ٹکرا گیا۔ کسی کا
بھی یہی ری ایکشن ہوتا اس
اچانک خبر پر۔۔! وہ مائرہ کو لیے
کار کی جانب بڑھ گیا۔



"اوے۔۔ کیوں اتنی سیڈ ہو رہی
ہے۔۔" زوہیب نے ڈرائیونگ
سیٹ پر بیٹھتے پلٹ کر اسے
دیکھا۔ عبیر نے بس اسے ایک
نظر دیکھا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"میری قسمت پھوٹ گئی۔۔ بتایا
نہیں ماہرہ نے۔۔؟" اس کے پھاڑ



کھانے والے انداز پر زوہیب اپنا
قہقہہ نہ ضبط کر سکا۔

"تیری نہیں اسکی پھوٹی ہے جسے
تو آج اپنے نام کرنے جا رہی
ہے۔۔" مائرہ نے اپنی مسکراہٹ
ضبط کرتے عبیر کی جانب دیکھا۔
جس کے سختی سے مٹھیاں اور



جبرے بھنچے تھے۔ اور اسکے تیر کا
جواب دینے کے بجائے باہر
گزرتے مناظر دیکھنے لگی۔ زوہیب
اسکی خاموشی بخوبی محسوس کر گیا
تھا۔

Kitab Chehra Novels

"ٹینشن نہ لے۔۔ کوئی نہ کوئی
حل نکل جائے گا۔۔ اور پہلے تو



یہ بتاؤ یہ انکل 'پاپا دی گریٹ'
سے 'پاپا دی ولن' کیسے بن
گئے۔۔؟"

"شٹ اپ۔۔ بابا ولن نہیں
ہیں۔۔ ماما اور بھائی نے ان کے
دماغ میں بھرا ہے یہ
سب۔۔" اسکی یکدم حمایت پر وہ



یہ بتاؤ یہ انکل 'پاپا دی گریٹ'
سے 'پاپا دی ولن' کیسے بن
گئے۔۔؟"

"شٹ اپ۔۔ بابا ولن نہیں
ہیں۔۔ ماما اور بھائی نے ان کے
دماغ میں بھرا ہے یہ
سب۔۔" اسکی یکدم حمایت پر وہ



دونوں ابرو اچکاتا خاموشی سے
ڈرائیو کرنے لگا۔ ان دونوں کو
بخوبی اندازہ تھا۔ وہ باپ سے کس
قدر ایچ تھی اور ابھی کس
کیفیت میں تھی۔ گھر پہنچے تو ایک
عجیب ہی صورت حال کا سامنا کرنا
پڑا۔ سب تیار کھڑے تھے سوائے
دولہا کہ جو شام سے کمرے میں



بند تھا۔ حفصہ صاحبہ بے چینی سے
شہلتیں اسی کی منتظر تھیں۔

"عبیر اچھا ہوا تم آگئیں۔۔ اسید
سے جا کر بات کرو۔۔ اب تک
کمرے میں ایسے ہی پڑے
ہیں۔۔ تمام مہمان آچکے ہیں۔۔"



"وہ نہیں سن رہا بیٹا میری۔۔ میں
کیسے سمجھاؤں ایک ہی رٹ لگائی
ہوئی ہے۔۔ تم آکر تیار کرواؤ
گی۔۔" وہ زچ ہو چکی تھیں اپنی
اولاد کی حرکتوں سے۔ جبکہ عمیر
تو اور سلگی۔



"میں کیوں تیار کرواؤں گی۔۔
مجھے تو بات بھی نہیں کرنی ان
سے۔۔ آپ کہہ دیں جا کر بلکہ
مجھے آپ سے بھی بات نہیں
کرنی۔۔" خفگی سے کہتی میڈیا

روم سے نکلنے لگی۔ جب اندر
داخل ہوتے بھائی پر نظر پڑی۔ ٹی
شرٹ اور ٹراؤز میں ملبوس اپنے



رف حلیے میں کھڑا تھا۔ وہ
ناراضگی سے نگاہیں پھیرتی ایک
جانب سے نکلنے لگی مگر اسید
روک گیا۔

"عجبیر۔۔!"

Kitab Chehra Novels



"مجھ سے بات نہیں کریں
آپ۔۔!"

"ارے یار میری غلطی بھی تو
بتاؤ۔۔ موبائل چیک کرو صبح سے
کتنے میسجز اور کالز کر چکا ہوں۔۔
مگر تم ہو خوا مخواہ روٹھی بیٹھی
ہو۔۔"



"خوا خواہ۔۔۔!!! آپ کی اور ما
کی وجہ سے بابا نے۔۔۔" لب
بھینچتے اپنے آنسوؤں کو حلق میں
اتارا تھا۔ "بابا نے آج میرا نکاح
طے کر دیا۔۔۔ آپ کو اتنی بری
لگنے لگی میں۔۔۔؟" اسکا گلوگیر لہجہ
اور آنکھوں میں ابھرتی نمی اسید
اور حفصہ بیگم دونوں کو تڑپا گئی۔

..



"خدا کی قسم میری جان۔۔ مجھے
تو معلوم بھی نہیں تھا بابا کیا
سوچ رہے ہیں۔۔ اور تم سوچ
بھی کیسے سکتی ہو۔۔ میں تمہیں۔۔
اپنی پری کو خود سے اس طرح
دور کرنے کا سوچوں
گا۔۔؟" اسکی وضاحت پر وہ سر
جھکاتی سوسوسوں کرنے

نے تڑپ کر اسے دیکھا تھا۔ وہ
یہ تو نہیں کہہ رہی تھی۔

"اور اگر تم یہ نکاح نہیں کرنا
چاہتیں میں بابا کو منع کر دوں
گا۔۔ ہم جبر نہیں کر رہے بیٹا تم
پر۔۔ تم بالکل فکر نہیں
کرو۔۔" اس کے رخسار پر ہاتھ رکھتے

یقین دہانی کروائی تھی۔ اس نے
ماں کی جانب دیکھا۔ وہ بھی گہری
سانس بھرتیں سر اثبات میں ہلا
گئیں۔

"صحیح کہہ رہے ہیں اسید۔۔ اگر
تم ہی خوش نہیں تو



بے مقصد _____ "عبیر سر نفی میں
ہلا گئی۔

"بابا نے بہت مان سے آکر مجھ
سے کہا تھا۔۔ میں ان کا مان
نہیں توڑنا چاہتی۔۔"

"مگر عبیر۔۔"



"نہیں بھائی میں تو اب بھی
راضی تھی بس آپ لوگوں سے
تھوڑا سا خفا تھی۔۔ بابا کی بات
سے انکار تو کیا ہی نہیں میں
نے۔۔" اسکی معصومیت اور

فرمانبرداری پر ان دونوں کو ٹوٹ
کر پیار آیا تھا۔



"یہ ہوئی نا بات۔۔ میرا
بچہ۔۔" اسے گلے لگاتا زوردار
بوسہ دے گیا۔ وہ چڑ کر دور
ہوئی تھی۔

"بچی نہیں ہوں میں۔۔ اور ہٹیں
میرا میک اپ خراب ہو جائے



گا۔۔"اسکے انداز پر اسید بے
ساختم قہقہہ لگا گیا۔

وہ لوگ دس بجے کے قریب
بارات لے کر بینکاوٹ پہنچ گئے
تھے۔ اس وقت ہر سو گہما گہمی



اور بڑا روایتی سا شادی کا ماحول
تھا۔ سبھی سنوری آنٹیاں۔۔ اور ان
کے تبصرے۔۔۔ ینگ پارٹی کے
اپنے گروپ۔۔ ایک سے ایک
سبھی سنوری حسینہ۔۔ اور بھاگتے
ہوئے بچے۔۔! جن سے اسے
سب سے زیادہ کوفت آرہی تھی
اسے اس وقت جو تین سے چار



بار اسکے شرارے پر چڑھ چکے
تھے۔ اسید اسٹیج پر اپنے دوستوں
کے ساتھ بیٹھا تصویریں بنوا رہا
تھا۔ زینب ابھی باہر نہیں آئی
تھی۔ جہانگیر صاحب کہیں اپنے
دوست احباب میں تھے۔ جبکہ
اسکی ماں اور خالائیں نہ جانے
کن انتظامات میں لگیں تھیں۔ اور



ماہرہ اور ماہم سمیت اسکے سارے
کزنز اس وقت غداری کی اعلیٰ
مثال قائم کرتے فوٹو گرافر کو
پکڑے تصویریں بنوا رہے تھے۔
کیونکہ وہ کونے کی ٹیبل پر اپنا
ڈوبتا دل لیے بیٹھی جہانگیر
صاحب کی جانب سے انوائٹ



کیے مہمانوں میں اپنا دولہا ڈھونڈ
رہی تھی۔

اس پل اسے شدت سے افسوس
ہو رہا تھا کہ اس نے کیوں بابا کو
بتانے نہ دیا تھا۔ اگر معلوم ہوتا
کم از کم اس وقت بھائی کی
بارات انجوائے کر رہی ہوتی یوں



لڑکوں کو گھور نہ رہی ہوتی۔
جہانگیر صاحب کے سب ہی
دوست اور جان پہچان والے
انہی کی طرح ایلٹ کلاس سے
تعلق رکھتے تھے۔ ان کی اولادوں
سے بخوبی واقف بھی تھی۔ کچھ
بلکل عیاش تھے۔۔۔ کچھ بگڑے
ہوئے۔۔۔ کچھ نارمل۔۔۔ کچھ



ڈیسینٹ۔۔ لیکن جنہیں وہ
ڈیسینٹ سمجھتی تھی وہ اس سے
عمر میں کافی بڑے تھے۔ اور
تقریباً سب ہی شادی شدہ تھے۔
ٹینشن میں ٹانگ ہلاتے اسٹیج سے
نیچے اترتے جہانگیر صاحب کے
ایک دوست کے ایک سنگل بیٹے
کو دیکھا۔ سفید کرتا شلوار میں



ملبوس چشمہ لگایا وہ اسے ٹھیک
ٹھاک لگا تھا۔ مگر اپنی ٹائپ کا
نہیں۔ اور اس سے نظر ملتے ہی
جو تاثرات اس لڑکے کے چہرے
پر ابھرے تھے اسکی ہارٹ بیٹ
تیز کروا گئے۔

Kitab Chehra Novels



اکہیں بابا نے اس باولے کو تو
نہیں چن لیا۔۔ یا اللہ میں نکاح
کے وقت انکار کردوں گی۔۔
چاہے بعد میں بابا جو چاہے سزا
دیں اسی پل اسکی نگاہ کسی اور
سے بھی ٹکرائی تھی جو اسی
باولے کے پیچھے اسٹیج سے اترتا
نیچے آرہا تھا۔ لمبے چوڑے وجود پر



سیاہ کرتا شلووار اور نفیس سیاہ
ستارے سے سجے پرنس کوٹ
میں ملبوس۔ چہرے کے مغرور
نقوش پر بلا کی سنجیدگی تھی۔ اور
اس پل ابراہیم جنید کی نگاہیں
اسکی جانب ہی تھیں۔ وہ بنا پلک
جھپکائے اپنا سانس روکی اسے

۔



دیکھتی رہی۔۔
جاری ہے

Kitab Chehra Novels



تیری رہگزر

قسط 4

Kitab Chehra Novels

اس پل ابراہیم جنید کی نگاہیں
اسکی جانب ہی تھیں۔ وہ بنا پلک



جھپکائے اپنا سانس روکی اسے
دیکھتی رہی۔۔ اور پھر یہ چند
لمحوں کا سحر اسی شخص نے
نگاہیں پھیر کر توڑا تھا۔ اس کے
چہرے پر شک ابھر آیا۔ یہ
بے رخی کس بات کی تھی۔۔؟
وہ دولہا کی بہن تھی۔۔ اور وہ



دلہن کا بھائی۔۔ عام طور پر تو
یہ بڑا روایتی سا اور فارمل رشتہ
ہونا چاہیے تھا۔ پھر یہ کیا عجیب
بدمزاج اور بد لحاظ انسان تھا۔
اس نے کیا کیا تھا جو خوا مخواہ
ہی اس سے ایسا بی ہو کر رہا
تھا۔ پھر یکدم ہی کل کا منظر



اسکی آنکھوں کے سامنے گھوم
گیا۔ نجانے کیوں اسے چہرے پر
سرخی دوڑتی محسوس ہوئی۔ مگر
اگلے پل دانت پیستی پھر سے
اس باولے کو ڈھونڈنے لگی جو
بھیڑ میں نہ جانے کہاں گم
ہو گیا تھا۔ اس کی بلا سے بھاڑ



میں جاتا ابراہیم جنید۔۔۔ اسکی
زندگی میں کیا کم مسئلے
تھے۔۔؟

"کن سوچوں میں گم ہو
عبیر۔۔؟" ماں کی عجلت بھری



آواز پر وہ چونکی تھی۔ "جی۔۔
کیا ہوا۔۔؟"

"کب سے بلا رہی ہوں۔۔
اٹھو۔۔ ڈرینگ روم میں جاؤ۔۔
صائقہ آپا بھی وہیں بیٹھی
ہیں۔۔ 'ماثرہ ماہم۔۔ یہاں



آؤ۔۔"اپنا کام دار گرین رنگ
کا دوپٹہ درست کرتے انہوں
نے کچھ فاصلے پر کھڑیں ماڑہ
وغیرہ کو بلایا تھا۔ وہ بھی اٹھ
کھڑی ہوئی تھی۔ یقیناً دلہن کو
باہر لانا تھا۔ وہ تینوں ڈریسنگ
روم کی جانب بڑھ گئیں جہاں



ڈیپ ریڈ بھاری کام کے
شرارے میں ملبوس سچی
سنوری زینب اپنی دوستوں کے
ساتھ شرمائی گھبرائی بیٹھی تھی۔
اسے دیکھتے ہی کھل کر مسکرائی
تھی۔ عبیر بھی خوشدلی سے



مسکراتی اسکے قریب آتی گلے
لگ گئی۔۔

"بہت پیاری لگ رہی ہیں
ماشاء اللہ۔۔"

Kitab Chehra Novels

"تم بھی بہت پیاری لگ رہی
ہو۔۔ اور نئے بننے والے رشتے



سے اور عزیز ہو گئی ہو
مجھے۔۔" اس کے بے ساختہ انداز
پر وہ دھیرے سے ہنس پڑی۔

"بس بھائی کی باتوں پر کان
مت دھریے گا زیادہ۔۔ شادی
کے بعد بھی ایسے ہی پیاری



لگتی رہوں گی۔۔ "زینب نے
بغور اسکے معصوم مکھڑے پر
بے فکر تاثرات دیکھے تھے۔
جب ہی کمرے میں صائقہ
صاحبہ اور آسیہ بیگم بھی چلی
آئیں۔ حفصہ بیگم بھی انہی کے
ساتھ تھیں۔



"ماشاء اللہ۔۔ اللہ نظرِ بد سے
بچائے میری دونوں بچیوں
کو۔۔" آسیہ بیگم نے آگے
بڑھتے بے اختیار نظر کی دعا پڑھ
کر زینب اور اس پر پھونکی
تھی۔ عبیر نے حیرت سے انہیں
دیکھا۔ مانا وہ بہت ہمبل اور



سوئیٹ تھیں۔ مگر اسکی نظر
کیوں اتار رہیں تھیں۔۔؟

"چلو لڑکیوں سب سر سے
دوپٹہ اوڑھ لو۔۔ مولوی صاحب
نکاح کے لیے آرہے ہیں
ہیں۔۔" صائقہ صاحبہ کے کہنے



پر اس سمیت سب ہی نے سر
سے دوپٹہ اوڑھ لیا تھا۔ زینب
نے اسے مسکرا کر دیکھا تو عبیر
اسکا مہندی سے سجا ہاتھ اپنے
ہاتھ میں لے گئی۔ یقیناً اسکی
بھابھی کو ابھی تھوڑے حوصلے
اور کانفیڈنس کی ضرورت

-



تھی۔ دو گواہان کے ساتھ
مولوی صاحب نے آکر نکاح کا
مختصر سا خطبہ پڑھایا تھا۔

"عبیر جہانگیر ولد جہانگیر اسد
کیا آپ کو۔۔" عبیر نے کھٹکتے
مولوی صاحب کو دیکھا۔ یہ کیا



کہہ رہے تھے وہ۔۔؟ یا اسے
ہی سننے میں غلطی ہو گئی
تھی۔۔؟ یعنی یہ تمام کارروائی
پہلے اس کے نکاح کے لیے کی
گئی تھی۔ اسے مینٹلی پر پیئر
ہونے کا موقع دیے بغیر۔؟
اسکی زینب کے ہاتھ پر گرفت



ختم ہو چکی تھی۔ اس پل اسکی
بے یقین نگاہیں ماں کو ڈھونڈ
رہیں تھیں۔ جو کمرے کے بالکل
کونے میں کھڑیں تھیں۔ اس
نے سنا ہی نہ تھا مولوی
صاحب نے کہا کیا تھا۔



"بیٹا مولوی صاحب کچھ کہہ
رہے ہیں جواب دو۔" صائقہ
صاحبہ نے اسے مولوی کی
سمت متوجہ کرنا چاہا۔ مگر وہ
صرف سہمی ہوئی نگاہوں سے
اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی۔



"ماما۔۔!"

"جائیں حفصہ۔۔ بچی گھبرا رہی
ہے۔۔" آسیہ بیگم نے
سمجھداری کا مظاہر کرتے انہیں
عمیر کے پاس بھیجا۔ جبکہ زینب
اب اسکے ٹھنڈے تیخ پڑتے



ہاتھ تھام چکی تھی۔ ماں کے
نزدیک آنے تک وہ اپنی نم
ہوتی آنکھوں سے انہیں دیکھتی
رہی۔ کتنے سوال اور شکوے
تھے جو اس وقت ان کٹوروں
میں بھرے تھے۔ مگر وہ کس
طرح لبوں پر لاتی۔۔؟ اسکی

شکوہ کناں نم ہوتی نگاہیں
بے اختیار جھک گئیں تھیں۔
جب مولوی صاحب نے ایک
پھر اس سے پوچھا تھا۔

"عبیر جہانگیر ولد جہانگیر اسد
کیا آپکو ابراہیم جنید ولد جنید



بدر بعوض حق مہر پانچ لاکھ
روپے اپنے نکاح میں قبول
ہیں۔۔؟" اور یہ دھماکہ پہلے
سے زیادہ خوفناک اور دل لرزا
دینے والا تھا۔ اسے اپنی سماعتوں
پر اب واقعی شعبہ ہونے لگا
تھا۔ ابراہیم جنید۔۔۔؟ ابراہیم



جنید۔۔!! زینب کا بڑا
بھائی۔۔؟ یہ کیسے ممکن
تھا۔۔!!! اس کے گھر والوں
نے یہ کیا کیا تھا اسکے
ساتھ۔۔!! وہ بے یقینی سے
پتھر ہو چکی تھی۔ جب اسکی ماں



نے نرمی سے اسکی پشت پر
ہاتھ رکھا تھا۔

"بیٹا جواب دیں۔۔" عبیر نے

پتھرائی نگاہوں سے ماں کو

دیکھا تھا۔ لیکن حفصہ صاحبہ خود

اسکی بے یقین تاثرات دیکھ کر

۔



حیران تھیں۔ جب کل رات وہ
باپ کو اس رشتے کے لیے ہاں
کہہ چکی تھی تو یہ صدمہ کیسا
تھا۔؟ ماں سے نگاہیں پھیر کر
سر جھکاتی آنکھیں میچ گئی۔

Kitab Chehra Novels



"قبول ہے۔۔" اور ایک ہی
سانس میں اس نے یہ جملہ
تین بار دہرا دیا تھا۔ اسکا دل و
دماغ بند ہو رہا تھا۔ وہ ری
ایکشن دیتی۔۔ ماں سے جواب
طلبی کرتی۔۔ یا اس بے خبری پر
رونے لگتی۔۔ اس پل کیا کیا نہ



کرنے کا دل چاہ رہا تھا۔ مگر
صرف ایک چہرے نے اسے
اپنی جگہ سے ہلنے نہ دیا تھا۔
اور وہ صرف اسکے باپ کا چہرہ
تھا۔ ورنہ اس وقت شدت سے
دل چاہ رہا تھا۔ یہ بھرا کمر
چھوڑ کر باہر نکل جاتی۔ دستخط



کرتے وقت اسکی نگاہ نکاح
نامے میں ابراہیم جنید کے
خوبصورت سگنچرز پر بھی پڑی
تھی۔ یعنی وہ شخص پہلے ہی
اسے قبول کر چکا تھا۔!

Kitab Chehra Novels



"مبارک ہو بھئی۔۔" کمرے
میں یکدم ہی مبارک باد کا شور
مچ گیا تھا۔ زینب نے بے اختیار
سن بیٹھی عبیر کو خود میں بھینچ
لیا۔

Kitab Chehra Novels



"آئی ایم سوہیپی عبیر۔۔ بھابھی
بن گئیں تم میری۔۔" اسکے
چھیڑنے پر عبیر نے شرمانے کی
جھوٹی کوشش بھی نہ کی تھی۔
بس سر جھکائے رہی۔ جسے سب
نے اسکی حیا سے ہی تشبیہ دیا
تھا۔ مگر کمرے میں موجود ماہرہ



اور اسکی ماں بخوبی اسکے تاثرات
سے آگاہ تھیں۔ بس ان کی دعا
یہی تھی کہ وہ ابھی نہ پھٹتی۔

"میری بیٹی۔۔ میرے ابراہیم کی
دلہن۔۔ اللہ صدا سہاگن رکھے
تمہیں۔۔ ہمیشہ خوش رہو" آسیہ



بیگم نے نم لہجے میں کہتے اسکے
ماتھے پر بوسہ دیا تھا۔ ارہا نے
بھی اسے آکر گلے لگایا تھا۔ اور
بھابھی بھابھی کر کے چھیڑا تھا۔
جس پر وہ قطعاً نہ شرمائی تھی۔
تھوڑی دیر میں اسید اور زینب
کا نکاح بھی ہو گیا تھا۔ سب



زینب کو لے کر ڈریسنگ روم
سے باہر نکل گئے تھے۔ سوائے
اسکے۔۔ جو اب تک اپنی جگہ
سے ہلی بھی نہ تھی۔ مائرہ نے
حفصہ بیگم کو اشاروں میں اسے
اکیلے چھوڑنے کا کہہ دیا تھا۔



بیس پچیس منٹ بعد مارہ اور
زوہیب ڈریسنگ روم میں داخل
ہوئے تو وہ اسی جگہ جمی بیٹھی
تھی۔ "عبیر۔۔!!"

Kitab Chenna Novels



"کب تک یہاں بیٹھی رہو
گی۔۔ اٹھو۔۔" وہ دونوں اس کے
سر پر آ پہنچے۔

"مجھے کہیں نہیں جانا میرا سر
پھٹ رہا ہے۔۔" اپنا ماتھا چھوتی
بھاری لہجے میں بولی۔ اس وقت

--



اسکا واقعی سر درد سے پھٹ رہا
تھا۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا
ہے۔۔ باہر اسید بھائی اتنی بار
پوچھ چکے۔۔ تمہیں ان کی بھی
پرواہ نہیں۔۔؟"



"تو کیا کروں۔۔؟ میرا اپنا دماغ
کام نہیں کر رہا۔۔ تم لوگ سوچ
بھی نہیں سکتے اس وقت کس
کیفیت میں ہوں میں۔۔" اس
نے روہانسا ہوتے اپنے بیسٹ
فرینڈز کو دیکھا۔ وہ دونوں ہی
اسکی کیفیت سے بخوبی آگاہ



تھے۔ مگر دستورِ دنیا بھی نبھانے
تھے۔

"ہمیں اچھی طرح اندازہ ہے
عبیر۔۔ تو بیسٹ فرینڈ ہے
ہماری۔۔ ہماری پکی والی بہن
ہے۔۔ ابھی بس تھوڑی دیر کے



لیے چل لے۔۔" اس کے سامنے
بیٹھتے زوہیب نے محبت سے
سمجھایا تھا۔ "اسید بھائی تیرے
منتظر ہیں۔۔ پھر تھوڑی دیر میں
ہم خود تجھے منظر سے غائب
کر دیں گے۔۔"



"ہاں عبیر سب باہر تمہارا پوچھ
رہے ہیں۔۔ آنی تو بہانے بناتے
بناتے تھک گئیں ہیں۔۔" ان
کے بے حد اصرار پر وہ اٹھ
کھڑی ہوئی تھی۔

Kitab Chehra Novels



دوسری جانب ڈریسنگ روم
سے باہر اسٹیج سے کچھ فاصلے پر
پشت پر ہاتھ باندھے کھڑا
ابراہیم دلہن بنی اپنی بہن کو
دیکھ رہا تھا۔ بہن کا جگمگانا چہرہ
دیکھ اسکے چہرے پر بھی
آسودگی پھیلی تھی۔ وہ خوش تھا



کیونکہ اسکی بہن خوش تھی اسکی
ماں خوش تھی اسکا گھر خوش
تھا۔ پھر وہ کیوں خوش نہ ہوتا۔
مگر اس سے کچھ دیر پہلے
ہوئے اپنے نکاح کے بارے
میں پوچھا جاتا تو اس پر وہ کوئی
بھی رائے دینے سے گریز



کرتا۔ کیونکہ وہ خوشی یا کوئی
دوسرے گداز جذبے اپنے اندر
اٹتے محسوس نہیں کر رہا تھا۔
اگر آج اسکا نکاح ہوا تھا تو
اس میں اسکی ماں اور بہن کی
خوشی اور پسند شامل تھی۔ جس
کا اس نے صرف احترام کیا



تھا۔ اور لاکھ کوشش کے بعد
بھی وہ ماں کو یہ نہ کہہ سکا تھا
کہ وہ لڑکی اسکے ٹائپ کی نہیں
تھی۔ صرف دو بار اسے اصل
زندگی میں دیکھا تھا تصویروں
میں تو رشتہ طے ہونے سے
پہلے دیکھ ہی چکا تھا۔ مگر وہ



اسے ایک ہی بار میں مل کر
پہچان گیا تھا۔ ان کے رویے۔۔
ان کے مزاج اور یقیناً پسند
ناپسند میں زمین آسمان کا فرق
تھا۔

Kitab Chehra Novels



"اور دولہے صاحب۔۔" اسکی
پیٹھ پر ہاتھ مارتے عثمان اسکے
جگری یار نے اپنی سمت متوجہ
کیا۔ ابراہیم نے ناگواری سے
اسے دیکھا۔ "دولہا یہاں نہیں
سامنے ہے۔۔" عثمان قہقہہ لگا
گیا۔



"تو بھی آدھا دولہا تو بن ہی
چکا ہے۔۔ اللہ تیرا شکر تو نے
اس شدید کنوارے کو سیٹل
کر دیا۔" اس نے باقاعدہ شکر ادا
کیا تھا۔ کیونکہ اسکی اپنی منگنی
ایک سال پہلے ہو چکی تھی۔ اور
اب چند ماہ میں شادی تھی۔



"دیکھ لے میرے کام ڈائریکٹ
ہوتے ہیں تیری طرح سولی پر
لٹکا نہیں رہوں گا۔"

"ہاں ہاں بس۔۔۔ اچھا یہ بتا
بھابھی کہاں ہیں۔۔۔ انہیں تو
دکھا۔" اس نے اوتاؤلا ہوتے



ارد گرد دیکھا۔ ابراہیم کے منہ
میں کڑواہٹ گھل گئی۔ "تلاش
تو ایسے کر رہا ہے جیسے میرا بیج
لگائے گھوم رہی ہو وہ۔"

"بس جو سب سے زیادہ چپ
اور اللہ میاں کی گائے نظر



ارد گرد دیکھا۔ ابراہیم کے منہ
میں کڑواہٹ گھل گئی۔ "تلاش
تو ایسے کر رہا ہے جیسے میرا بیج
لگائے گھوم رہی ہو وہ۔"

"بس جو سب سے زیادہ چپ
اور اللہ میاں کی گائے نظر



پہلی بار اس نے اسٹیج کے
ارد گرد ایک طائرانہ نگاہ دوڑائی
تھی۔ کیونکہ وہ اسے نکاح کے
بعد سے ایک بار بھی نظر نہیں
آئی تھی۔ یہاں تک کہ اسٹیج پر
بیٹھے اپنے بھائی کے پاس بھی
نہ آئی تھی۔ جب اسکی نگاہ



آئے گی۔۔ وہی ہوگی تیری
والی۔۔ "عثمان اسکا مزاج آشنا
تھا اسے بخوبی معلوم تھا وہ کس
قسم کا شخص تھا اور کس طرح
کی لڑکیاں اسے پسند تھیں۔ اسی
لیے تاک کر وار کیا تھا جبکہ
ابراہیم محض لب بھینچ گیا۔ اور



پہلی بار اس نے اسٹیج کے
ارد گرد ایک طائرانہ نگاہ دوڑائی
تھی۔ کیونکہ وہ اسے نکاح کے
بعد سے ایک بار بھی نظر نہیں
آئی تھی۔ یہاں تک کہ اسٹیج پر
بیٹھے اپنے بھائی کے پاس بھی
نہ آئی تھی۔ جب اسکی نگاہ



ڈرینگ روم سے نکلتے وجودوں
پر پڑی۔ یہ تینوں ہمیشہ اسے
ساتھ ہی نظر آتے تھے۔ اور
اسکی گہری جانچتی نگاہیں عبیر
کے مکھڑے پر ٹھہر گئیں۔ تنے
ہوئے تاثرات لیے لب بھینچی
اپنی کزن کی کوئی بات سن



رہی تھی۔ مگر پھر اپنے کلرز
کان کے پیچھے کرتے کچھ بولی
تھی۔ چہرے کے تاثرات میں
کوئی تبدیلی نہ آئی تھی بلکہ
مزید ناگوار ہو چکے تھے۔

Kitab Chehra Novels



"کیا ہوا کہاں ہیں بھابھی۔۔ ایسا
بھی کیا چھپانا۔۔" ابراہیم نے
جبرے بھینچتے اپنے دوست
کے مسخرے پن کو دیکھا۔

"وہ رہی تیری۔۔ بھا۔۔"
بھی۔۔" اس نے قریب آتی



عبیر کی سمت اشارہ کیا تو عثمان
ٹھٹھکا تھا۔ کیونکہ سامنے سے دو
لڑکیاں قریب آرہیں تھیں۔ مگر
دونوں ہی ان کی سمت متوجہ
نہ تھیں۔ جن میں سے ایک
چہرے پر سخت ناگواری اور
غصہ لیے دوسری کو سنا رہی

..



تھی۔ پھر اس نے ابراہیم کو
دیکھا جو سخت نگاہوں سے
مہرون شرارے والی اس بے
نیاز حسینہ کو دیکھ رہا تھا جو
انہیں نوٹس کیے بغیر اسٹیج کی
سمت بڑھ گئی تھی۔



"یا میرے خدا۔ اتنا غضب کا
پٹاخہ کہاں سے ملا تجھے۔"

"شٹ اپ۔۔۔" اس کے بے
ساختہ انداز پر ابراہیم سلگ
اٹھا۔ اور وہی سلگتی نگاہ اپنی
منکوحہ پر بھی ڈالی تھی۔



"یا میرے خدا۔ اتنا غضب کا
پٹاخہ کہاں سے ملا تجھے۔"

"شٹ اپ۔۔۔" اس کے بے
ساختہ انداز پر ابراہیم سلگ
اٹھا۔ اور وہی سلگتی نگاہ اپنی
منکوحہ پر بھی ڈالی تھی۔



"مذاق کر رہا ہوں اتنا پوزیزیو
کیوں ہو رہا ہے۔۔" اپنی
مسکراہٹ ضبط کرتے اسکے
چہرے پر پھلتے ناگوار تاثرات
دیکھے۔ "ویسے سیریلی پوچھ رہا
ہوں۔۔ ایک تو یہ مجھے کالج
جانے والی لگ رہی ہے شکل



سے ہی۔۔ دوسرا تیرے مزاج
سے میچ ہوتی ہوئی تو بالکل
نہیں پھر یہ کہاں سے جوڑی
بنا دی رب نے۔۔؟ "عثمان کو
آج بہت عرصے بعد اپنے اس
سٹرل دوست کی ٹانگ کھینچنے کا
موقع ملا تھا۔



"یہ میری نہیں امی اور زینہ
کی پسند ہے۔۔ تو تو جانتا ہے امی
کو میں کبھی منع نہیں کر سکتا۔۔
اور اتنی ننھی بھی نہیں ہے
یونیورسٹی کے فائنل ایئر میں
ہے۔۔"



"مگر جیسی بندی ڈھونڈی ہے
میں مان ہی نہیں سکتا کہ تیری
پسند شامل نہ ہو۔۔"

"میں کب کہا میری مرضی
کے اگینسٹ ہو رہی ہے۔۔ تجھے
معلوم ہے میری سابقہ

۔۔۔



زندگی۔۔ ریستشپس میں پڑنے
کا مجھے شروع سے شوق
نہیں۔۔ بس امی اب مسر ہوئیں
تو نہ کا جواز ہی نہیں
تھا۔۔ "عثمان نے اس وقت
اسکے چہرے پر بلا کی انتہائی



سنجیدگی دیکھی تھی۔ اسے اپنا یہ
دوست بہت عزیز تھا۔

"ویسے پسند تو لا جواب ہے
آنٹی کی۔۔" اس کے چھیڑنے پر
ابراہیم بغیر کوئی تبصرہ کیے پلٹ
ہی رہا تھا کہ اسامہ اسکا چھوٹا



بھائی چلا آیا جو اسی کی طرح
کی ڈرینگ کیا ہوا تھا۔ مگر اسکے
لباس کا رنگ نیوی بلو تھا۔

"بھاجن۔۔ امی بلا رہی ہیں۔۔"

"کس لیے۔۔؟" اس کے بلاوجہ
ہی اکھڑے لہجے پر وہ گڑبڑا



گیا۔" پتہ نہیں۔۔ کہہ رہی ہیں
آپ کو بلا دوں۔۔ وہ رہیں اسٹیج
پر۔۔" اس نے اس کے اشارے پر
گردن موڑتے اسٹیج کی جانب
دیکھا۔ جہاں اسکی ماں کھڑی بلا
رہی تھی۔ وہ عثمان اور بھائی کو
وہیں چھوڑ آگے بڑھ گیا۔



"جی امی۔۔!" حفصہ صاحبہ جو
کہ اب اسکی ساس بھی تھیں۔
وہ بھی ان کے ساتھ ہی
کھڑیں تھیں۔

"بیٹا رخصتی کا وقت ہو رہا
ہے۔۔ زینی کے ساتھ پکس بنوا



لیں۔۔"ان کے کہنے پر اس
نے بے اختیار دلہن دولہا کی
سمت دیکھا۔ جہاں عبیر ابھی ہی
آکر بیٹھی تھی۔ اور سارے کزنز
تصویریں بنوا رہے تھے۔

Kitab Chehra Novels



"کھالیا بیٹا الحمد للہ۔۔ اور آپ
آئیں ہو چکیں بچوں کی۔۔" ان
کے اصرار پر وہ اسٹیج پر ہی
آگیا تھا۔ ان دونوں کو صوفوں
کی جانب بڑھتا دیکھ وہ سب
ہی یکدم الرٹ ہو گئے تھے۔
سب ہی کزنز عبیر کے نئے



نویلے دولہا کے مزاج سے پہلے
ہی آگاہ تھے۔ عبیر نے بھی ماں
کو داماد کے ساتھ آتے دیکھا
تھا۔ ایک نظر ان کے داماد پر
بھی ڈالی مگر وہ سپاٹ تاثر
چہرے پر لیے اسے کسی ناچیز
کی طرح نظر انداز کر گیا تھا۔



یوں جیسے وہ اسٹیج پر موجود ہی
نہ ہو۔

"تم بیٹھو۔" اسے اٹھتا دیکھ
مارہ نے واپس بٹھا دیا تھا۔ اس
نے الجھن بھری نگاہوں سے
اسے جاتا دیکھا۔ مگر ابراہیم کو



اپنے برابر میں بیٹھتا دیکھ اسکا
دل اچھل کر حلق میں آگیا۔
یعنی یہ تکلف بھی نبھانا تھا۔؟
وہ سانس روکی اس کے برابر میں
بیٹھی تھی۔ ابراہیم کے لباس
سے اٹھتی اس کے گلون کی مہک
عبیر کو مکمل طور پر اپنے حصار



میں لے چکی تھی۔ اسے یقین
نہیں آرہا تھا وہ دونوں اس
وقت میاں بیوی کی حیثیت
سے ایک دوسرے کے ساتھ
بیٹھے تھے۔ کیمرا مین نے ان کی
ڈھیر ساری پکس لیں تھیں۔ مگر
جیسے ہی فلیش لائٹ بند ہوئی



وہ بغیر کسی کی جانب دیکھے
تیزی سے اسٹیج سے اتر گئی
تھی۔ ابراہیم نے اندر اٹھتے ابال
کو لب اور مٹھیاں بھینچتے
بمشکل دبایا تھا اور خود بھی اسٹیج
سے اتر گیا۔

Kitab Chehra Novels



"ارے یار یہ کس اینگری مین
کے چنگل میں چلی گئی تو۔۔" وہ
تینوں باہر پارکنگ میں کار سے
ٹیک لگائے کھڑے تھے۔ جب
زوہیب نے اپنی داڑھی کھجاتے
بے حد پریشان کن انداز میں
کہا۔ عبیر لب بھینچے روڈ پر لگی

اسٹریٹ لائٹس گھور رہی تھی۔
اندر شاید زینب کی رخصتی کا
سین چل رہا تھا۔ وہ تینوں پہلے
ہی نکل آئے تھے۔ "یہ تو ایک
بار تجھے لے جائے گا تو واپس
دیکھنے بھی نہیں دے گا۔"



"تم اسے اور ڈرا دو
ایڈیٹ۔۔" مائرہ نے زوہیب کو
گھورا تھا۔

"ڈرا نہیں رہا۔۔ بس بند اس
قدر سخت اور سنجیدہ ہے۔۔ میں
نے پوری شادی میں ایک بار



جو مسکراتے دیکھا ہو۔۔ آنی اور
انکل کو آخر کیڑا کیا کاٹا
تھا۔۔؟" اسکا حساب کتاب تو
اسے اپنی ماں سے ابھی کرنا تھا
یہ تو وہ سوچے بیٹھی تھی۔

Kitab Chehra Novels



"بظاہر تو بہت اچھے تعلقات
تھے میرے بابا سے پھر
نجانے کس بات کا بدلہ لیا ہے
مجھ سے۔۔ جو اس مغرور بددماغ
شخص کے ساتھ باندھ
دیا۔" اس کا لہجہ ایک بار پھر
نم ہو چکا تھا۔



"کار سے ہٹو تینوں۔۔" اور وہ
تینوں جو بڑے آرام سے اسکے
نکاح کا غم بنا رہے تھے۔ عقب
سے ابھرتی گھمبیر آواز پر اپنی
اپنی جگہ فریز ہو کر رہ گئے۔
تینوں ہی میں پلٹ کا 'گریم
ریپر' کو دیکھنے کا حوصلہ نہ



تھا۔ "سنائی نہیں دے رہا تم
لوگوں کو۔۔" اس بار لہجہ خود
بخود سخت ہو گیا تھا۔ وہ تینوں
ہی یہ آواز بخوبی پہچان چکے
تھے۔ مگر پلٹنے کی ہمت صرف
زوہیب نے کی تھی۔ اس کے بعد
مارہ تھی یہ میدان سر کرنے



والی۔ جبکہ عبیر نے کار سے دور
ہوتے غیر محسوس انداز میں
رخ موڑا۔ اور چہرے پر ایسے
تاثرات سجا لیے جیسے وہ تینوں
سرے سے کسی کی غیبت کر
ہی نہیں رہے تھے۔ اور کن
اکھیوں سے سامنے کھڑے



تخص کو دیکھا جو حسبِ توقع
جبرے بھینچے کھڑا ناگواری سے
'اسے' ہی دیکھ رہا تھا۔ یقیناً وہ
اسکی بات سن چکا تھا۔ اور
حیرت تو یہ تھی وہ اسی کی
سوک سے ٹیک لگائے کھڑے
یہ گل افشائیاں کر رہے تھے۔



کیونکہ ان کی کاریں پارکنگ اشو
کی وجہ سے تھوڑے فاصلے پر
تھیں۔ ابراہیم اس پر سے اپنی
سرخ نگاہیں ہٹاتا ان کی سمت
آیا تھا۔ کار کا دروازہ کھول کر
زینب کی ریڈ شال نکالی اور
پوری قوت سے دروازہ بند



کر کے لمبے لمبے ڈگ بھرتا نکل
گا۔ اسکے اس قدر شدید ری
ایکشن پر عبیر کا دل اچھل کر
حلق میں آگیا تھا۔ مائرہ اور
زوہیب بھی ہنق دق کھڑے
بس ایک دوسرے کو دیکھتے رہ
گئے۔



ہیلز اور دوپٹہ پھینک کر وہ
پاگلوں کی طرح اپنے کمرے
میں چکر کاٹ رہی تھی۔ زینب
اور اسید کے کمرے میں جاتے
ہی وہ اپنے کمرے میں آگئی

--

--



تھی یہ وہی جانتی تھی۔ خود پر
کس طرح ضبط کیے بیٹھی تھی۔
اس کا بس نہیں چل رہا تھا کیا
کر جائے۔ اسکے ماں باپ نے
اسکی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ ایک
تو اس سے پوچھے بغیر کر لیا مگر
کچھ سوچتے تو کہ وہ اس شخص



تھی یہ وہی جانتی تھی۔ خود پر
کس طرح ضبط کیے بیٹھی تھی۔
اس کا بس نہیں چل رہا تھا کیا
کر جائے۔ اسکے ماں باپ نے
اسکی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ ایک
تو اس سے پوچھے بغیر کر لیا مگر
کچھ سوچتے تو کہ وہ اس شخص



کے ساتھ ساری زندگی اس گھر
میں کس طرح ایڈجسٹ کرے
گی۔؟

نہ وہ اسکے مزاج کا تھا نہ ہی
ان کی کلاس سے بی لونگ کرتا
تھا۔ پھر اسکے ماں باپ کے



دماغ میں آخر سمایا کیا تھا۔۔؟
کیا انہیں ایک بار بھی اپنی بیٹی
کا خیال نہیں آیا تھا۔۔؟ کمرے
کا دروازہ کھلنے پر اسکا مارچ رکا
تھا۔ جہاں سے اسکی ماں کمرے
میں داخل ہوئی تھی۔

"کیوں آئیں ہیں اب
یہاں۔۔؟" اسکی سرخ ہوتی
آنکھیں اور چہرے پر موجود
غصہ دیکھ وہ دروازہ بند کرتی
قریب چلی آئیں۔" دیکھو
بیٹا۔۔"

Kitab Chehra Novels



"بیٹا میری بات سنو۔۔ بیٹھو
یہاں۔۔"

"مجھے نہیں بیٹھنا۔ آپ کے ساتھ
تو ہر گز نہیں۔۔۔ جائیں یہاں
سے۔۔"

Kitab Chehra Novels



"بس مجھے یہ بتادیں آپکو اس
شخص کے علاوہ کوئی نہیں ملا
میرے لیے۔۔؟" وہ سراپا سوال
بنی کھڑی تھی۔ حفصہ صاحبہ بیٹی
کی کیفیت بخوبی سمجھ رہی
تھیں۔ اس لیے نرمی سے اسکا
ہاتھ تھام گئیں۔



"بیٹا میری بات سنو۔۔ بیٹھو
یہاں۔۔"

"مجھے نہیں بیٹھنا۔ آپ کے ساتھ
تو ہر گز نہیں۔۔۔ جائیں یہاں
سے۔۔"

Kitab Chehra Novels



"عبیر میرا بچہ۔۔ ادھر بیٹھو تو

سہی۔۔" اسے ساتھ لیے

زبردستی بیڈ پر آ گئیں۔۔" یہ

بتاؤ کیا برائی ہے ابراہیم

میں۔۔؟ ایک قابل۔۔ ذمہ دار

سمجھدار لڑکا ہے۔۔ ہر ذمہ

داری اپنے بازوؤں پر لی ہوئی



ہے۔۔ پھر اسکی جاب بھی کسی
سے کم نہیں سی اے کیا ہوا
ہے۔۔ شاندار جاب کر رہا ہے۔۔
ہم کیوں نہ اسے تمہارے لیے
منتخب کرتے۔۔ "ان کے چٹکیوں
میں بات کو اڑانے پر وہ دیکھ
کر رہ گئی۔

ش



"اما اس شخص کے مزاج اور
میرے مزاج میں زمین آسمان
کا فرق ہے۔۔ اور پھر ہم کس
کلاس سے بلانگ کرتے ہیں کیا
میں ایڈجسٹ کر لوں گی
وہاں۔۔؟ آپ لوگوں نے یہ
بھی خیال نہیں کیا۔۔" اسکے



روہنسا ہونے پر حفصہ صاحبہ
نے نرمی سے اسکے بال کان
کے پیچھے اڑسے۔

"تم جانتی ہو نا تمہارے بابا
نے دولت پیسے وغیرہ کو کبھی
امپورٹینس نہیں دی۔۔۔ یہ تو



آنے جانے والی چیزیں ہوتی
ہیں بیٹا۔۔ آج اللہ کا شکر ہے
ہمارے پاس ہے تو ہم اکڑ کر
چل رہے ہیں لیکن اگر کل
نہیں ہوئی پھر۔۔؟ پھر بھی یہی
کہو گی۔۔؟ بیٹا تمہارے بابا
ہیرے کو پرکھنا جانتے ہیں ان



کی نظر میں اپنے دوستوں کے
بیٹے بھی تھے مگر انہوں نے
کچھ سوچ کر ہی ابراہیم کو
اولیت دی نا۔ "وہ لب بھینچے
آنکھوں میں نمی لیے انہیں
دیکھ رہی تھی۔" اللہ نے چاہا تو
تمہارا نصیب اسکے ساتھ جڑ گیا



ہے اور اتنا لائق ہے وہ اللہ
جب چاہے نواز دے گا۔ لیکن
سب سے اہم ذمہ داری
نبھانے والا ہونا چاہیے۔ کیا تم
نے اپنی سوسائٹی کے لڑکوں کو
نہیں دیکھا جن کے پاس
دولت تو بہت ہے مگر



بے راہروی کا شکار ہیں اپنے
باپوں کی پکی پکائی پر بیٹھنا بھی
انہیں اپنی شان کے خلاف لگتا
ہے۔۔ تو کیا فائدہ ایسی کلاس
اور بینک بیلنس کا جب انسان
اپنی شریکِ حیات کے لیے بہتر
ثابت نہ ہو۔۔ "ان کی اتنی



گہری اور سنجیدہ باتیں اسکے
دماغ میں گھس گھس تو رہیں تھیں
مگر اس نے ان پر ورک
کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس
نے کب سنیں تھیں ایسی
باتیں۔۔؟ وہ تو بے فکری سے
زندگی گزارنے والوں میں سے



تھی۔ یہ فکریں تو بھی پالی ہی
نہ تھیں۔

"اور بیٹا جو تم مزاجوں کی بات
کر رہی ہو ہر بیوی کو شوہر کے
مزاج کے مطابق ڈھلنا پڑتا ہے
تبھی تو رشتے پنپتے ہیں۔۔ ابھی



تو آپ اس گھر میں ہیں جو
دل چاہے پہن سکتی ہیں۔۔ جو
دل چاہے کر سکتی ہیں۔۔ اگلے
گھر جا کر شوہر کے رنگ میں
خود کو ڈھالنا ہوتا ہے۔۔ آپ کا
یہ بی ہیویر آپکے بابا اور بھائی
کے لاڈ پیار کا نتیجہ ہے۔۔ لیکن



اگلے گھر میں اپنی خدمت سے
جگہ بنانی پڑتی ہے میری
جان۔۔۔" ماں کی سنجیدہ باتوں
پر اسکی آنکھوں میں موٹے
موٹے آنسو بھرنے لگے۔

Kitab Chehra Novels



"پھر بابا اور آپ نے ایسا لڑکا
ڈھونڈنا تھا میرے لیے جو بالکل
آپ لوگوں کی طرح ٹریٹ
کرتا۔۔ یا مجھے شروع سے ایسے
حالات کا عادی کرتے۔۔" اسکے
برائے ہوئے لہجے پر حفسہ



صاحبہ ہنستیں اسے اپنے سینے
سے لگا گئیں۔

"تو کس نے کہا میرا داماد
تمہاری نہیں سنے گا یا ناز نہیں
اٹھائے گا۔۔ بس میں یہ کہہ
رہی ہوں یہ گاڑی دونوں کے



صاحبہ ہنستیں اسے اپنے سینے
سے لگا گئیں۔

"تو کس نے کہا میرا داماد
تمہاری نہیں سنے گا یا ناز نہیں
اٹھائے گا۔۔ بس میں یہ کہہ
رہی ہوں یہ گاڑی دونوں کے



ساتھ چلنے سے چلے گی۔۔ اور
ابھی تو رخصتی میں خاصا وقت
ہے۔۔ دونوں ایک دوسرے کو
سمجھ جاؤ گے۔۔ انڈر اسٹینڈنگ
بھی ڈیولپ ہو جائے گی۔۔"

Kitab Chehra Novels



"مجھے نہیں کرنی اس سے انڈر
اسٹینڈنگ ڈیولپ۔۔!!" ابراہیم
کے ذکر پر ہی اسکے منہ میں
کڑواہٹ گھل گئی۔

"مممم۔۔ اس نہیں ان کہتے
ہیں۔۔ شوہر ہے اب ادب سے



پکارو۔۔ "وہ ان سے الگ ہوتی
گھورنے لگی۔

"آپ ابھی سے اسکی۔۔ میرا
مطلب ہے ان کی حمایت
کرنے لگیں۔۔ مجھے نہیں کرنی
آپ سے بات۔۔" اسے اٹھتا



دیکھ وہ بھی اسکے بچکانہ انداز پر
مسکراتیں اٹھ گئیں۔

"اچھا بس کرو لڑنا۔ اور نماز
پڑھ کر فوراً سو۔ صبح تمہاری
سسرال والے زینب کا ناشتہ
لے کر آجائیں گے۔ تمہیں



بھی ناشتے پر ہونا ہے۔۔ میں
کپڑے نکال رہی ہوں صبح کے
لیے۔۔ "اس نے ماتھے پر
تیوری ڈالتے کلوزیٹ میں جاتی
ماں کو اور پھر والکلک کو دیکھا
جو رات کے تین بج رہی
تھی۔



"مجھے اٹھانے کا سوچے گا بھی
مت۔۔ اتنی دیر تو ہو گئی سونے
میں۔۔ میں بالکل نہیں اٹھوں
گی۔۔" اپنا نائٹ سوٹ اٹھاتی
غراب سے واشروم میں بند
ہو گئی۔



تیری رہگزر

قسط 5

Kitab Chehra Novels

رات کے سواتین بج رہے
تھے۔ اسٹریٹ پر دور دور تک



سناٹا چھایا تھا۔ ایک پرینگام شام
کے بعد ایک عجیب سی خاموشی
تھی۔ سیاہ کرتا شلوار میں ملبوس
اس وقت وہ اپنے کمرے کی
بالکنی میں کھڑا تھا۔ اسکے ہاتھ
میں سگریٹ کا ننھا ٹکڑا تھا۔



جبکہ چہرے پر سوچ کی گہری
پر چھائیاں تھیں۔

"نجانے کس بات کا بدلہ لیا
ہے بابا نے مجھ سے۔۔ جو اس



مغرور بد دماغ شخص کے ساتھ
باندھ دیا۔۔"

لب بھینچتے سگریٹ کا ٹکڑا
پھینک کر دوسری سگریٹ
سلگائی۔ وہ سگریٹ نوشی کا قطعاً
عادی نہ تھا۔ صرف جب

اعصاب شدید تناؤ کا شکار
ہوتے تھے۔ خود کو پرسکون
کرنے کے لیے ایک آدھ پی
لیتا تھا۔ مگر اسکی نئی نویلی
منکوحہ نے آج اسکا دماغ آؤٹ
کر دیا تھا۔ اور جو کبھی ہفتوں
میں ایک دو سے زیادہ کو ہاتھ

۔



نہیں لگاتا تھا اس وقت چوتھی
سگریٹ سلگا رہا تھا۔ جو گل
افشانی وہ کر چکی تھی۔ اور اسکے
بارے میں جو رائے اس لڑکی
نے قائم کی ہوئی تھی اسکا
اندازہ اب اسے اچھے طریقے
سے ہو چکا تھا۔ بلکہ وہ بھی اسی

--



قسم کی رائے بلکہ اس سے بھی
بدتر رائے رکھتا تھا اس کے
حوالے سے۔ مگر وہ ایک میچور
مرد تھا۔ ایسی بیوقوفی کی باتیں
سوچنے یا توجہ دینے کا وقت
بھی نہ تھا اسکے پاس۔ اسکی اپنی
ہزار سوچیں اور فکرات تھیں۔



اگر ذہن میں کچھ تھا تو بس
ایک بات تھی کہ اسکی ماں
نے اپنی مرضی اور خوشی سے
یہ نکاح کروایا تھا۔ جسے اسے ہر
صورت نبھانا تھا مگر مسئلہ اصل
یہ تھا کہ اسکی قسمت میں ایک
سمجھدار اور سیریس لڑکی جو



دکھ اور صدمے کو کس سے
شیر کرتا۔؟ یہاں تو اس حسن
کی پوٹلی کو بہو بنائے جانے
کے جشن ہی ختم نہیں ہو رہے
تھے۔ دروازہ کھلنے کی آواز پر
چونکتے سگریٹ پھینکی اور
سینڈل سے رگڑ گیا۔ اسے



دکھ اور صدمے کو کس سے
شیر کرتا۔؟ یہاں تو اس حسن
کی پوٹلی کو بہو بنائے جانے
کے جشن ہی ختم نہیں ہو رہے
تھے۔ دروازہ کھلنے کی آواز پر
چونکتے سگریٹ چھینکی اور
سینڈل سے رگڑ گیا۔ اسے



معلوم تھا آسیہ بیگم کے سوا
کوئی نہیں ہوگا۔

"سوئی نہیں آپ اب
تک۔۔؟" کمرے میں داخل ہوا
تو وہ اسے اسکا بکھری اشیاء
سمیٹتیں نظر آئیں۔

..



"بس نیند نہیں آرہی تھی۔۔"

"آپ کیوں کر رہی ہیں۔۔ صبح

زینی کر لے ___" اور بولتے

بولتے یکدم چپ ہو گیا۔ آسیہ

بیگم اسکے جملے ادھورا چھوڑنے

پر مسکرا دیں۔ گھر کی ذمہ دار



بیٹی تو اب اپنے گھر سدھار چکی
تھی۔

"وہ تو رخصت ہو چکی۔۔ اب تو
ماں کے ہاتھوں سے ہی کاموں
کی عادت ڈالو۔۔ یا میری بہو کو
رخصت کر کے لے آؤ جلدی



سے۔۔"اسکی شرٹس طے کرتے

مشورہ دیا تھا۔ وہ بیڈ پر ڈھیر
ہوتا بالوں میں ہاتھ پھیر گیا۔

"بس کر دیں۔۔ سانس تو لینے
دیں مجھے۔۔ پہلے نکاح کے پیچھے

Khab Chehra Novels



پڑیں تھیں۔۔ اب رخصتی
کے۔۔"

"ہاں تو گھر دیکھو کیسے ایک ہی
دن میں سونا ہو گیا۔۔ میرا تو
دل چاہ رہا تھا فوراً رخصتی کی
بات کر لوں حفصہ



سے۔۔ "ابراہیم کرنٹ کھاتا اٹھ
بیٹھا۔

"اللہ کا واسطہ ہے امی۔۔ ابھی
بلکل آپ ایسی کوئی بات نہیں
کریں گی۔۔ اور آپکی بہو ابھی
پڑھ رہی ہے۔۔ اسے پڑھنے



دیں۔۔" کم از کم تب تک تو
وہ پر سکون زندگی جی سکتا تھا۔

"تو چھ آٹھ مہینے ہی ہیں۔۔
ماشاء اللہ ایسی پیاری بچی ہے۔۔
فرمانبردار۔۔ خوبصورت اور
خوب سیرت۔۔" اس کے کپڑے



الماری میں رکھتیں وہ پر مسرت
لہجے میں بولیں۔ ابراہیم کے منہ
میں کڑواہٹ گھل گئی۔ یعنی
اسکی ماں نے ابھی تک اس
لڑکی کا اصل روپ دیکھا ہی
نہیں تھا۔

Kitab Chehra Novels



"اتنی سادھا اور معصوم ہے
نکاح کے وقت اتنا ڈری سہمی
ہوئی تھی۔۔ مجھے بے اختیار پیار
آگیا تھا۔۔" ہاں اسے معلوم جو
تھا اسکا پالا کس سے پڑنے والا
ہے وہ بس دل میں ہی سوچ
سکا۔" ورنہ آج کل کے دور کی



لڑکیاں وہ بھی اس طبقے سے
تعلق رکھنے والی کس قدر بولڈ
اور نخریلی ہوتی ہیں۔۔"

"تو آپکو وہ معصوم کہاں سے
لگنے لگی ابھی ملی ہی کتنی بار
ہیں اس سے۔۔؟"



"انسان کو پہچاننے کے لیے ایک
نظر ہی کافی ہوتی ہے۔۔ اور یہ
نکاح سب سے بڑا ثبوت ہے
ورنہ اسکی کلاس کا کون لڑکا
اس سے شادی نہیں کرنا چاہتا
ہوگا۔۔" ابراہیم کے چہرے
پر نجانے کیوں یکدم ہی ناگواری

۔



ابھری تھی جسے ضبط کرتا
جرے بھینچ گیا۔ اسے ماں کی
بات پسند نہیں آئی تھی
شاید۔۔

"تو کر لیتی ہم تو نہیں گئے تھے
اسکے گھر رشتہ لے کر۔۔" اسکے



اکھڑ انداز پر آسیہ بیگم نے
گھورا۔

"غلط بات نہیں کرو۔۔ میں
یہاں بچی کی تعریف کر رہی
ہوں تم الگ باتیں لے کر بیٹھ
رہے ہو۔۔" اسے رات کے



پہننے کی ٹی شرٹ اور ٹراؤزر
تھماتے ڈپٹا۔ مگر وہ بھی انہیں
گھور رہا تھا۔ جو تینس سالہ
جوان لڑکی کو بچی کہہ رہیں
تھیں۔

Kitab Chehra Novels



"ایک تو وہ بچی نہیں ہے۔۔ اور
دوسرا مجھے اسکی تعریفیں نہ
گنوائیں سب معلوم ہے
مجھے۔۔" اپنی جگہ سے اٹھتا
واشروم کی سمت بڑھ گیا۔ وہ
حیرت سے اسے دیکھتی رہ
گئیں۔



آج ریسپشن تھا۔ جسے شہر کے
مشہور ہوٹل میں منعقد کیا گیا
تھا۔ ان کے مہمان آچکے تھے۔
دلہن دولہا بھی اسٹیج پر موجود
تھے۔ زینب نے آج آئس بلو

..

۔



میکی زیب تن کی تھی اور
اسکے چچھرے پر موجود گلال
اسکے دل کی کیفیت بخوبی آشکار
کر رہا تھا کہ اس نئے سفر اور
اپنے ہمسفر کے ساتھ وہ کتنی
خوش تھی۔ اسید نے رائے بلو
تھری پیس پہنا ہوا تھا۔ اور اپنے

دوستوں کے ساتھ اس وقت
قہقہے لگاتا پھر رہا تھا۔ اور اسکا
گروپ الگ ہی تھا۔ آج اس
نے بلوئش گرے کالر کی لانگ
شرٹ اور لاچا پہنا تھا۔ جس پر
قیمتی ڈیجیٹل ورک ہوا تھا۔
چہرے پر نیوڈ میک نے الگ



اسے باقی ایونٹس سے منفرد اور
دلکش بنا دیا تھا۔ اسکے سیاہ لیئر
کٹ بال پشت پر بکھرے
ہوئے تھے۔ لیکن اس وقت وہ
بلیک اینڈ وائٹ تھری پیس میں
ملبوس زوہیب اور ڈارک
گرے میکسی میں کھلکھلاتی مارہ

کو بری طرح گھور رہی تھی۔
جنہوں نے یونیورسٹی کے کلاس
گروپ پر راتوں رات اسکی اور
ابراہیم کی تصویریں 'نکاح فائدہ'
کے ہیش ٹیگ کے ساتھ پھیلا
دیں تھیں۔ جس کی خبر اسے
بلکل ابھی ہوئی تھی۔ صبح وہ دیر



سے اٹھی تھی۔ اور ناشتہ کر کے
سیدھا پارلر کے لیے نکل گئی
تھی۔ واٹس ایپ پر اپنے یونی
گروپ کے دو سو میسجز دیکھنے
کا بالکل بھی وقت نہ تھا اسکے
پاس مگر اب سپیریٹلی سب کی
مبارک بادوں نے اسکا جینا



حرام کر دیا تھا۔ مگر اصل طیش
اسے ابراہیم جنید کی پر سنیٹی
پر فدا ہوتیں اپنی کلاس فیلوز پر
آیا تھا۔ جنہوں نے کچھ یوں
تبصرہ کیا۔

Kitab Chehra Novels



'ایسا ہینڈ سم بندہ کہاں سے
ڈھونڈا تو نے عبیر۔۔'

'اوے ہوئے۔۔ تیرے ہسبینڈ
کا چھوٹا بھائی ہے تو مجھے نمبر
دے اسکا۔۔'

Kitab Chehra Novels



'یہ تو سیدھا اٹلیسن فلموں کا
ماچو مین لگ رہا ہے۔۔'

'او بھئی۔۔ صحیح ہاتھ مارا ہے
عبیر۔۔ کہاں چھپایا ہوا تھا یہ
پیس۔۔'

Kitab Chehra Novels



اجبھی کہوں یونی کے لڑکوں کو
منہ کیوں نہیں باتیں تھیں۔۔
چھپی رستم۔۔'

اور ایسے نجانے کتنے چھپچھورے
میج تھے جس پر وہ سلگ اٹھی
تھی۔ یعنی وہ عبیر جہانگیر۔۔

اجبھی کہوں یونی کے لڑکوں کو
منہ کیوں نہیں باتیں تھیں۔۔
چھپی رستم۔۔'

اور ایسے نجانے کتنے چھپچھورے
میج تھے جس پر وہ سلگ اٹھی
تھی۔ یعنی وہ عبیر جہانگیر۔۔



اسے کسی کی کمی تھی۔ وہ خود
لاکھوں میں ایک تھی مگر یہ
بندہ اسے اور شیڈو کر رہا تھا۔

"میں قسم کھانے کو تیار ہوں
عبیر۔۔ پہلے اس نے پکس
پوسٹ کیں تھیں۔۔ پھر جب



سب پیچھے پڑے پھر مجھے باقی
بھی پوسٹ کرنی پڑی۔۔ "مائرہ
اسکے تیور دیکھ وضاحتوں پر اتر
آئی جبکہ زوہیب کورنر میں
رکھے صوفے پر اطمینان سے
بیٹھا۔ مزے سے پاؤں ہلا رہا



تھا۔ اور اسے سخت زہر لگ رہا
تھا۔

"تو تو کیوں اس خبر کو چھپا کر
رکھنا چاہتی تھی۔۔ بھئی سچ بات
ہے میں ابراہیم بھائی کے ساتھ
ہوں۔۔ اب کم از کم کوئی تجھے



فیوچر وائف کی نظر سے تو
نہیں دیکھے گا۔۔ "عبیر دانت
پیستی اسکی جانب بڑھی۔

"میں جان سے مار دوں گی
تمہیں۔۔ تمہیں لگ رہا ہے میں
چھوڑ دوں گی تمہیں۔۔ اور



وہ۔۔ تمہارے ابراہیم بھائی کی
جو پکس اب لڑکیاں مانگ رہی
ہیں۔۔ وہ تمہارا باپ سینڈ
کرے گا۔۔ میرے پاس تو ایک
کیا آدھی بھی پک نہیں ان
کی۔۔ "زوہیب اور مارہ کا منہ
شاک سے کھل گیا تھا۔ انہوں



نے پہلے ایک دوسرے کو پھر
اسے دیکھا۔

"مائرہ کیا تم نے بھی وہی سنا
جو میں نے سنا۔؟"

Kitab Chehra Novels
"ہاں بالکل۔۔!!"



"کیا۔۔؟" عبیر کا انداز پھاڑ
کھانے والا تھا۔ انکی معنی خیز
مسکراہٹ اسے اور آگ لگا
رہی تھی۔

"ان کی۔۔۔ اووو۔۔۔" اور
اگلے پل دونوں بے ساختہ قہقہہ



لگا کر ہنس پڑے جبکہ عبیر کو
لگا جسم کا سارا خون اسکے
چہرے پر سمٹ آیا ہو۔

"جسٹ۔۔ شٹ۔۔ اپ بو تھ
آف یو۔۔" زوہیب کے ہنستے
ہنستے آنکھوں میں پانی جمع ہو چکا



تھا۔ "نہیں میں بھی سوچوں۔۔
ایسا ماچو مین حصے میں آنے کے
بعد یہ کس بات کا غم ہے۔۔
اب پتہ چلا میڈم کے پاس
'ان' کی پکس جو نہیں
ہیں۔۔ "اسکے ان پر زور دینے
پر اس نے روہان سے ہوتے مائرہ



کی جانب دیکھا۔ مگر وہ خود
میک اپ کے چکر میں ہنسی
ضبط کرتے کرتے سرخ پڑھ
چکی تھی۔

"مائے۔۔۔ تم بھی۔۔؟"



"نہیں میری جان۔۔" مائرہ نے

جلدی سے اسکے گرد حصار

باندھا۔۔" مجھے معلوم ہے یونی

فیلوز کی طرح ابھی تم ابراہیم

بھائی پر لٹو نہیں ہوئیں۔۔" اس

نے سرخ پڑتے اسکا حصار

توڑا۔



"دفع ہو جاؤ۔۔ مجھے تم دونوں
سے بات ہی نہیں کرنی۔۔" ان
دونوں کو چھوڑ کر وہ اپنی ماں
کی ٹیبل کی سمت بڑھ گئی
تھی۔ جو خاندان کی عورتوں کے
ساتھ ہی بیٹھیں تھیں۔ آج
انہوں نے سلور ساڑھی زیب

۔



تن کی تھی۔ اس وقت اسے ان
آنٹیوں کا گروپ اپنے خدار
دوستوں کی پارٹی سے لاکھ
درجے بہتر لگا تھا۔ اسکی دونوں
خالائیں صائقہ اور سمیرا صاحبہ
بھی یہیں بیٹھیں تھیں۔

Kitab Chebra Novels



"تم نے فون کر کے معلوم
کیا۔۔ کب تک پہنچ رہے ہیں
وہ لوگ۔۔؟" صائقہ بیگم نے
حفصہ صاحبہ سے پوچھا۔ "جی
بات ہوئی ہے آپا میری ابراہیم
سے کہہ رہے ہیں راستے میں
ہیں۔۔" ان کے بیچ میں بیٹھی



عبیر خوا خواہ ہی ہاتھ میں
بندھی بریلیٹ سے کھینے لگی۔

"عبیر صحیح طرح ملنا اپنی ساس
اور نند سے۔۔ آپ نے بتایا ہے
تم صبح ناشتے پر بھی غائب
تھیں۔۔" سمیرا صاحبہ کی



نصیحت پر اس نے ماں کی
جانب دیکھا۔ یعنی یہ گوسپ
سے باز نہیں آرہیں تھیں۔

"ارے کیا ماں کو گھور رہی

ہو۔۔ بتاؤں ابھی

تمہیں۔۔" صائقہ بیگم اسکی



حرکت نوٹس کر کئیں تھیں۔" تو
آپ انہیں نہیں دیکھ رہیں۔۔
میری شکایتیں کرتی پھر رہی
ہیں۔۔"

"سدھر جاؤ عبیر اب۔۔ نکاح
ہو گیا ہے۔۔ ایک تمہارا شوہر



ماشاء اللہ میں اپنے بچے کی
بلائیں لیتی نہ تھکوں کیسے گھر
کندھوں پر اٹھایا ہوا
ہے۔۔"صائقہ بیگم کے توصیفی
انداز پر وہ سلگ کر رہ گئی۔
جس میں مزید آگ ماں کی
فخریہ مسکراہٹ نے ڈالی تھی۔



ماشاء اللہ میں اپنے بچے کی
بلائیں لیتی نہ تھکوں کیسے گھر
کندھوں پر اٹھایا ہوا
ہے۔۔"صائقہ بیگم کے توصیفی
انداز پر وہ سلگ کر رہ گئی۔
جس میں مزید آگ ماں کی
فخریہ مسکراہٹ نے ڈالی تھی۔



"یہی تو سمجھا رہی ہوں آپ
میں اسے کل سے۔۔ لیکن اسکا
بچپنا ہی ختم نہیں ہو رہا۔۔"

"ماشاء اللہ ابراہیم نے جس
طرح زینب کی شادی کی ہے
قابل تعریف ہے۔۔ ورنہ باپ



احباب سے تعارف کرواتے
رہے ہر چیز پسِ پشت ڈال کر
ان کے ساتھ رہا۔ اور ایک یہ
ہیں اداب چھو کر نہیں گزرے
صبح نند اور دیور آئے ابراہیم
کی سگی مامی بھی آئیں تھیں یہ
نہیں آکر سلام ہی کر لیتیں۔۔



لیکن نخرے تو ختم ہوں
پہلے۔۔ "حفصہ صاحبہ کی
شکایتوں پر بھانجی کی اترتی شکل
دیکھ ان دونوں کے دل پیچ
گئے۔

Kitab Chehra Novels



"چلو ابھی تو وقت ہے رخصتی
میں سمجھ جائے گی میری
بچی۔۔ بڑی سمجھدار

ہے۔۔" صائقہ بیگم نے پیار
سے بھانجی کے سر پر ہاتھ
پھیرا تھا۔ مگر بھانجی نے جواباً

خبر

سملین نگاہوں سے انہیں
دیکھا تھا۔

"پہلے بچی کی خوب ٹانگ
کھینچیں پھر کہہ دیں۔۔ چلو ابھی
تو رہنے دو۔۔" اسکی خفگی پر
سمیرا صاحبہ اپنی ہنسی نہ ضبط

کر سکیں۔ ابھی وہ لوگ باتیں
ہی کر رہی تھیں۔ کہ مہمانوں
کے آنے کا شور مچ گیا تھا۔
ساری خواتین اپنی جگہ سے
استقبال کے لیے اٹھ کھڑی
ہوئیں تھیں۔ مگر وہ اپنی جگہ
جمی رہی۔ اس وقت اس شخص



کا سامنا کرنے کی بلکل سکت
نہ تھی۔ وہ نہیں چاہتی کہ اسکے
سامنے جا کر پھر کسی بیوقوفی کی
مر تکب ہوتی اور کل سے بھی
بدتر صورتحال کا سامنا کرنا
پڑتا۔ کل کا واقعہ سوچتے ہی
اسکے ہاتھ ایک بار پھر ٹھنڈے



پڑنے لگے تھے۔ اپنی شیریں
زبانی پر اس شخص کے
ایکسپریشنز نے اسی وقت اسکے
ہاتھوں کے طوطے اڑا دیے
تھے۔ لیکن اس وقت تو خاموشی
سے چلا گیا تھا اب اسے دیکھ
کر نجانے کیسا ری ایکٹ کرتا۔



جب اپنی میکی گچیوں میں
اٹھائی ماہم عجلت میں اسکے پاس
چلی آئی۔

"آپی۔۔ آنی بلا رہی ہیں جلدی
چلیں۔۔"

Kitab Chehra Novels



"کیوں۔۔!! ضرور ملوانا ہوگا
اپنے چہیتوں سے۔۔"

"ارے بھی اٹھیں نا۔۔ پھر وہ
مجھے ڈانٹیں گی۔۔" ناچار اسے
اٹھنا پڑا تھا اور اسکے ساتھ چلتی
اسٹیج کے نزدیک آگئی جہاں



حفصہ صاحبہ اسکی ساس، نند اور
شاید چھوٹے دیور کے ساتھ
کھڑیں تھیں۔ جو اس وقت
چاکلیٹ براؤن تھری پیس میں
ملبوس تھا۔ اسکے شوہر کا چھوٹا
مگر کیوٹ ور جن تھا۔

Kitab Chelra Novels



"اسلام و علیکم۔۔" قریب جاتے
اس نے سلام کیا تو وہ چاروں
ہی اسکی سمت متوجہ ہوئے
تھے۔ اور آسیہ بیگم نے بڑی
محبت سے جواب دیتے اسے
گلے سے لگا لیا۔

Kitab ChebraNovels



"ماشاء اللہ اللہ ہر بری نظر سے
بچائے بہت پیاری لگ رہی ہے
میری بہو۔۔" عبیر جھینپتی ہوئی
ان سے الگ ہوئی تھی۔ "بہت
پیاری لگ رہی ہیں آپ آج
بھی۔۔" Kitab Chehra Novels



"تم بھی بہت پیاری لگ رہی
ہو۔۔" پنک میکسی میں ملبوس
میٹھی سی شکل والی ارہا کی اس
نے بھی جواباً تعریف کی تھی۔

"اسلام و علیکم بھابھی
جان۔۔" اسامہ نے اپنی جانب



متوجہ کرنے کے لیے بے حد
مودب انداز میں سینے پر ہاتھ
رکھا تھا۔ جبکہ اسکے طرز
تخاطب وہ سٹیٹا کر رہ گئی۔

"میں اسامہ آپکا اکلوتا دیور۔۔۔
کل اپنی بھابھی سے ملاقات نہ



ہوسکی جس کا شدید افسوس
ہے۔۔ اسی لیے سوچا آج
تفصیل سے بات کروں
گا۔۔ "اس کا انداز شرارتی سا
تھا۔ دونوں خواتین مسکرا دیں
تھیں۔

Kitab Chehra Novels



"اچھا چلو تم لوگ باتیں
کرو۔۔ ہم ذرا دلہن دولہا کو
بھی دیکھ لیں۔۔" حفصہ صاحبہ
آسیہ بیگم کو لیے آگے بڑھ
گئیں تھیں جبکہ ارہا موقع پاتے
ہی موبائل نکال گئی۔



"چلو پکس لو بھابھی کے
ساتھ۔۔ کل بھی نہیں لے سکے
تھے۔۔" عبیر ان دونوں کے بیچ
تھی اور وہ الگ الگ اینگل سے
پکس لے رہے تھے۔ ناچار اسے
بھی کیمرے میں دیکھ کر
مسکرایا پڑا تھا۔ اس بات سے



انجان کہ کچھ فاصلے پر بیٹھا
ایک شخص بڑی غور سے انہی
تینوں کی جانب متوجہ تھا۔

Kitab Chehra Novels

چار کول کلر کے تھری پیس
میں ملبوس چہرے پر دنیا جہان



کی سنجیدگی لیے وی آئی پی
صوفوں پر بیٹھا موبائل پر محو
گفتگو تھا۔ مگر نگاہ کچھ فاصلے پر
ایک منظر پر ٹکی تھی۔ جہاں
اسکے بہن بھائی 'اسے' گھیرے
کھڑے سیلفیز لے رہے تھے۔
وہ جانتا تھا اس لڑکی کو فیملی کا



حصہ بنا کر اسکی فیملی کتنی خوش
تھی۔ جیسے ہفت اقلیم مل گیا
ہو۔ نجانے کس بات سے متاثر
تھے۔ اگر اس بد تمیز لڑکی کا
اصل روپ دیکھ لیتے تو یقیناً
اپنی رائے بدل لیتے۔ اور اسکی
ماں۔۔! ان کی نظر میں کس

۔



قدر معصوم اور سیدھی تھی
وہ۔۔ اپنی مخروطی انگلیوں پر
سرخ نیل پینٹ سجائے لٹیں
کان کے پیچھے اڑتی اسامہ کی
کسی بات پر مسکرائی تھی۔

جبرے بھینچتا بے اختیار نگاہیں
پھیر گیا۔



"ارے یار تم یہاں بیٹھے ہو۔۔
تمہاری بہن نے میری ناک
میں دم کر دیا ہے کہ میں ابھی
تمہیں لے کر نہ آیا تو وہ خود
یہاں آجائے گی۔۔" اسید اسکے
پاس چلا آیا۔ ابراہیم نے گھنی
مونچھوں تلے مسکراتے اسٹیج پر



سچی سنوری بیٹھی بہن کو دیکھا۔
وہ انہی کی جانب متوجہ تھی۔

"اس سے بولو اب تو پیچھا
چھوڑ دے میرا۔" اسید ہنس

پڑا۔
Kitab Chehra Novels



"یہ تو ناممکن ہے۔۔ یہ بہنیں
کبھی ہمارا پیچھا نہیں چھوڑ
سکتیں۔۔ بلکہ ہمیں دبانے میں
لگی رہتیں ہیں۔۔ اب عبیر کو
ہی دیکھ لو اس کی مرضی کے
خلاف جو میں کوئی کام
کر لوں۔۔ الٹا شادی کے بعد اور



رعب جماعتی ہیں۔۔ "اسید کی
مسکراتی نگاہیں بیوی پر تھیں مگر
بات وہ اس سے کر رہا تھا۔ جو
لب بھینچتا اپنی جگہ سے اٹھ
کھڑا ہوا تھا۔ "تم بھی اب
زینب کے بڑی بہنوں والے
روپ کے لیے تیار



ہو جاؤ۔۔ "اسید نے نگاہیں اسکی
سمت کرتے مسکرا کر کہا تو وہ
بھی زینب کو دیکھتا مبہم سا
مسکرا دیا۔

"چلو آؤ۔۔ میں اپنی بہن سے
مل لوں۔۔" دونوں اسٹیج کی



سمت بڑھ گئے۔ مگر اسید کے
کسی دوست نے اسے پکار لیا
تھا۔ اسلیے اسے جانا پڑا تھا۔

"کیسی ہو۔۔"

Kitab Chehra Novels

"بہت اچھی۔۔ آپ کہاں
تھے۔۔ میں صبح آئی اور آپ



سے ملی تک نہیں۔۔ "زینب
نے ناراضگی سے بھائی کو دیکھا
تھا۔

"ارے یار تمہیں پتہ تو ہے۔۔
ملازمت پیشہ ہوں ہزار مسئلے
ہوتے ہیں۔۔ اور تمہاری شادی



کے چکر میں جتنی چھٹیاں کی
ہیں اتنی تو پورے سال نہیں
کیں۔۔ پھر اب اسی کی بھر پائی
کر رہا ہوں۔۔ "زینب نے بھائی
کو گھور کر دیکھا۔

Kitab Chehra Novels



"ایک ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ بنے
بیٹھے ہیں۔۔ دوسرے امپلوائیز
کیا کچھ نہیں کرتے۔۔؟"

"تو مطلب میں آرام کرنے
کے لیے کرسی پر بیٹھا ہوں۔۔
خدا کا خوف کرو لڑکی میرا



بوس مجھے نکال باہر کرے
گا۔۔ "بہن کے آنکھیں گھومنے
پر ابراہیم کے لبوں پر
مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"اچھا یہ بتائیں عبیر کو دیکھا
آپ نے کتنی پیاری لگ رہی



ہے۔۔"اسکے ذکر پر ابراہیم کی
مسکراہٹ فوراً سمٹ بھی گئی
تھی۔

"نہیں۔۔ میں فارغ نہیں ہوں
جسے تم لوگوں کی طرح عبیر
نامے کے علاوہ اور کوئی کام نہ



ہو۔۔"اسٹیج سے نیچے نگاہیں
دوڑائیں وہ لوگوں کی بھیڑ میں
کہیں غائب ہو چکی تھی۔ جبکہ
اسکے جلے کٹے انداز پر زینب
منہ پر ہاتھ رکھتی ہنس

پڑی۔ "میری بھابھی ہے ہی اس
قابل کہ ہر زبان پر اسکا ذکر



ہو۔۔"اسکے اترا کر کہنے پر
ابراہیم نے ابرو اچکا کر اسے
دیکھا۔ مگر یہ نہ کہہ سکا ان
زبانوں میں اسکی زبان ہرگز
نہیں ہو سکتی تھی۔

Kitab Chehra Novels



حفصہ صاحبہ تمام فیملی ممبرز کو
اسٹیج پر لے آئیں تھیں۔ جن
میں عبیر بھی شامل تھی مگر وہ
اپنی کزن سے باتوں میں اتنی
مصروف تھی کہ ابراہیم پر نظر
ہی نہ پڑی۔ مگر کزن نے معنی
خیزی سے آنکھوں ہی آنکھوں



میں ابراہیم کی جانب اشارہ کیا
تو اس نے اسکی نگاہوں کے
تعاقب میں دیکھا۔ اور ایک پل
کے لیے نظر زنجیر ہو کر رہ گئی۔
کیونکہ وہ بھی اس وقت بڑے
دھڑلے اور استحقاق سے اسے
ہی دیکھ رہا تھا۔ ظاہر سی بات

۔



تھی وہ اس کے تمام حقوق اپنے
پاس محفوظ رکھتا تھا۔ اس
بھرے مجمعے میں اگر اس
خود سر لڑکی کو دیکھنے کا حق کسی
کے پاس تھا تو وہی تھا۔ عبیر
اگلے ہی پل نظریں چراتی
جلدی سے دوسری جانب رکھے



تھی وہ اسکے تمام حقوق اپنے
پاس محفوظ رکھتا تھا۔ اس
بھرے مجمعے میں اگر اس
خود سر لڑکی کو دیکھنے کا حق کسی
کے پاس تھا تو وہی تھا۔ عبیر
اگلے ہی پل نظریں چراتی
جلدی سے دوسری جانب رکھے



صوفوں کی سمت بڑھ گئی۔ کہ
کہیں پھر اسی کے ساتھ نہ بٹھا
دیتے۔ اور حفصہ صاحبہ کی
گھوریوں کو اگنور کرنے کا تو وہ
اب ٹھیکا اٹھا چکی تھی۔

Kitab Chehra Novels



"سر۔۔ میڈم۔۔ پلیز دو منٹ
کے لیے یہاں آجائیں۔۔" وہ
لوگ گروپ فوٹوز سے فارغ
ہو کر جگہوں سے اٹھے تو
فوٹو گرافرز نے اسے اور ابراہیم
کو پکڑ لیا۔ اس نے چونک کر
فوٹو گرافر کو اور پھر اس سے

چند فاصلے پر کھڑے ابراہیم کو
دیکھا۔ جو ایز یوجول سنجیدہ
تاثرات لیے کھڑا تھا۔ عبیر نے
نگاہیں فوراً اسکی سمت سے ہٹا
لیں۔ پتہ نہیں کیوں اسے اس
شخص کو دیکھ کر اپنے پروفیسرز
کی وائب آنے لگیں تھیں۔ مگر

۔



سچی بات یہ تھی کہ اسکے ایجڈ
ٹیچرز بھی تبھی کبھی مسکرا
دیتے تھے۔ لیکن یہ پتھر کے
تاثرات والا اسے اب تک ہلکے
سا بھی مسکراتا نظر نہیں آیا
تھا۔ دونوں لب بھینچے اپنی اپنی
سوچوں میں غلطاں فوٹو گرافر کی



ہمراہی میں ایک پرسکون اور کم
رش والے ایریا میں آگئے
تھے۔ جہاں کا ایکسپینس بھی
بہت خوبصورت تھا۔ پوری وال
سفید پھولوں سے ڈھکی تھی۔

ان دونوں کے اتنی شرافت

سے آنے کی صرف ایک وجہ

۔



تھی کہ دونوں کے سرال
والے بھی انہی کے ساتھ اسٹیج
پر موجود تھے۔ اور عبیر کو اچھی
طرح معلوم تھا یہ سیپریٹ فوٹو
سیشن کا حکم فوٹو گرافر کو اسکی
ماں نے ہی دیا تھا۔

Kitab Chohan



"میڈم سر سے کلوز ہوں
تھوڑا۔۔" فوٹو گرافر کی آواز پر
وہ چونکی تھی۔ اور بغیر ابراہیم
کی سمت دیکھے ذرا قریب
ہو گئی۔ مگر پھر بھی خاصہ فاصلہ
تھا۔ اس شخص کے کلون کی
بھینی بھینی خوشبو الگ اسکے

۔



ہو اس پر چھا رہی تھی۔ وہ جو
بھی پرفیوم یوز کرتا تھا یقیناً
بے حد قیمتی تھا۔ وہ اسکی خوشبو
سے ہی پہچان گئی تھی۔ وہ خود
پرفیومز یوز نہیں کرتی تھی
کیونکہ اسے نوزیا ہو جاتا تھا۔



صرف باڈی اسپرئز کا استعمال
کرتی تھی۔

"میم پلئز سم مور۔۔" دانت
پستے کیمرے کی آنکھ میں
جھانکتے فوٹو گرافر کو دیکھا۔ اور
جی چاہا اپنی ہیل اٹھا کر اسے



بھینچ مارے۔ اس کا بس نہیں
چل رہا تھا ان دونوں کی
باہوں میں باہیں ڈلوا دے۔
جب اسے شدت سے ابراہیم
کی پر تپش نگاہیں اپنے آدھے
چہرے کو جھلساتی محسوس
ہوئیں۔ اکبخت اتنا لمبا ہے



ضرور جھک کر دیکھ رہا ہوگا
مجھے۔۔ 'وہ دل ہی دل میں کڑھ
گئی۔ حالانکہ کہ پانچ تین قد پر
وہ چار سے پانچ انچ کی ہیل
پہنی ہوئی تھی۔ مگر وہ پھر بھی
اس سے کافی اونچا آرہا تھا۔ اور
دوسرا اسکے چوڑے کندھے



عبیر کو خوا مخواہ ہی اپنا آپ
چھوٹا سا فیل کروارہے تھے۔
اس شخص کی برائیوں کی لسٹ
میں یہ بات بھی ایڈ ہو چکی
تھی۔ جب اسے اپنی کہنی پر اسکا
لمس محسوس ہوا تھا۔ اس نے
چونک کر کہنی پر موجود اسکے



مضبوط ہاتھ کو اور پھر نگاہ اٹھا
کر اسے دیکھا۔ اور اسے لگا اسکا
دل اچھل کر حلق میں آگیا
ہو۔ وہ نزدیک سے دیکھنے میں
دور سے کہیں زیادہ وجیہ تھا۔
مگر اسکی آنکھوں میں موجود

خبر

سملین تاثر اسے اگلے ہی پل
یوٹوپیا سے باہر پھینک گیا۔

"تمہاری نادرن ایریاز کی پکس
دیکھ چکا ہوں میں۔۔۔ تصویریں
کھجوانے میں کبھی اتنی انکمفرٹ
ایبل نہیں ہوتیں۔۔۔ اس لیے



اس طرح ایکٹ کرنا بند
کرو۔۔۔" اسکی سلگتی آواز اسے
سر سے پیر تک سن کر گئی۔
اسکی کہنی سے اسکا لمس غائب
ہو چکا تھا۔ اور اب دونوں شانہ
بشانہ کھڑے تصویریں بنوا رہے
تھے۔ فوٹو گرافر نے مختلف مگر



ڈی سینٹ پوزز میں اگلے تین
چار منٹ تک انکی تصویریں
لیں تھیں۔ اور وہ غائب دماغی
سے انسٹرکشنز فولو کرتی رہی۔
اسکا دماغ تو اسکے سلگتے جملے پر
ٹکا تھا۔ یہ کس حق سے اور
کس سلسلے میں اس پر طنز کیا



گیا تھا۔ اور وہ ہوتا کون تھا اسے
بتانے والا کہ وہ کس طرح
کفر ٹیبل ہے۔

"مجھے اگلے پانچ منٹ بعد
ایگزٹ میں بنی ہال وے میں
ملو۔" کیمرامین کے چھوڑنے



پر ابراہیم مدھم ٹھہرے ہوئے
لہجے میں کہتا آگے بڑھ گیا تھا۔
جبکہ عبیر جو اپنے ہی تانے
بانے میں الجھی تھی۔ اسکی بات
پر بھنویں سکیرتی دور جاتی پشت
گھورنے لگی یہ شخص سمجھتا کیا
تھا خود کو۔؟ اور اسے کیا سمجھ



رہا تھا۔؟ یعنی اتنی بد تمیزی
سے بات کرنے کے بعد یہ
اس سے ایکسپیکٹ کر رہا تھا کہ
وہ اس کے حکم پر کسی گائے کی
طرح چل پڑے گی۔؟

Kitab Chehra Novels



"ہونہ۔۔۔امپوسیل۔۔۔" ناگواری
سے سر جھٹکتی مائرہ اور زوہیب
کی سمت بڑھ گئی۔

جاری ہے

Kitab Chehra Novels



تیری رہگزر

قسط 6

رمضان چل رہے تھے۔ اسکی
مصروفیات میں اضافہ ہو گیا



تھا۔ سحری کے بعد وہ نماز پڑھ
کر سو جاتی تھی۔ پھر سات بجے
اٹھ کر یونیورسٹی جانا اور دو
بجے واپسی کے بعد نہا دھو کر
نماز پڑھتی اور پھر سو جاتی۔ پھر
پانچ بجے زرینہ یا حفصہ صاحبہ
اسے عصر کے لیے جھنجھوڑنے



آجائیں۔ عصر کی نماز کے بعد
مغرب تک قرآن پڑھتی پھر
اذان سے دس منٹ پہلے
افطاری کے لیے نیچے آجاتی۔ مگر
اس وقت حفصہ صاحبہ کا
ٹیمپریچر اوپر چڑھا ہوتا تھا
خاص کر اسے لے کر۔ حفصہ



صاحبہ کے لاکھ انکار کے
باوجود زینب ان کے اور
ملازمین کے ساتھ کوئی نہ کوئی
مدد کروانے گھسی رہتی تھی۔
ان کی شادی کو مشکل سے
ڈھیڑ دو ماہ ہوئے تھے۔ وہ
لوگ رمضان سے کچھ دن



پہلے ہی مالدیوز سے لوٹے
تھے۔

افطاری کے بعد چائے کے
ایک بھرے کپ کے ساتھ
کچھ گھنٹے پڑھتی تھی۔ پھر اکثر



زوہیب اور مارہ آجاتے تھے۔
ان کے ساتھ گپے لگاتی اور
جب تینوں باتیں کرتے تھک
جاتے تو آؤٹنگ پر کچھ کھانے
نکل جاتے۔ مگر یہ آزادی رات
کے گیارہ بجے سے پہلے پہلے
تک کی تھی۔



"بی بی جی۔۔ مت جائیں
اندر۔۔ اسی میں بھلائی
ہے۔۔" فروٹ چاٹ کا باؤل
لے کر باہر آتی زرینہ نے
اسے سرگوشیانہ تنبیہ کی تھی۔
کیونکہ وہ آج بھی افطاری سے
محض چند منٹ پہلے نیچے آئی

..

تھی۔ چہرے کے گرد سفید
دوپٹہ لپٹا تھا۔ جبکہ تاثرات
بیزاریت بھرے ہو چکے تھے۔

"کیوں اب کونسی شان میں
گستاخی کر دی میں



نے۔۔؟" حالانکہ وجہ وہ بخوبی
جانتی تھی۔

"آپ کو نہیں پتہ کب سے بلا
رہیں تھیں وہ آپ کو۔۔"

Kitab Chehra Novels

"کہاں رہ گئیں
زیرینہ۔۔۔" کچن سے آتی حفسہ



صاحبہ کی آواز پر دونوں ہی
گڑبڑا گئیں۔

"تم یہ مجھے دو۔ اور دوسری
چیزیں لاؤ۔" اسکا روز یہی کام
ہوتا تھا بس۔ ملازمین کے ساتھ
کچن سے چیزیں ڈائننگ ٹیبل



تک لانا۔ جبکہ اسکی ماں چاہتی
تھی۔ یہ چیزیں جو صرف وہ
ٹیبل تک لا رہی تھی انہیں
بنائے بھی خود۔ اور بھلا عبیر
صاحبہ یہ چولہا چکی والے کام
کر سکتیں تھیں۔۔؟



"کیا بات ہے۔۔ کہیں آج ماما
نے واقعی تمہیں کچن میں گھسا
کر اپنا خواب پورا تو نہیں
کر لیا۔۔" کرتے کی آستینیں
فولڈ کرتا اسید ٹیبل پر ہی چلا
آیا۔ عبیر نے معصومیت سے
آنکھیں پٹپٹائیں تھیں۔



"افسوس ماما کا یہ خواب شاید
ادھورا ہی رہ جائے۔۔" مگر
شاید اسکی قسمت خراب تھی۔
کیونکہ اورنج جوس کا جگ
لاتیں حفصہ صاحبہ اسکا شاہی
فرمان سن چکیں تھیں۔



"شرم تو تمہیں آئے گی نہیں
ہے نا۔۔؟" ٹیبل پر جوس رکھتے
بیٹی کو ڈپٹا۔ "اس طرح
بے شرمی سے اپنے نکمے پن پر
فخر کر رہی ہو۔۔ جیسے کسی
ریاست کی شہزادی ہو۔۔" بیٹی
صاحبہ اپنی چیر پر نکلتیں نخل



سی ہو کئیں۔ زینب اور زرینہ
بھی باقی سامان ٹیبل پر رکھ
چکیں تھیں۔

"سیکھو کچھ اپنی بھابھی سے۔۔"

ماشاء اللہ ہر چیز میں ہر فن

مولا۔۔ شادی کو ابھی وقت ہی



کتنا ہوا ہے۔۔ مگر کچن میں لگی
ہوتی ہے۔۔ "اسید نے اپنے
برابر میں بیٹھتی زینب کو میٹھی
نگاہوں سے دیکھا تھا۔ اور بہن
کی صورت دیکھ کر ہنسی ضبط
کی۔۔

Kitab Chehra Novels



"تو بھابھی کی شادی ہو چکی
ہے۔۔" اس نے بھی تنک کر
جواب دیا۔

"مگر مجھے تو نہیں لگتا اگلے چھ
آٹھ ماہ میں تمہیں سبزی کاٹنا
بھی آئے گی۔۔"



"رہنے دیں ماما۔ ابھی تو عبیر
پڑھ رہی ہے۔۔" زینب نے
اپنی چہیتی بھابھی کی فوراً سائیڈ
لی۔ ایک تو عبیر اسے پہلے ہی
پسند تھی اور اب تو رشتہ ہی
الگ جڑ چکا تھا۔ اسے بھائی کے



حوالے سے اور عزیز ہو چکی
تھی۔

"پڑھ رہی ہے تو موج مستی
میں تو کوئی کمی نہیں آرہی
جب دیکھو اپنے اول جلول کے
ساتھ سیر سپاٹوں پر نکلی ہوتی



ہیں محترمہ۔۔۔ بس گھر کے
کاموں میں ہی پڑھائی ہاتھ پکڑ
لیتی ہے۔۔۔"

"پڑھائی ہاتھ پکڑتی ہے مگر
کچن کے گلا پکڑتے ہیں۔۔۔ اور
ابھی مجھے اپنی زندگی پیاری



ہے۔۔" بیٹی صاحبہ کی زبان پر
کھجلی ہوئی تھی۔ اور حفصہ
صاحبہ نے دانت پیسے اسے
گھورا۔

"کاش یہ پڑھائی تمہاری زبان
بھی پکڑ لے۔۔"



"کیا ہو رہا ہے بھئی۔۔" اذان
میں پانچ منٹ بچے تھے۔
جہانگیر صاحب بھی وہیں چلے
آئے تھے۔ "میرے بیٹے کا منہ
کیوں اترا ہوا ہے۔۔" اس کے سر
پر بوسہ دیتے سینٹر چیئر پر بیٹھ
گئے۔



"اما ہر وقت میرے پیچھے پڑی
رہتیں ہیں بابا۔" اس نے
نروٹھے انداز میں کہتے باپ
سے شکایت کی۔

"بھئی کیوں پیچھے پڑی رہتیں
ہیں ہماری بچی کے اب تو



مہمان ہے وہ۔۔" ان کا انداز
سراسر چھیڑتا ہوا تھا۔ اور عبیر
صاحبہ کے تو دل پر لگی تھی۔
مگر ماما نے سر سے دوپٹہ
اوڑھتے اسے خاموش کروادیا۔
کیونکہ یہ دعا کا وقت تھا۔ اذان
کے بعد اس نے کھجور منہ میں

رکھتے ہی ٹھنڈا جوس کا گلاس
حلق میں انڈیلا تھا۔ اسے
روزے میں بھوک سے زیادہ
پیاں لگتی تھی۔

Kitab Chehra Novels
"بیٹا آپکی امی سے بات
ہوئی۔۔؟ آرہے ہیں وہ لوگ



فرائے ڈے کو۔۔؟" افطاری
کے بعد اسید اور جہانگیر
صاحب نماز پڑھنے چلے گئے تو
حفصہ صاحبہ نے زینب سے
پوچھا تھا۔ چیئر سے اٹھتی عبیر
لا شعوری طور پر اسکا جواب
سننے کے لیے ٹھہر گئی۔



"ماما امی بہت معذرت کر رہی
تھیں۔۔ بھائی ان دنوں بہت
مصروف ہیں۔۔ اور دو تین دن
کے لیے کمپنی کی جانب سے
لاہور جارہے ہیں۔۔"

Kitab Chehra Novels



"ارے کوئی بات نہیں بیٹا اس
میں معذرت کی کیا بات۔۔
اپنے گھر کی ہی بات ہے اگلے
جمعے کو آجائیں گے۔۔ کام بھی
ضروری ہے۔۔" وہ وہاں سے
اٹھتی اپنے کمرے کی جانب
بڑھ گئی۔ اس نے اس شخص کو

آخری بار بھائی کے ولیمے پر
دیکھا تھا۔ اور وہ منظر اسے
اچھی طرح یاد تھا۔ وہ اس کے
بلانے پر نہ گئی تھی اور جب
مہمان رخصت ہوتے وقت
اس نے آخری بار اسے دیکھا
تھا۔ وہ آتش فشاں بنا نظر آیا

..



آخری بار بھائی کے ولیمے پر
دیکھا تھا۔ اور وہ منظر اسے
اچھی طرح یاد تھا۔ وہ اس کے
بلانے پر نہ گئی تھی اور جب
مہمان رخصت ہوتے وقت
اس نے آخری بار اسے دیکھا
تھا۔ وہ آتش فشاں بنا نظر آیا

..

تھا۔ چہرے پر اتنی سختی تھی کہ
وہ فاصلے سے ہی اسکے وجود
سے نکلتے شعلے محسوس کر گئی
تھی۔ یہاں تک کہ اپنے دیور
کو اسکے عتاب کا نشانہ بنتے بھی
دیکھا تھا۔ اور پھر کیا تھا ابراہیم
کی سلگتی آنکھوں سے ایک نظر

ملتے ہی کسی چھلاوے کی طرح
غائب ہو گئی تھی۔ ورنہ اس
شخص سے کوئی بعید نہ تھی کہ
سب کے سامنے اسے بھی پکڑ
کر جھاڑ پلا دیتا۔

Kitab Chehra Novels



رات کے دس بج رہے تھے۔
زوہیب، مارہ اور وہ آج کمبائن
اسٹڈی کرنے سر جوڑے بیٹھے
تھے۔ کیونکہ دو دن بعد گرینڈ
ٹیسٹ تھا۔ ویسے تو تینوں ہی
ذہین تھے۔ مگر مارہ زیادہ تر
نت فیشن میں لگی رہتی تھی۔



اور زوہیب کا دماغ یونیورسٹی
کی فٹ بال ٹیم میں تھا۔ اس
لیے ذہانت اور پوزیشن کا تاج
عبیر صاحبہ پر سجتا تھا۔ پڑھائی
سے فارغ ہو کر وہ تینوں آج
’بسکنِ روبن‘ آگئے تھے۔ کیونکہ
تینوں کا ہی زینب کے ہوم



"اور میرا اور ی او۔۔" ماثرہ کے
بتانے پر عبیر نے بھی موبائل
اسکرین سے نگاہ اٹھا کر کہا۔
اس وقت وہ بلو جینز اور وائٹ
چکن کری کے ٹاپ میں ملبوس
اسٹال کو مفطر کی صورت گلے
میں ڈالی ہوئی تھی۔ جبکہ بال



ہائی ٹیل میں جکڑے تھے۔ جھکے
سر کی وجہ سے پونی سے
نکلتیں لٹیں بار بار اسکے بلیح
چہرے پر آرہیں تھیں۔

"ارے چھوڑو۔۔ آج تم دونوں
کو منٹ فلیور کھلاتا



ہوں۔۔"زوہیب کی بکواس پر
دونوں نے اسے گھورا۔"اگر
کسی اور فلیور کی جانب دیکھا
بھی تو تمہارے منہ پر مل
دوں گی۔۔ سمجھ آئی۔۔"کیونکہ
لاسٹ ٹائم بھی وہ اپنی مرضی
کے فلیورز لا کر ان کے موڈ



غارت کر گیا تھا۔ اس وقت وہ
تینوں کاؤنٹر کے پاس کسٹمرز کی
بھیڑ کے نزدیک کھڑے تھے۔
جب پاس کھڑے شخص نے
اسکے نادر خیالات سنتے رخ
موڑا تھا۔ مگر وہ زوہیب کی

کمینگی بھری مسکراہٹ کی
جانب متوجہ تھی۔

"میں بتا رہی ہوں زوہیب یہ
بتیسی توڑ دوں گی بلکہ میں خود
اور ڈر۔۔ کیا ہے۔۔" مارہ کے
کلائی زور دبانے پر اس نے



پھاڑ کھانے والے انداز میں
اسکی سمت دیکھا۔ جو دانت
پستی لبوں پر بالکل فیک
مسکراہٹ لیے سامنے دیکھ رہی
تھی۔ اس نے اور زوہیب
دونوں نے ساتھ اسکی نظروں
کا تعاقب کیا۔ جہاں ٹی پنک



شٹ اور کریم ڈریس پینٹ
میں ملبوس انڈیگو ٹائی لگائے
کھڑا ابراہیم جنید اسکا سانس
رکوا گیا تھا۔

Kitab Chehra Novels "ابراہیم بھائی آپ

یہاں۔۔۔" زوہیب نے فوراً



سنجھتے مصافحے کے لیے ہاتھ
آگے بڑھایا تھا۔ ابراہیم نے
عبیر سے نظر پھیرتے اسکا ہاتھ
تھام لیا۔

"اسلام علیکم ابراہیم
بھائی۔۔" مارہ نے بھی جھٹ



سلام کیا۔ جس کا اس نے سر
ہلا کر جواب دیا۔

"آپ اکیلے آئے
ہیں۔۔؟" ماثرہ نے ارد گرد
دیکھتے کچھ توقف کے بعد سوال



کیا کیونکہ اسکی دوست تو سکتے
میں جاچکی تھی۔

"ہاں اکیلا ہوں۔۔۔ ارہا وغیرہ
کے لیے آسکریم لینے آیا
تھا۔" ایک بار پھر سن کھڑی
عبیر پر اچھتی نگاہ ڈالتا اپنے



مخصوص ٹھہرے ہوئے لہجے
میں بولا۔ "بیٹھو تم لوگ میں
کر رہا ہوں اور ڈر۔۔"

"ارے نہیں اسکی ضرورت
نہیں ہم بھی بس لے کر نکل
رہے تھے۔" زوہیب نے



مروتاً انکار کرنا چاہا۔ "کوئی بات
نہیں بیٹھو۔۔" لہجہ کیا تھا کمانڈ
تھی آواز میں۔ جوتینوں نے
بخوبی محسوس کی تھی۔

"ایک شرط پر۔۔ اگر آپ
ہمیں جوائن کریں تو۔۔" مارہ

چہکتی خوشدلی سے بولی تھی۔
اور عبیر نے میکانیکی انداز میں
بے ساختہ اسکی سمت دیکھا۔
یقیناً مارہ اپنا ذہنی توازن
کھوچکی تھی۔

Kitab Chehra Novels



"ہاں بالکل صحیح کہہ رہی ہے
مائرہ۔۔" زوہیب نے بھی ہاں
میں ہاں ملائی۔ ابراہیم نے عبیر
کے دنگ ہوتے تاثرات پر نگاہ
جمائے سر اثبات میں ہلا
دیا۔ "اوکے۔۔ کوئی ٹیبل سلیکٹ
کرو میں تب تک اورڈر پلیس



کرتا ہوں۔۔" اس کے واپس کاؤنٹر
کی سمت متوجہ ہونے پر ان
تینوں نے نظروں کا تبادلہ
کیا تھا۔ زوہیب انہیں لیے
فرسٹ فلور کی سمت بڑھ گیا
کیونکہ وہ پرسکون ایریا تھا۔



"یہ تمہارے شوہر کو کیا ہو گیا
ہے۔۔ کہیں بدل تو نہیں گیا۔۔
اس قدر خوش

اخلاق۔۔!!" اپنی چیئر کھسکا کر

بیٹھتا وہ اپنی حیرت کا اظہار
کیے بغیر نہ رہ سکا۔ مائرہ عبیر
کے تاثرات دیکھتی مسکرا رہی

جبکہ عبیر نے بے اختیار اپنا ماتھا
مسلا تھا اسے آنے والا وقت
سوچ کر ہول اٹھ رہے تھے۔

"اور بیوی کو دیکھ کر ہمیں بھی
ٹریٹ دے دی۔۔۔ واہ عبیر تو
کسی کام تو آئی ہمارے۔۔۔" مارہ



نے بھی اسکی کیفیت سے
مزے لیے۔ مگر عبیر نے تنبیہی
نگاہوں سے دونوں کو گھورا
تھا۔ "تم دونوں اپنی چپڑ چپڑ بند
کر لو سمجھ آئی۔۔ اور تم۔۔
تمہیں آخر ضرورت کیا تھی

انہیں انوائٹ کرنے کی۔۔ اگر
آپ ہمیں جوائن کریں۔۔ "

"بس بس زیادہ بنو نہیں۔۔ اندر
اندر لڈو پھوٹ رہے ہوں گے
آخر اتنے دن بعد جو دیکھا ہے
سائیاں جی کو۔۔" زوہیب کے

چھیڑنے پر مائرہ نے بمشکل اپنی
مسکراہٹ ضبط کی۔ "ویسے عبیر
تم نے کانٹیکٹ کیوں نہیں کیا
ابھی تک ابراہیم بھائی

سے۔۔" وہ ابھی ان کی فضول
باتوں پر سنانے ہی والی تھی کہ
اسے اپنے برابر والی چیئر کھسکتی

محسوس ہوئی۔ اس نے کن
اکھیوں سے سلور کلر کی
رسٹ واچ میں قید اسکے
مضبوط ہاتھ کو دیکھا۔ اور بے
ساختہ لب تر کیے تھے۔ وہ اب
اپنی جگہ براجمان ہو چکا تھا اور
اس نے خوا مخواہ ہی پہلو بدلتے



ٹیبیل پر رکھے ہاتھ گود میں
رکھ لیے۔

"تم لوگوں کی کل یونی نہیں
جو اس وقت تک گھومتے پھر
رہے ہو۔۔۔؟"



"ہے۔۔ ابھی ہم کمبائن اسٹڈی
ہی کر رہے تھے۔۔ کہ عبیر نے
آنسکریم کی فرمائش
کردی۔۔" یہ مبالغہ آرائی
زوہیب کی جانب سے کی گئی
تھی۔



"آئی سی۔۔" ابراہیم نے برابر
میں چپ کا روزہ رکھے بیٹھی
اپنی زوجہ پر ایک سنجیدہ نگاہ
ڈالی۔ عبیر نے بھی اسی پل
اسکی جانب دیکھا تھا اور خود کو
یوں دیکھتا پا کر نگاہیں فوراً موڑ
گئی۔

"آپ اس وقت یہاں کیا
کر رہے تھے۔۔ یہ جگہ تو آپ کے
گھر کے روٹ میں نہیں۔۔؟"

"میری کلائنٹ سے میٹنگ تھی

نزدیک ہی۔۔"



"زینب بھابھی کو بھی ہم ساتھ
آنے کو کہہ رہے تھے۔۔ مگر
اسید بھائی کے اپنے پلانز
تھے۔۔ ورنہ وہ ابھی آپ کو
دیکھ کر خوش ہو جاتیں۔۔" مارہ
بھی اب تھوڑا کمفرٹیبیل ہو کر
بات کر رہی تھی۔



"ہونا بھی یہی چاہیے۔۔ بیوی کو

شوہر کی ہی ماننی چاہیے۔۔ میں

پھر مل لوں گا اس

سے۔۔" ویٹر ٹرے میں

آئسکریمز سجائے چلا آیا تھا۔ ان

کی بات بیچ میں ہی منقطع

ہو گئی تھی مگر عبیر بخوبی سمجھ

گئی تھی یہ بات کس کو سنانے
اور ذہن نشین کروانے
کے لیے کی گئی تھی۔ جبکہ
آئسکریمنز کو دیکھ وہ ایک پل
کے لیے کھٹھکی تھی۔ کیونکہ
مارہ اور زوہیب نے جو اورڈر
کیا تھا وہی فلیورز آئے تھے



مگر اسکا اور یو کی جگہ ڈارک
چاکلیٹ تھا۔ اس نے ابراہیم کی
آنسکریم دیکھی اسکا بھی یہی
فلیور تھا۔ یقیناً ان لوگوں سے
مس انڈرسٹینڈنگ ہوئی تھی۔

Kitab Chehra Novels



"ایلیسیوز می۔۔ میں نے اوریو
آرڈر کیا تھا۔" ساری چپ
ایک طرف وہ یہ کڑوا فلیور
ہر گز نہیں کھا سکتی تھی۔ مگر
اپنے برابر سے ابھرتی گھمبیر
آواز نے اسے ساکت کر دیا۔



"جائیں آپ۔۔" میں نے یہی
آرڈر کیا ہے تمہارے لیے۔۔
ٹیسٹ کرو۔۔ یو ول لائنک
اٹ۔۔" ویٹر چلا گیا تھا۔ عبیر
نے جبرے بھینچتے آسکریم
کے ٹریل اسکوپ کپ کو اور
پھر اپنے کزنز کو دیکھا جو اپنی



سڑی ہوئی بتیاں چھپانے کی
کوششوں میں تھے۔ اور پھر
بالآخر اپنے شوہر کو دیکھا جو ان
کے ساتھ باتوں میں مصروف
ہو چکا تھا۔ اس کا شدت سے
دل چاہا یہ آسکریم پاس پڑے
ٹریش کین میں پھینک کر باہر

..



نکل جائے۔ کیونکہ وہ جانتی تھی
~ حرکت اس نے جان کر کی
تھی۔ مگر وہ ایسا نہیں کر سکتی
تھی۔ اس لیے اپنی ڈارک
چاکلیٹ آفسکریم میں چمچے
مارنے لگی۔ جبکہ اسکا شوہر اب

اپنے پسندیدہ فلیور سے لطف
اندوز ہو رہا تھا۔

اس نے تو سنا تھا منگیترا اور
نئے نویلے شوہر لڑکیوں کو
پلکوں پر بٹھا کر رکھتے ہیں۔
انکے لیے روز پھول بھجتے



ہیں۔ گھر والوں سے منت
کر کے انہیں اچھی اچھی جگہ
کھانے کے لیے لے کر جاتے
ہیں ان کی پسند کا خیال رکھتے
ہیں۔ اور اللہ نے کیا پیس اسکے
حصے میں لکھا تھا جسے دوسروں
کی پسند کا تو خیال تھا مگر اسکی

پسند کا نہیں۔ وہ تینوں ہلکی
پھلکی گپ شپ میں مصروف
اپنی آنکسریم ختم کر رہے تھے۔
اور زوہیب اور ماڑہ اس شخص
سے جتنا مرعوب ہوتے کم
تھا۔ اسکی شخصیت ہی ایسی تھی
کسی کو بھی اپنے سحر میں جکڑ



لیتا۔ مگر عبیر بالکل خاموش
تھی۔ اور میسنر کو نبھاتے تین
سے چار چمچے بھی لیے تھے
جس سے اسے اس شخص کی
کڑوی زبان کے اصل راز کا
بھی پتہ چل گیا تھا۔ کیونکہ یہ
فلیور اسے کافی سے زیادہ برا



لگا تھا۔ وہ ریویو میں دو اسٹار
بھی نہ دیتی اسے۔

"زوہیب ماما ویٹ کر رہی ہوں
گی چلیں۔۔؟" اس نے بلاآخر
زوہیب کو مخاطب کر ہی لیا۔
ان لوگوں کو بھی وقت کا



احساس ہوا۔ زوہیب رست واپس
میں ٹائم دیکھتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم لوگ بیٹھو میں نے کار
دور پارک کی تھی۔۔۔ لے کر
آتا ہوں۔۔"



"میں بھی چلتی ہوں۔۔" ماثرہ
بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی
ہوئی تھی۔ "تو میں بھی۔۔"
ماثرہ۔۔ "اس نے کچھ کہنے
کے لیے منہ کھولا ہی تھا مگر وہ
دونوں جان کر اسے نظر انداز
کرتے یہ جا جا ہو چکے تھے۔



جیسے یہ سب پری پلانڈ تھا۔ وہ
ایسا کیسے کر سکتے تھے اس کے
ساتھ۔۔؟ وہ کہاں ان دونوں
کی موجودگی میں اس شخص کے
ساتھ نہیں بیٹھ پارہی تھی۔ اور
اب تو سمجھو اسی کے رحم و
کرم پر تھی۔ برابر میں بیٹھے

۔ ش



تخص کو ملل طور پر نظر انداز
کرنے کی کوشش کرتی اپنے
موبائل میں سر دے گئی۔ جب
اسے اپنی چیئر موو ہوتی محسوس
ہوئی۔ اس نے چونک کر
ابراہیم کی جانب دیکھا۔ جس
نے چیئر کا رخ اپنی سمت کر لیا



تھا۔ اور اس وقت بالکل سپاٹ
تاثرات لیے بیٹھا تھا۔ کچھ دیر
پہلے والے خوش اخلاق تاثرات
بالکل مفقود تھے۔ اسے سمجھ نہ
آیا یہ حرکت آخر کیوں کی گئی
تھی۔ لیکن ابراہیم کے تاثرات



بتا رہے تھے اسکا ارادہ نیک نہ
تھا۔

"ووو۔۔ واٹ۔۔؟"

"تم شروع کرو گی یا میں
شروع کروں۔۔؟" اسکے گھمبیر
سنجیدہ لہجے پر عبیر کو ہاتھ



ٹھنڈے اور دل کانوں میں
دھڑکتا محسوس ہوا۔ یہ کس
سلسلے میں بات کر رہا تھا اسے
بخوبی انداز تھا۔ یقیناً یہ احتساب
کا وقت تھا۔ مگر وہ جان کر
انجان بن گئی۔



"مم۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔ آپ
کیسے ہیں۔۔؟" یہ بے تکا جملہ
اسکی زبان سے بے ساختہ نکل
چکا تھا۔ اور ابراہیم کے ایک
ابرو اچکانے پر اسے اپنی
بیوقوفی کا شدت سے احساس
ہوا۔



"وہ تو نظر آرہا ہے۔۔" سر
سے پیر تک اس پر گہری نگاہ
ڈالی۔ عبیر کو جسم کا سارا خون
چہرے پر سمٹ کر آتا محسوس
ہوا۔ "اور اپنا حال میں ہر کسی
کو نہیں بتا دیتا خاص کر جو
مجھے مغرور اور بددماغ



سمجھیں۔۔" اور اس بار اسکے
چہرے پر خفت سے لالی دوڑ
گئی۔ لب کا کنارہ دباتے پلکوں
کی اوٹ سے اسکے تاثرات
دیکھے جو اب بھی نا سمجھ میں
آنے والے تھے۔



"لک آئی ڈڈنٹ نو دیٹ کہ
آپ پیچھے کھڑے تھے۔۔" اور
اب عبیر نے اسے واضح
جڑے بھینچتے دیکھا تھا۔ آخر
یہ شخص کھل کر سانس کیوں
نہیں لیتا تھا۔ اور اب اسے بھی
لینے نہیں دے رہا تھا۔ جب وہ

اچانک ہی ٹیبل پر کہنی رکھتا
اسکی سمت جھکا تھا اور وہ بے
ساختہ کرسی کی پشت سے
چپک گئی۔ آس پاس نگاہیں
دوڑائیں زوہیب یا مارہ کے
کوئی آثار نہ تھے۔ "یعنی تمہیں
میرے وہاں موجود ہونے پر

شرمندگی ہے۔۔ اپنے الفاظ پر
نہیں جو شوہر کے بارے میں
دوسروں سے کہے۔۔ "عبیر نے
اپنے خشک پڑتے ہونٹوں پر
زبان پھیری۔ اس شخص کے
کلون کی خوشبو ایک بار پھر



اسے اپنے حصار میں لے چکی
تھی۔

"مم۔۔ مجھے ایسا نہیں کہنا
چاہیے تھا۔" لیکن کہہ دیا تو
یقیناً بالکل غلط نہ کیا کیونکہ وہ
اب بھی اسے مغرور بد دماغ ہی



لگا تھا۔ "او۔۔ اور وہ دونوں
میرے بیسٹ فرینڈ ہیں میں
ان سے کچھ نہیں
چھپاتی۔۔" ابراہیم نے ٹائی لوز
کرتے اسکے حواس باختہ چہرے
کو دیکھا۔ یہ لڑکی اسکی سمجھ کے



ساتھ اسکی برداشت سے بھی
باہر تھی۔

"ڈونٹ وری۔۔ اب ایسے بہت
سے موقعے مستقبل میں آنے
والے ہیں جو تم اپنے بیسٹ
فرینڈز سے چھپانے والی



ہو۔۔"اسکی معنی خیز بڑ بڑاہٹ
پر عبیر کی بھنویں سکڑیں
تھیں۔

"جی۔۔؟"

Kitab Chehra Novels

"میں آج تمہارے دماغ میں
کچھ باتیں بٹھا رہا ہوں جنہیں



تم نے ہر قیمت پر یاد رکھنا
ہے۔۔ یہ باتیں میں تم سے
ولیمے والے دن کلیئر کرنا چاہتا
مگر۔۔ "اور اس بار تیز نگاہ اس
پر ڈالی تھی۔ عبیر گڑ بڑاتی
نظریں چرا گئی۔ اس دن اس
نے آدھے گھنٹے اس بیوقوف

لڑکی کا انتظار کیا اور یہ نہیں
آئی تھی۔ اس وقت تو دل چاہا
تھا ابھی سب کے سامنے جا کر
اسکا دماغ ٹھکانے لگا دے۔ آج
تک کسی نے اس طرح اسکا ضبط
آزمایا ہی نہ تھا۔ مگر بہن کے
ایونٹ کے سبب خون کا

گھونٹ پی گیا تھا۔ لیکن اس پل
اس لڑکی کو سامنے موجود پا کر
وہ جذبات پھر سے عوب آئے
تھے۔ ایک تو اس وقت سیر
سپاٹے پر نکلی تھی۔ اور دوسرا
اپنے حسن اور حلے سے اس
قدر بے نیاز تھی کہ نجانے



کتنے لوگوں کی نگاہیں تو خود
اس نے اپنی آنکھوں سے اس
پر اٹھتی دیکھیں تھیں۔ حالانکہ
کہ حلیہ گزارے لائق تھا مگر
لوگوں کی نگاہوں کا غصہ وہ
اور کس پر نکالتا۔؟ خیر اس
بات کا غصہ ابھی اس نے اپنی



بیگم پر نکالا بھی نہیں تھا۔ "مگر
تمہیں مجھ سے شاید کوئی
سیریس مسئلہ ہے۔۔" اس بار
عبیر کی آنکھیں اس پر چھوٹی
ہوئیں یعنی وہ ساری باتیں کسی
کھاتے میں ہی نہیں آتیں
تھیں جو اس نے کہیں تھیں۔



"خیر۔۔ ہم دونوں کی شادی
گھر والوں کی پسند سے ہوئی
ہے۔۔ لیکن اس شادی کو
انہوں نے نہیں ہمیں نبھانا
ہے۔۔ اس لیے بہتر یہی ہے
ہم ایک دوسرے کے مزاجوں
کو سمجھیں۔۔" اسکا پوائنٹ اتنا

غلط بھی نہ تھا وہ کچھ ریلیکس
ہوئی تھی۔ مگر ابراہیم جنید کی
اگلی بات نے اسکا دماغ گھوما
دیا۔ "میرے مزاج سے یقیناً تم
واقف ہو چکی ہو گی اب تک
اور ان چند ٹکراؤ میں میں نے
بھی تمہیں آبرو کر لیا ہے۔"



اسیے میں کہہ رہا ہوں مجھے
اس قسم کی امیچیور حرکتیں
قطعاً پسند نہیں۔۔"

"تو آپ کے کہنے کا مطلب
ہے آپکو میں پسند نہیں
رائٹ۔۔!!" اسکا انداز ناگواری



لیے ہوا تھا۔ ابراہیم اکتاہٹ
بھرے انداز میں نظریں پھیر
گیا۔ عبیر نے جبرے بھینچتے
سلگتی نگاہوں سے اسے

دیکھا۔ "پھر میری بھی سن لیں
مجھے بھی اس قدر سنجیدہ اور
کافی حد تک بورنگ زندگی



گزارنے والے لوگ نہیں
پسند۔۔ "اسکے گستاخ لہجے پر
ابراہیم کی بھنویں سکڑیں
تھیں۔ مگر وہ مزید کچھ بات
کرنے کے بجائے اٹھ کھڑی
ہوئی۔



"ابھی ہماری بات ختم نہیں
ہوئی۔۔" اس نے تنبیہی لہجے
میں واپس بیٹھنے کا اشارہ کیا
تھا۔ "نہیں ہمارے پاس اس
ٹاپک پر بات کرنے کے لیے
کچھ نہیں۔۔ نہ میں آپ کو
پسند نہ آپ مجھے۔۔ پھر ہم



کیوں اس ٹاپک پر بحث
کریں۔۔؟" اور اب ابراہیم بھی
جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اسکی
آنکھوں میں سرخی و ناگواری
تھی۔

Kitab Chehra Novels



"لیکن پھر بھی تم میری بیوی
ہو۔۔ اپنے دماغ میں یہ بات
بٹھاؤ۔۔" اس نے عبیر کا ماتھے
پر دو انگلیاں بجائیں تھیں۔ اس کے
ذرا سے لمس پر وہ ساکت
ہوتی ٹکٹکی باندھے اسے دیکھتی
رہی۔" اور آئندہ مجھ سے اس



ٹون میں بات نہیں کرو گی۔۔
اتنی میں نے آج تک کسی کی
نہیں سنی۔۔ "آگ برساتے
لہجے میں کہتا سیڑھیوں کی
سمت بڑھ گیا۔ وہ کتنی ہی دیر
وہاں کھڑی اسکے جملوں پر غور
کرتی رہی۔ مگر پھر سر جھٹکتی



لعنت بھیج کر خود بھی
سیڑھیوں کی سمت بڑھ
گئی۔ اتنی تمیز تو ہے نہیں بیوی
کو اکیلا چھوڑ خود نکل
گئے۔۔ اتیزی سے سیڑھیاں
اترتی نیچے آئی تو وہ کاؤنٹر سے
اپنا پارسل لے رہا تھا۔ وہ



ناگواری سے نظر پھیرتی
ایگزٹ ڈور سے باہر نکل گئی۔
جہاں سیاہ مرسدیز میں بیٹھے
مارہ اور زوہیب اپنے دانتوں
کی نمائش کرتے اسکے منتظر
تھے۔ وہ دونوں کو نظر انداز
کرتی عقبی سیٹ پر دھڑ سے



دروازہ بند کرتی بیٹھ گئی۔ کچھ
دیر بعد اسے ابراہیم ان کی کار
کے نزدیک رکتا نظر آیا تھا۔

"احتیاط سے ڈرائیو
کرنا۔" ایک اچھٹی نگاہ پچھلی
نشست پر بیٹھی اپنی بیوی کی



صورت پر ڈالتے زوہیب کو
ہدایت کی تھی۔ ان دونوں نے
اسے خدا حافظ کیا تھا۔ مگر عبیر
نے ایسی کوئی ادب نبھانے کی
کوشش نہ کی۔ دس منٹ کی
ڈرائیو میں مارہ اور زوہیب
نے اسے کریدنا چاہا تھا۔ مگر وہ



فاؤن کرتا شلوار میں ملبوس
تراوتح پڑھ کر وہ ابھی گھر لوٹا
تھا۔ لاؤنج میں زینب اور آسیہ
صاحبہ بیٹھیں تھیں۔ وہ بھی
وہیں چلا آیا۔ زینب آج دوپہر

میں ہی گھر آئی تھی۔ کیونکہ
کل رات کو ہی اسکی چار دن
بعد لاہور سے واپسی ہوئی
تھی۔

"بھاجن کیا سن رہی ہوں میں
یہ۔۔ آپ اس ہفتے کی دعوت



بھی کینسل کرنے میں لگے
ہیں۔۔؟"

"میں تو تنگ آچکی ہوں اس
سے۔۔" آسیہ بیگم نے خفگی
سے بیٹے کو دیکھا۔



"ارے یار میری مصروفیات کا
معلوم نہیں کیا تمہیں۔۔ جب
وقت ہوگا تب ہی تو یہ شاہی
دعوت نامے قبول کروں
گا۔۔"

Kitab Chehra Novels



"شاہانہ عادت تو آپکی ہوتی
جارہی ہیں۔۔ میں پہلے ہی
بتا رہی ہوں ماما نے بہت مان
سے بلایا ہے آپ سب کو۔۔
میں بالکل انہیں ناراض نہیں
کرنا چاہتی۔۔"

"دیکھ رہیں ہیں امی۔۔ اب تو
سسرال والوں کے موڈز کی
ہی پرواہ ہے۔۔" ابراہیم نے
اسے چھیڑا تھا اور وہ جھینپ
گئی۔

Kitab Chehra Novels

"بات نہ بدلیں۔۔"



"ارے یار میں منع نہیں
کر رہا۔۔ مجھے معلوم ہے آنٹی
کب سے اصرار کر رہی
ہیں۔۔"

Kitab Chehra Novels
"تو بس ڈن ہے۔۔"



"اچھا مجھے اچھی سی چائے پلاؤ
پہلے۔۔ یہ ارہا کہاں ہے۔۔؟"

"وہ اپنے ٹیسٹ کی تیاری
کر رہی ہے۔۔" زینب کے اٹھنے
پر آسیہ بیگم نے بتایا۔ "اور
اسامہ۔۔؟ یقیناً یہ نائٹ میچ



کھیلنے نکلا ہوگا۔۔ آج بتاتا ہوں
میں اسے۔۔"

"آپ اسے کچھ نہیں کہیں
گے۔۔ بہت منت کر کے میری
اجازت سے گیا ہے۔۔" زینت



نے کچن میں جاتے اسکی بات
سن لی تھی۔

"دو رکعت تراویح کے لیے
بھی بھیج دیتیں۔۔ امی میں بتا رہا
ہوں اسے اپنی زبان میں
سمجھائیں۔۔ کوچنگ کی بھی مہینے



میں دوسری چھٹی کرچکا ہے
صرف روزوں کے چکر
میں۔۔"

"کر لوں گی اس سے بات۔۔"

کل میں زینب کے ساتھ عبیر
کی عیدی کی شاپنگ کرنے



جارہی ہوں تم نے ساتھ چلنا
ہے۔۔ "ان کے نئے حکم پر وہ
فوراً بدکا۔

"یار آپ لوگوں نے مجھے سمجھ
کیا رکھا ہے۔۔ یہ عورتوں کے
کاموں میں میرا کیا کام۔۔؟"



"پھر دیکھ لو ہم اپنی پسند سے
سب لے آئیں گے۔۔ لڑکوں
کو تو بڑے ارمان ہوتے ہیں
اپنی دلہنوں کے لیے شاپنگ
کرنے کے۔۔"

Kitab Chehra Novels

"وہ کوئی اور زن مرید ہوتے
ہوں گے۔۔ اب لڑکی آپکی پسند
کی ہے۔۔ تو شاپنگ بھی اپنی
پسند کی کریں۔۔" اس کے ہاتھ
جھاڑنے پر وہ بس اسے دیکھ
کر رہ گئیں۔

"اچھا اپنی پسند کی کوئی چیز
بھجوانا چاہتے ہو تو وہی بتا
دو۔" ہاں ایک بڑی سی چادر
جس میں آپکی بہو سر سے پیر
تک چھپ جائے۔ تاکہ کسی
تیسرے کی نگاہ اس پر نہ
پڑے۔ مگر یہ بات وہ دل میں



"اچھا اپنی پسند کی کوئی چیز
بھجوانا چاہتے ہو تو وہی بتا
دو۔" ہاں ایک بڑی سی چادر
جس میں آپکی بہو سر سے پیر
تک چھپ جائے۔ تاکہ کسی
تیسرے کی نگاہ اس پر نہ
پڑے۔ مگر یہ بات وہ دل میں



ہی کہہ سکا تھا۔ نگاہوں کے
سامنے ایک ہفتے پہلے کا منظر
ابھرا۔ اس نے آج تک اتنی
خود سر اور بد تمیز لڑکی نہیں
دیکھی تھی۔ 'امیں تمہیں بتاؤں
گا عبیر جہانگیر۔' اپنی زندگی



سے اس طرح تو کھیلنے نہیں
دوں گا۔'

"نہیں مجھے ایسا کوئی ارمان
نہیں آپ جو مرضی آئے
بھیجیں۔ بس دعا کیجیے گا آپ کی بہو
کی شیانِ شان ہو۔" کیونکہ



اسے معلوم تھا وہ لڑکی اسکی
دی ہوئی چیزوں کو ہاتھ بھی
لگانے والی نہ تھی۔

جاری ہے

Kitab Chehra Novels



تیری رہگزر

قسط 7

Kitab Chehra Novels

حفصہ صاحبہ کمرے میں داخل
ہوئیں تو بڑا خواب ناک سا



ماحول تھا۔ کھڑکیوں پر دبیز
پردے پڑے ہوئے تھے۔ جبکہ
انکی لاڈلی اے سی فل اسپیڈ پر
کیے کمفرٹر اوڑھی سو رہی تھی۔
سب سے پہلے تو انہوں نے
کھڑکیوں سے پردے ہٹائے
تھے۔



"عبیر اٹھو۔۔ چار بج چکے
ہیں۔۔" اس کے چہرے سے کمفرٹ
ہٹایا مگر وہ کروٹ بدلے گہری
نیند میں تھی۔ لمبے سیاہ بال تکیے
پر بکھرے تھے۔ یقیناً نہا کر
کنگھا پھیرنے کی بھی نوبت نہ

۔



آئی تھی۔" اٹھو عبیر۔۔۔ مہمان
آنے والے ہیں بیٹا۔۔۔ تیار بھی
ہونا ہے ابھی تمہیں۔۔۔" اسکا
کندھا ہلایا تو اس نے بھنویں
سکیڑ کر مندی مندی آنکھوں
سے انہیں دیکھا۔

Kitab Chehra Novels



آئی تھی۔" اٹھو عبیر۔۔۔ مہمان
آنے والے ہیں بیٹا۔۔۔ تیار بھی
ہونا ہے ابھی تمہیں۔۔۔" اسکا
کندھا ہلایا تو اس نے بھنویں
سکیڑ کر مندی مندی آنکھوں
سے انہیں دیکھا۔

Kitab Chehra Novels



"بھئی سونے دیں ماما افطاری
میں ابھی دو گھنٹے سے بھی زیادہ
ہیں۔۔"

"کیا مطلب ہے عصر نہیں
پڑھنی تیار نہیں ہونا۔۔ آپ کی
کال آئی تھی وہ لوگ تو پہنچ
رہے ہیں بس۔۔ اور تمہاری



سسرال والے بھی ایک گھنٹے
تک آجائیں گے۔۔"

"اچھا دس منٹ اور۔۔"

"ایک سیکنڈ بھی نہیں۔۔ تمہاری

Kitab Chehra Novels

اس ہر وقت کی نیند سے

پریشان آچکی ہیں میں۔۔ کون



کہتا ہے سحری تک جاگو۔۔ رات
کی نیند لو گی تو یہ حال نہیں
چوگا۔ "کفر ٹر اس پر سے
گھسیٹتیں طے کرنے لگیں۔

عبیر زچ ہوتی خمار آلود آنکھیں
لیے اٹھ بیٹھی۔ آج گھر میں
افطار پارٹی تھی۔ صبح سے ہی گھر



میں تیاریاں چل رہیں تھیں۔ مگر
وہ یونیورسٹی سے آتے ہی نہا
دھو کر جمعہ پڑھ کر سو گئی تھی۔

"کپڑے کونسے پہن رہی ہو۔۔"

اب اٹھو۔ کب تک مراقبے
میں بیٹھی رہو گی۔ اور بالوں کا



کیا گھونسلہ بنا ہے ایک کنگھا
نہیں پھیر سکتیں تھیں۔۔"

"اف ماما ف۔۔!!! انسان
جب سو کر اٹھتا ہے اسکے دماغ
کو ورک کرنے میں ٹائم لگتا
ہے۔۔" اپنے الجھے سلکی بالوں کو
بری طرح لپیٹتی واشروم کی



سمت بڑھ گئی۔ وضو کر کے عصر
پڑھی تب تک حفصہ صاحبہ
اسکے دعوت میں پہننے کے
کیڑے نکال چکیں تھیں۔ کاٹن
نیٹ کے نفیس کڑھائی سے سجے
بے بی پنک شرٹ اور دوپٹے
کے ساتھ وائٹ بیلبوٹم۔ بڑا ہی



خوبصورت سوٹ تھا۔ یہ اسکی
ماں رمضان سے پہلے اس کے
لیے لائیں تھیں۔

"اچھا سا تیار ہونا سسرال
والوں کے ساتھ شوہر بھی پہلی
بار آرہا ہے۔۔۔ یہ نہیں سادہ منہ
اٹھا کر نیچے آگئیں۔۔۔" اسے



کپڑے تھامیں۔ نیچے کے
انتظامات دیکھنے کے لیے عجلت
میں باہر نکل گئیں تھیں۔ جبکہ
عبیر کا لفظ شوہر پر ہی چہرہ گلنار
ہو چکا تھا۔ وہ اتنی جلدی اس
وقت کو تصور بھی نہیں کر سکتی
تھی۔ اور اب نہ صرف قبول



کر چکی تھی بلکہ حیا سے سمٹ
بھی رہی تھی۔ کپڑے تبدیل
کر کے ڈریسنگ مرر میں اپنا
سڈول سراپا اور چاند جیسا مکھڑا
دیکھا۔

Kitab Chehra Novels

"لیکن پھر بھی تم میری بیوی
ہو۔۔ اپنے دماغ میں یہ بات



بٹھاؤ۔۔" اس کے کانوں میں ایک
بار پھر اس شخص کی سنجیدہ
گھمبیر آواز ابھری تھی۔ وہ
لاشعوری طور پر پچھلے ایک ہفتے
سے اس شخص اور اس ملاقات
کے بارے میں سوچ رہی تھی۔
اور جب جب اس شخص کا



خیال ذہن سے گزرتا وہ پہروں
اسے سوچتی رہتی۔ اپنے اندر
رونما ہونے والی اس تبدیلی سے
وہ خود گھبرا رہی تھی۔ حالانکہ
گزشتہ ہوئی ملاقات میں ایسا تو
کچھ بھی خوش کن نہ تھا کہ وہ
اپنے لمحے اس شخص کے نام



کرتی۔ پھر وہ کیوں اسے اپنا اتنا
وقت دے رہی تھی۔۔۔؟ اور
آج اس شخص کے آنے کی خبر
پر دل میں یہ کیسے گداز جذبات
ابھر رہے تھے۔۔؟ اپنی گھنی
پلکیں اٹھاتے مرر میں ایک بار
پھر اپنا عکس دیکھا۔ کیا یہ صرف



نکاح کے تین بول کا جادو
تھا۔۔؟

"اور اگر ان بول کا جادو مجھ پر
اثر انداز ہو رہا ہے تو یقیناً ان پر
بھی۔۔" اور پھر وہ اپنے عکس
سے بھی شرما گئی۔ 'یا اللہ یہ کیا
ہو رہا ہے مجھے۔۔؟' ذرا سی بی



بی کریم کے بعد اپنی سیاہ
آنکھوں میں کاجل لگاتے لبوں
پر لائٹ پنک شیڈ لگایا تھا۔ بلش
کی اسے قطعاً ضرورت نہ تھی۔
خدا نے اس نعمت سے اسے
پہلے ہی مالا مال کیا ہوا تھا۔
کانوں میں ہمہ وقت ڈائمنڈ



ٹاپس ہوتے تھے۔ جبکہ گلے میں
بلکل نازک سی خوبصورت گولڈ
کی چین پہنتی تھی۔ مگر آج
شوق میں ہاتھ میں ڈائمنڈ
بریسلیٹ پہن کر بالوں میں
برش پھیرنے لگی۔۔



"او ہو۔۔۔!! ماشاء اللہ

ماشاء اللہ۔۔۔" ڈارک پریل

گھٹنوں تک آتی شرٹ اور

اسٹریٹ پجاما میں ملبوس گلے

میں دوپٹہ ڈالی مائرہ کمرے میں

داخل ہوئی تھی اور اسکے

جگمگاتے روپ کو دیکھ دیوانی



ہوتی اسکی سمت لپکی۔۔ "ابراہیم
بھائی کے ہوش اڑنے والے ہیں
آج تو رخصتی ہی نہ کروا
لیں۔۔" عبیر نے گھور کر اسے
دیکھا جبکہ نجانے کیوں اس
شخص کے ذکر پر ہی تیزی سے
دل دھڑکنے لگا۔ "ماما نے



زبردستی تیار کروایا ہے۔۔" اپنی
رنگت کو سرخ پڑنے سے روکتی
بالوں میں برش پھیرنے لگی۔
مائرہ نے معنی خیزی سے
مسکراتے اس کے کندھے سے
کندھا ٹکرایا۔

Kitab Chehra Novels



"ہاں ہاں۔۔ بنا بنا لو۔۔ مگر تمہارا
چہرہ الگ ہی کہانیاں بتا رہا
ہے۔۔"

"بس خوا مخواہ فضول باتیں۔۔
بڑی میری لو میرج ہو رہی
ہے۔۔"



"ایسا بندہ تجھے اریج میں ہی مل
سکتا تھا۔۔ لو میں منہ لگا ہی نہ
لیتے۔۔" مارہ اپنے ہی چٹکلے پر
کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی جبکہ
عبیر نے کھینچ کر برش اسکے
کندھے پر مارا۔ "بکواس نہیں



کرو اگر روزہ نہیں ہوتا تمہارا
حشر بگاڑ دیتی۔۔"

"اللہ کا شکر تمہارا روزہ ہے۔۔

ورنہ ابراہیم بھا۔۔ یا اللہ

ماما۔۔۔" عبیر نے سرخ پڑتے

اسکی کمر میں زوردار دھموکا

جڑتے جملہ مکمل کرنے سے



روک دیا تھا۔ جبھی ماہم نے
کمرے کا دروازہ کھولتے اندر
جھانکا۔ "آنی بلا رہیں ہیں
دونوں کو۔ اذان ہونے والی
ہے۔ اور عبیر آپ کی آپکی

سسرال والے تشریف لا چکے



ہیں۔۔" وہ پیغام دیتی غڑاپ
سے غائب ہو گئی۔

"چلو اب۔۔" ماڑہ نے کمر
سہلاتے اسکے کندھے پر ہاتھ مارا
تھا۔ اور وہ اپنی اچانک بدلتی
کیفیت پر قابو پانے کی کوشش



کرتی بیڈ پر پڑا دوپٹہ اوڑھ کر
اسکے ساتھ باہر نکل گئی۔

وہ دونوں نیچے آئیں تو تمام
خواتین لاؤنج میں ہی جمع
تھیں۔ اور مرد حضرات ڈرائنگ



روم میں تھے۔ کونے کی ٹیبل پر
اسکی عیدی رکھی تھی جس میں
کپڑے، چوڑیاں، فروٹس اور
مٹھائیاں تھیں۔ اس نے بس
ایک سرسری نظر سامان پر ڈالی
تھی۔ اور منتظر بیٹھیں ساس کی
سمت بڑھ گئی۔



"ماشاء اللہ۔۔ بہت پیاری لگ رہی
ہے میری بیٹی۔۔" اسکی پیشانی
چومتے خود سے الگ کیا۔ اور
اپنے ساتھ ہی بٹھا لیا۔ ارہا بھی
اسکے برابر میں ہی آ بیٹھی۔

Kitab Chehra Novels

"آپ لوگ باتیں کریں۔ میں
ذرا انتظامات دیکھ لوں۔۔ روزہ



کھلنے والا ہے بس۔۔"

"جاؤ زینی شاباش۔۔" آسیہ بیگم

نے بیٹی کو اٹھنے کا اشارہ

کیا۔ "دیکھ لیں ماما انہیں بہو کو

پہلو میں بٹھا کر مجھے کام پر لگا

رہی ہیں۔۔" زینب کی شکایت پر

حفصہ صاحبہ مسکرا دیں۔۔



"بھئی آپ اپنی بہو پر حکم

چلائے گا۔۔ میری پر صرف

میرے آرڈرز لاگو ہوتے

ہیں۔۔" سمیرا صاحبہ اور

حفصہ، زینب اور ماثرہ کے ساتھ

کچن کی سمت بڑھ گئیں تھیں۔

جبکہ صائقہ بیگم وغیرہ وہیں



عبر اور آسہ بیگم کے ساتھ
ہلکی پھلکی باتوں میں مصروف
تھیں۔ اذان میں پانچ منٹ بچے
تو مرد حضرات بھی باہر چلے
آئے تھے۔ جن میں سب سے
پچھے اسید کے ساتھ سفید کرتا
شلوار میں ملبوس دونوں ہاتھ



پشت پر باندھا ابراہیم بھی چلا
آ رہا تھا۔ اسکی توجہ ساتھ چلتے
اسید کی کسی بات پر تھی۔ اپنی
ساس کے ساتھ ٹیبل کے
نزدیک آتی عبیر کے قدم اسے
دیکھ کر ایک پل کے لیے
ٹھہرے تھے۔ تمام افراد اپنی اپنی



نشستوں پر بیٹھ رہے تھے۔ کہ
قریب آتے ابراہیم کی نگاہ بھی
سامنے کھڑے پیکر پر ٹھٹھکی
تھی۔ اسید اس پل کیا کہہ رہا تھا
وہ غور نہ کر سکا۔ وہ بس اس
دلکش لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔ مگر
یہ بے اختیاری کا لمحہ صرف



ایک پل کے لیے آیا تھا۔ پھر وہ
نظر پھیر کر اسید کی بات کا
جواب دیتا اپنی نشست کی سمت
بڑھ گیا۔ جبکہ عبیر جہانگیر وہیں
منجمد کھڑی رہ گئی۔ وہ جو پچھلے
آدھے گھنٹے سے سٹائشن سن
رہی تھی۔ اس پل سب جھوٹ



لکئیں تھئیں۔ لب جھپٹتی ینگ
پارٹی کی سمت بڑھنے لگی۔ کہ
اس کی ساس نے اسے پکارا
تھا۔ اس نے مارہ کی معنی خیز
نگاہوں سے نگاہ پھیرتے ساس
کی سمت دیکھا۔ اور ایک پل
کے لیے اپنی جگہ جم گئی۔



"بیٹا یہاں آکر بیٹھیں۔۔ ہمارے

پاس۔۔" ہمارے۔۔!! وہ سمجھ

نہ سکی۔ ان کے ہمارے کہنے

سے کیا مراد تھی کیونکہ جس

جگہ وہ بلا رہی تھیں وہ ان کے

اور اسکے شوہر کے درمیان کی

جگہ تھی۔ اس نے ایک چور نگاہ



ابراہیم کی جانب ڈالی جو اپنی
دوسری جانب اسید کے ساتھ
بیٹھتی بہن سے کچھ کہہ رہا تھا۔
جس پر وہ ہنسی دباتی شوہر کے
ساتھ بیٹھ چکی تھی۔ وہ بھی
بھاری قدم اٹھاتی ان کی سمت
بڑھ گئی۔



"زینی اسکی پہنچ سے جوس دور
کرو فوراً۔" عبیر اپنی جگہ پر
آکر بیٹھی ہی تھی کہ اسید نے
زینب کو اسکے آگے سے جوس
کا جگ اٹھانے کا اشارہ کیا
تھا۔ "ارے بھئی وہ کس
لیے۔" آسیہ بیگم نے حیرت



سے داماد سے پوچھا۔ "آنٹی آپکو
معلوم نہیں شاید افطاری کے
وقت یہ اتنا پانی پیتی ہے کہ
پیٹ میں ایک ایکیوریئم بن
جائے۔۔"

Kitab Chehra Novels

"ایک بار تو ہم نے فحش کھلا
دی افطاری میں اسے وہ پھر



سے اسکے اندر ڈپکیاں مارنے
لگی۔۔ "اسید کی مبالغہ آرائی کو
زوہیب نے آگے بڑھایا تھا۔ اور
وہ دانت پیستی اسے وارننگ
بھری نگاہوں سے دیکھتی رہی۔
ابھی اسکے برابر میں یہ hulk
نہ بیٹھا ہوتا تو ساس کی پرواہ



کیے بغیر بھائی اور زوہیب کو
ایک ہی لکڑی سے ہانک دیتی۔
آسیہ بیگم ان لوگوں کے چٹکوں
پر ہنس پڑیں۔۔

"روزہ تو صبر کا نام ہے۔۔ اس
طرح تو انسان خود پر ستم
کر لے گا اور۔۔" یہ ابراہیم جنید



تھے۔ جنہوں نے بات کو
سنجیدگی کا رنگ دیتے اسے
خفت میں مبتلا کر دیا تھا۔

"بلکل صحیح کہہ رہے ہیں
آپ۔۔" یہ دوسری اسکی ماں
تھیں کونے میں جہانگیر صاحب
اور بہن بہنویوں کے ساتھ



بیٹھیں۔ ہمیشہ کی طرح داماد کی
ہاں میں ہاں ملانے والیں۔
تھوڑی دیر میں اذان ہو گئی
تھی۔ سب ہی افطاری میں
مصروف ہو چکے تھے۔ حفصہ
صاحبہ نے بیٹے اور داماد کی
ضرورت کا خیال رکھنے کی زینب

-



کو ذمہ داری دی تھی۔ جبکہ
آسیہ بیگم حفصہ صاحبہ کے برابر
میں بیٹھیں باتوں سے لطف
اندوز ہوتی افطار کر رہیں تھیں۔
ارہا اور اسامہ بھی زوہیب ماہرہ
وغیرہ کے ساتھ دبی دبی کھی
کھی کے ساتھ کھانے پینے میں

۔



لگے تھے۔ اور ایک وہ تھی۔!!
کھجور کھانے کے بعد آج اس
نے جوس کو ہاتھ بھی نہ لگایا
تھا۔ اور پلیٹ میں ذرا سی فروٹ
چاٹ نکال کر کانٹے سے ادھر
ادھر کر رہی تھی۔

Kitab Chelra Novels



ابراہیم جو اسید اور زینب سے
باتوں میں مصروف تھا مگر غیر
محسوس انداز میں اس پر توجہ
بھی تھی۔ جس نے اپنے آگے
رکھے جوس کے گلاس کو ہاتھ
بھی نہ لگایا تھا۔ اور سارا دن
کے بھوکے پیاسے رہنے کے



باوجود بھی کچھ نہیں کھا رہی
تھی۔ پاستا کاٹنے سے منہ میں
ڈالتے اس نے عبیر کے جوس
کا گلاس اٹھا لیا تھا۔ ایک طائرانہ
نگاہ پوری ٹیبل پر ڈالتے اپنی
زوجہ کی سمت دیکھا جو کاجل
بھری قیامت خیز آنکھوں سے



اسے ہی گھور رہی تھی۔ اسکی
آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اسکے
گلاس کو لبوں سے لگتا سپ
بھرنے لگا۔ آدھا گلاس خالی
کرنے کے بعد واپس سابقہ جگہ
رکھ دیا۔



"پیو۔۔!" عبیر کی آنکھوں میں
نا سمجھی ابھری تھی۔ اور نگاہیں
گلاس کی سمت گئیں جو آدھا
بھرا تھا۔ ایک عجیب سے احساس
کے تحت اسکے چہرے پر سرخی
دوڑ گئی۔ اور اپنا سر پلیٹ پر جھکا
گئی۔



"سوری۔۔ میں اپنے روزے کا
اجر نہیں کھونا چاہتی۔۔" اسکی
سلگتی مگر مدھم سرگوشی پر
ابراہیم نے اسکا جھکا سر
گھورا۔ "پیو یہ۔۔ ثواب ڈبل ہی
ہوگا کیونکہ شوہر کا ہی جھوٹا
ہے۔۔ نہ پینے کی صورت میں



گناہ بھی مل سکتا۔۔" اسکے دل
جلاتے انداز پر عبیر کا دل چاہا۔
جوس اٹھا کر اسکے منہ پر پھینک
دے۔ اس نے اب سر اسکی
سمت موڑا تھا۔ اسپرنگ رول کی
بائٹ لیتا وہ بھی بڑے اطمینان
سے انداز میں اسے دیکھ رہا



تھا۔ "آپ ہیں کون۔۔ گناہ ثواب
کا رجسٹر آپ کے ہاتھ میں
ہے۔۔؟" اور اس بار ابراہیم نے
اسکا ٹیبل پر رکھا ہاتھ اپنی
گرفت میں لے لیا۔ عبیر نے
دنگ ہوتے اپنے ہاتھ پر رکھے
اسکے ہاتھ کو اور پھر تمام افراد



کو دیکھا۔ ایک تو ٹیبل پر رکھا
سارا سامان انکی شیلڈ بنا تھا
دوسرا سب افطاری میں
مصروف تھے۔ مگر برابر میں
بیٹھیں اسکی ساس اور نند تو
دیکھ سکتیں تھیں۔ اس لیے
جلدی سے ہاتھ کھینچنا چاہا مگر

-



ابراہیم کی گرفت مضبوط تھی۔
لیکن اس نے اتنا کیا تھا کہ اب
ٹیبیل کے نیچے تھا ان دونوں کا
ہاتھ۔ اپنی نازک انگلیوں میں
اسکی مردانہ انگلیاں پھنستی
محسوس کرتے اسکی جان اسی
ہاتھ میں سمٹ آئی۔ شرم و حیا



سے چہرہ تپ اٹھا تھا۔ صرف
اس شخص کے لمس پر اسے
نہیں پتہ تھا غصہ اور جھنجھلاہٹ
کس کھڑکی سے بھاگ نکلے
تھے۔ اب تو بس بوکھلاہٹ تھی
جو اسکی بے باکی کے سبب بڑھی
تھی۔



"سب کا تو نہیں مگر تمہارے
گناہ ثواب کا رجسٹر اب اپنے
ہاتھ میں رکھوں گا۔۔ پیو
اب" اسکے حکمیہ انداز پر اس نے
ایک بار پھر اپنا ہاتھ غیر
محسوس انداز میں جھٹکا۔ لیکن اب
گرفت مضبوط کے ساتھ سخت



بھی ہو چکی تھی۔ اس نے ہاتھ
میں ہوتی جلن کے سبب لب
بھینچتے کن اکھیوں سے اسے
دیکھا۔ جو بالکل کول بیٹھا اپنے
مخصوص انداز میں بیٹھا اب
فروٹ چاٹ کھا رہا تھا۔ اور اسید
سے باتیں بھی کر رہا تھا۔ اسکے



ڈرامے پر عبیر بل کھا گئی۔ اور
ہاتھ ہلا کر اسے اپنی جانب
متوجہ کیا۔

"میں اٹے ہاتھ سے نہیں
کھا سکتی آپ ہاتھ
چھوڑیں۔۔" اس کے صلح جو انداز پر
ابراہیم نے رخ ہلکا سا ترچھا



کرتے ایسے اسے دیکھا جیسے کہہ
رہا ہو۔ کیا میں تمہیں جان نہیں
گیا۔۔! نہیں وہ اسے نہیں جانتا
تھا نہ ہی یہ دعویٰ کر سکتا تھا۔
لب بھینچے وہ بھی یونہی بیٹھی
رہی۔ جب ابراہیم کی اگلی بات
نے اسکا دماغ اڑا دیا۔ "اگلے پانچ



سیکنڈ میں تم نے یہ گلاس خالی
نہ کیا تو میں اپنی پلیٹ سب
کے سامنے تمہارے آگے
رکھوں گا جسے تمہیں اسی حالت
میں بیٹھ کر ختم کرنی
ہوگی۔۔ "اور اس بار لہجے میں
تنبیہ کے ساتھ کچھ اور بھی



تھا کہ ایک سیکنڈ کے بعد دوسرا
گزرا ہی تھا کہ وہ گلاس اٹھاتی
لبوں سے لگا گئی۔ جو بھی تھا اسکا
خشک پڑتا حلق بلکہ اندر اندر
تک رگیں تر ہو گئیں تھیں۔ آج
اسی شخص کی وجہ سے ہی تو وہ
اپنی پسندیدہ چیز لبوں سے نہ لگا



سکی تھی۔ مگر اب آدھا گلاس پی
کر اسے اور شدت سے پیاس
لگنے لگی تھی۔ لبوں پر زبان
پھیرتے جوس کا جگ متلاشی
نگاہوں سے ڈھونڈا جو زینب
کے آگے ہی رکھا تھا۔



"بھابھی۔۔! جگ پاس کیجیے
گا۔۔" ابراہیم کو سرے سے
نظر انداز کرتے زینب کو مخاطب
کیا۔ ہاتھ اب بھی اسی شخص کی
گرفت میں تھا۔

Kitab Chehra Novels

"ہیں۔۔ بڑی دیر نہیں کر دی
آج ایکوریسم میں پانی بھرنے



میں۔۔" یہ زوہیب تھا اپنی
ٹھنڈی جگتوں کے ساتھ آخری
نمبر پر۔۔

"روزہ کبھی رکھو تو پتہ ہو کتنی
پیاس لگتی ہے۔۔" وہ اپنی چلتی
زبان پر قابو نہ رکھ سکی تھی۔
ظاہر ہے وہ بھی انسان تھی۔۔



اور وہ بھی روزے دار۔۔ زینب
اور مائرہ سمیت اسید بھی اپنی
ہنسی ضبط نہ کر سکا تھا۔ جبکہ
زوہیب بس اس وقت ابراہیم کا
لحاظ کر گیا تھا۔ جو واپس اپنی
سنجیدگی کے خول میں سمٹ گیا
تھا۔



"بھاجن جوس دیکھیے گا عبیر
کو۔۔" اور خلاف توقع اس نے
گلاس جوس سے بھر دیا تھا۔
ابھی وہ گلاس اٹھا کر لبوں سے
لگا ہی رہی تھی کہ حفصہ صاحبہ
نے ٹوکا۔ "سیدھے ہاتھ سے
یمینیں عبیر۔۔!" انکے ٹوکنے پر



عبیر کا ہاتھ جہاں تھا وہیں تھم
گیا۔ بس بہت ہو گیا تھا ڈرامہ
اسے یہاں مزید ایک پل نہیں
ٹکنا تھا۔ گلاس واپس ٹیبل پر رکھ
گئی۔ مگر وہ کرتی تو کرتی کیا۔؟
جوس کے بجائے خون کا گھونٹ
حلق میں اتارتے ابراہیم کی



سمت دیکھا۔ جس کے تاثرات
بلکل سپاٹ تھے۔ کچھ بھی اخز
کرنا تقریباً ناممکن تھا۔ لڑکیاں
شرم و گھبراہٹ کے سبب
سسرال والوں کے سامنے نہیں
کھاتی تھیں یہاں اسکے ہاتھ کو
ہی زبردستی باندھ دیا گیا تھا۔ اور



اگلے پانچ منٹ تک اسکی گرفت
میں موجود اسکا ہاتھ اب سن
ہو چکا تھا۔ مگر جیسے ہی مرد
حضرات افطاری سے فارغ ہو کر
نماز کے لیے اٹھے جب جا کر
اسکے ہاتھ کو رہائی ملی تھی۔ اور
ایسا لگا اسکے ہاتھ میں خون پھر



سے رواں دواں ہو گیا ہو۔ ہاتھ
ٹیبیل کے نیچے سے ہی دوپٹے
کے نیچے چھپا گئی تھی۔ ابھی روم
میں جا کر ہاتھ کا جائزہ بھی لینا
تھا۔ اور پھر کچن میں جا کر اپنا
پیٹ بھی بھرنا تھا۔



سے رواں دواں ہو گیا ہو۔ ہاتھ
ٹیبیل کے نیچے سے ہی دوپٹے
کے نیچے چھپا گئی تھی۔ ابھی روم
میں جا کر ہاتھ کا جائزہ بھی لینا
تھا۔ اور پھر کچن میں جا کر اپنا
پیٹ بھی بھرنا تھا۔



"ویسے بی بی جی سچی بات
ہے۔۔ تمہارا سائیں ہے بڑا گبرو
جو آن۔۔" اسکے سامنے بیٹھتے
زرینہ نے بے ساختہ انداز میں
ابراہیم کی تعریف کی تھی۔ اور
وہ جو بھر بھر کر چٹنی سے
رول کھا رہی تھی۔ یکدم گلے



میں اٹکا تھا۔ اور بری طرح
کھانسنے لگی۔ زربینہ نے ہڑبڑاتے
اسے بوتل سے پانی نکال کر
دیا۔ تمام خواتین نماز کے بعد
لاؤنج میں ہی باتوں میں
مصروف تھیں۔ وہ نماز کے بعد
نظر بچا کر کچن میں چلی آئی

۔



تھی۔ اور پیٹ پوجا میں مصروف
تھی۔ پانی کے چند گھونٹ
بھرتے زرینہ کو گھورا۔

"تمہیں نظر نہیں آرہا میں
افطاری کر رہی ہوں۔"

Kitab Chennai Novels



"لیکن بی بی جی۔۔ میں نے تو
آپ کے سائیں کی۔۔" زرینہ
نے گڑبڑاتے صفائی دینی
چاہی۔ "تم پٹ جاؤ گی میرے
ہاتھوں سے۔۔ سائیں سائیں کر رہا
ہے اس وقت میرا اپنا
سر۔۔" نگاہ واپس اپنے نازک



ہاتھ کی سمت گئی جہاں کوئی
نشان تو نہ تھا مگر اب تک
سرخ ہو رہا تھا۔

"کیا بات ہے زرینہ چائے بننے
میں کتنی دیر لگے گی۔ تم یہاں
کیا کر رہی ہو۔۔ افطاری نہیں کی
کیا۔۔؟" حفصہ صاحبہ جو تمام



مرد حضرات کے مسجد سے
واپس آنے پر چائے کا کہنے
آئیں تھیں۔ بیٹی کو دوبارہ افطاری
کرتا دیکھ حیران رہ گئیں۔

"کیسے کرتی ایک جگہ اپنی
سمدھن اور دوسری جگہ داماد بٹھا
دیا۔۔ بتاؤ کوئی کھا سکتا ہے سکون



سے۔۔"اس نے زرینہ کو بھی
شامل کیا جو کھی کھی کرتی
چائے کے پکتے پانی میں دودھ
ڈال رہی تھی۔

"آہستہ بولو۔۔ باہر سسرال
والے بیٹھے ہیں۔۔ کیا سوچیں
گے۔۔ اتنی بھوکی بہو ہے ان



کی۔۔"انہوں نے نزدیک آتے
ڈپٹا۔ ساتھ ہی اسکے حسین خود
سے لاپرواہ سراپے کو بغور
دیکھا۔ لمبے سیاہ بالوں کو میسی بن
میں جکڑی تھی۔ لٹیں چہرے کا
طواف کر رہی تھیں۔ دوپٹہ چیرے
کی پشت پر پڑا تھا۔ مگر اسکا سارا



دھیان ہری چٹنی پر تھا۔ 'یا اللہ
کیا ہوگا اس لڑکی کا۔۔ میرا داماد
تو اتنا ڈیسینڈ اور سمجھدار ہے۔۔'

"کپوں میں چائے نکلاؤ اور خود
لے کر آنا۔ زرینہ تم خواتین
میں دینا یہ مردوں میں دے
کر آئے گی۔۔" وہ حکم دیتیں



باہر نکل کئیں۔ زرینہ نے چائے
ٹرائی میں رکھ کر اسے سفر پر
روانہ کر دیا تھا۔ ڈرائنگ روم
میں داخل ہوئی تو ابراہیم کے
سوا تمام مرد موجود تھے اس
نے سکون کا سانس لیا تھا۔ سب
کو چائے دے کر باہر آئی تو



ماں کسی تھانے دار کی طرح
کھڑیں تھیں۔ "چائے دے دی
سب کو۔۔؟"

"جی دے دی آپ کے سامنے
تو اندر گئی تھی۔" آگے بڑھنے
لگی مگر حفصہ صاحبہ نے کہنی
تھام کر روک لیا۔



"ایک بڑا کپ کچن سے بھر کر
باہر لے کر جاؤ۔۔ ابراہیم گارڈن
میں بیٹھے کوئی ضروری کال اٹینڈ
کر رہے ہیں۔۔" ماں کے نئے
آرڈر پر اسکی بھنویں چڑھ
گئی۔ "میں کیوں دے کر
آؤں۔۔؟ جمال اور زرینہ اللہ نہ



کرے مر گئے ہیں۔۔ آپ نے
تو مجھے اچھا کام پر لگایا
ہے۔۔ "اسکی بحث پر انہوں نے
دانت پیس لیے۔ ایسی بیوقوف
بٹی انہیں ہی کیوں ملی تھی۔۔؟

Kitab Chehra Novels

"تم سے جتنا کہہ رہی ہوں
کرو۔۔" وہ منہ ہی منہ میں



نجانے کیا کیا بد بداتی مرتی کیا
نہ کرتی کے مصداق چھوٹی سی
ٹرے میں چائے سے بھرا بڑا
مگ لیے باہر کی سمت بڑھ گئی۔
باہر آئی تو ہلکی ہلکی ہوا چل
رہی تھی۔ گارڈن میں پڑی چیئرز
کی جانب دیکھا۔ جن کے پاس



پشت کیے کھڑا ابراہیم کال پر
مصروف تھا۔ اسکے قریب پہنچنے
پر ابراہیم کی سنجیدہ اور کافی حد
تک غصیلی آواز اسکے کانوں میں
پڑی تھی۔ نجانے کس پر برس
رہا تھا۔ سلیوز کلائیوں تک فولڈ
کیے سلور رسٹ واچ میں قید



ہاتھ سر تک لے جاتے بالوں
میں ہاتھ پھیرا تھا۔ وہ ٹرانس
میں کھڑی اسے دیکھ رہی تھی
کہ اچانک چہرے پر ناگوار
تاثرات لیے وہ پلٹا۔ عبیر ہڑبڑاتی
چائے کی ٹرے ٹیبل پر رکھ
گئی۔ "آ۔۔ آپکی چائے۔۔"

--



"میں تمہیں کال بیک کرتا
ہوں۔۔۔ ٹھہرو" وہ پلٹ ہی رہی
تھی کہ اسے ٹھہرنے کا اشارہ
کرتا کال کاٹ گیا۔ عبیر نے
اسے موبائل کرتے کی سائیڈ
پاکٹ میں ڈالتے دیکھا تھا۔ "تم
نے بنائی ہے۔۔۔؟"



"نہیں زرینہ نے۔۔" لٹیں کان
کے پیچھے اڑتی دور تک پھیلی
گھاس کو دیکھ رہی تھی۔

"لے جاؤ واپس۔۔" اس نے
نگاہیں واپس اسکی سمت موڑیں۔
ہاتھ پشت پر باندھے سنجیدہ
نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔



"لیکن کیوں۔۔ ماما نے بھجوائی
ہے آپ کے لیے یہ۔۔ اگر آپ
ٹیسٹ کے ڈر سے کہہ رہے۔۔
ایسا بالکل نہیں ہے۔۔ وہ بہت
اچھی چائے بناتی ہے۔۔"

Kitab Chehra Novels

"میں گھر کی عورتوں اور آفس
کے پیون کے علاوہ کسی کے



ہاتھ کی چائے نہیں پیتا۔۔"عبیر
نے متعجب ہوتے ٹرے واپس
اٹھالی۔"اوکے میں بھابھی کو
کہتی ہوں آپکو چائے بنا کر دے
جائیں۔۔"

Kitab Chehra Novels

"کیوں تم گھر کی عورتوں میں
شامل نہیں ہوتیں۔۔؟" اس بار



وہ چونکی تھی۔ اور دو تین بار
آنکھیں جھپک جھپک کر اسے
دیکھا۔

"آپ میرے ہاتھ کی چائے پینا
چاہتے ہیں۔۔؟" اپنی جانب
انگوٹھا کرتے حیرت انگیز تاثرات
لیے اسے دیکھا۔ جس پر ابراہیم



نے بس ہلکا سا سر اثبات میں
ہلایا تھا۔

"پھر میں آپ کو مخلصانہ مشورہ
دوں گی کہ یہ چائے پی
لیں۔۔"

Kitab Chehra Novels



"نہیں مجھے مشورہ نہیں ایک
کپ چائے چاہیے۔۔" اس بار
عبیر کی بھنویں سکڑ گئیں۔

"میں پہلے ہی بتا رہی ہوں زرنیہ
جیسی چائے نہیں بناتی میں۔۔"

Kitab Chelra Novels



"ڈونٹ وری۔۔ مجھے زرینہ کا
ٹیسٹ تمہاری چائے میں بالکل
نہیں چاہیے۔۔" اس کے معنی خیز
لہجے پر توجہ دیے بغیر وہ واپس
پلٹ گئی تھی۔ پیر پختی کچن میں
داخل ہوئی تو سنک کے پاس



"ڈونٹ وری۔۔ مجھے زرینہ کا
ٹیسٹ تمہاری چائے میں بالکل
نہیں چاہیے۔۔" اس کے معنی خیز
لہجے پر توجہ دیے بغیر وہ واپس
پلٹ گئی تھی۔ پیر پختی کچن میں
داخل ہوئی تو سنک کے پاس



کھڑی زرینہ برتن دھو رہی
تھی۔

"ساس پین دو مجھے۔۔۔" چائے
سے بھرا کپ سِلپ پر پٹختے
ساس پین مانگا تو زرینہ نے
حیرت سے اسے دیکھا۔



"صاحب جی کو میرے ہاتھ کی
چائے پسند نہیں آئی بی بی
جی۔۔؟" اب تو اسکے چہرے پر
گھبراہٹ ابھرنے لگی۔ مگر وہ
بغیر جواب دیے۔ تھوڑے سے
پانی سے بھرا ساں پین برنز پر
پٹخ گئی۔



"یہ۔۔ یہ کیا کر رہی ہیں بی بی
جی۔۔ لائیں میں بنا دوں۔۔ اس
بار پکا بہت اچھی بناؤں گی۔۔"

"ہٹ جاؤ زرینہ۔۔ ویسے ہی
دماغ گھوم رہا ہے میرا۔۔" چینی
ڈالتے اسے ڈپٹا۔ اتنے میں خالی
کپوں کی ٹرے لیے مارہ بھی



چلی آئی تھی۔ اور کچن کا یہ
منظر دیکھ ایک پل کے لیے
شاک میں چلی گئی۔

"عبیر یہ۔۔۔ یہ تم ہی ہو
نا۔۔۔" ڈرامائی انداز میں کہتی اسکی
سمت آئی تھی۔ مگر عبیر نے
چائے کے ابلتے پانی میں دودھ



ڈالتے مکمل طور پر اسے
نظر انداز کر دیا تھا۔ ابھی ایک
شخص اسکا دماغ خراب کر رہا تھا
وہی کافی تھا۔

"پتہ نہیں بی بی جی کو کیا
ہو گیا۔۔ باہر صاحب جی کے لیے
چائے لے کر گئیں تھیں۔ مگر



واپس لے آئیں اور اب خود بنا
رہی ہیں۔۔" زرینہ کے فکر مند
انداز میں بتانے پر پہلے تو وہ
دنگ نگاہوں سے عبیر کی تپتی
ہوئی شکل دیکھتی رہی پھر بے
ساختہ کھلکھلا اٹھی۔



"ارے پگلی ہمارے جی جو کو
اپنی بیوی کے ہاتھ کی چائے
پینی تھی بس۔۔ کیوں
عبیر۔۔؟" اسکے کندھے سے
کندھا ٹکرایا۔

Kitab Chehra Novels

"کیا ہے دفع ہو یہاں
سے۔۔" ڈونگیا ہاتھ میں لیے



پھاڑ کھانے والے انداز میں چیخی
تھی۔ "کوئی اس طرح اپنی
منکوحہ سے کام کرواتا ہے۔۔؟"

"تو کس طرح کرواتے ہیں۔۔ تم
چاہ رہیں تھیں۔۔ تمہارے ساتھ
آکر بناتے۔۔؟" اس کے آنکھیں
پٹپٹا کر پوچھنے پر عبیر نے سرخ



پڑتے کھی کھی کرتی زرینہ کو
دیکھا۔ جو رخ موڑتی فوراً اپنے
کام میں لگ گئی تھی۔

"دفع ہو جاؤ۔ اور اگر تم نے
زوہیب کو یہ بات بتائی تو آئی
سویر میں آئی کو بتادوں گی کل
وہ تمہارے لیے روزز اور



چاکلیٹس لاء۔۔" اس نے آواز
ہلکی ہی رکھی تھی مگر ماثرہ نے
گڑبڑاتے جلدی سے اسکے لبوں
پر ہاتھ رکھ دیا۔ "کیا بکواس
کر رہی ہے چڑیل۔۔ سب
کے لیے چاکلیٹس لایا تھا
وہ۔۔" چقدر کی طرح لال



پڑتے اسے مزید کہنے سے باز
رکھا۔ مگر عبیر کے لبوں پر بڑی
مزے دار مسکراہٹ تھی۔ اور
چائے کپ میں نکالنے لگی۔

"جاؤ شاباش۔۔ اب یہ ذرا اپنے
جی جو کو دے کر آؤ۔۔" چائے



کپ میں نکالتے اسے لے
جانے کا اشارہ کیا۔

"وہ تمہارا انتظار کر رہے ہیں
بیوقوف۔۔"

Kitab Chehra Novels
"وہ میرا نہیں میرے ہاتھ کی
چائے کا انتظار کر رہے۔۔ شرافت



سے لے کر جاؤ۔۔ اس سے پہلے
کہ میرا منہ کھل جائے۔ "مارہ
اسے لعن طعن کرتی چائے لے
کر کچن سے نکل گئی تھی۔

Kitab Chehra Novels



رات کے نو بج رہے تھے۔ جب
وہ لوگ جانے کے لیے اٹھ گئے
تھے۔ حفصہ صاحبہ اور جہانگیر
صاحب نے ڈنر کے لیے بہت
اصرار کیا مگر ابراہیم نے کہیں
ضروری کام سے جانے کا کہہ
کر منع کر دیا تھا۔ آسیہ بیگم نے



جانے سے پہلے عبیر کو گلے لگا
کر ڈھیر ساری دعائیں دیں
تھیں۔ اور ہاتھ میں لفافہ بھی
دیا تھا۔ اس نے جھجھکتے انکار
کرنا چاہا تھا۔ مگر وہ زبردستی اسے
عیدی کے نام پر دے گئیں
تھیں۔ ان کے رخصت ہونے



سے پہلے اس نے پورچ میں
اپنی کار کے پاس سنجیدہ تاثرات
لیے جہانگیر صاحب اور اسید
سے گفتگو کرتے ابراہیم کو بھی
دیکھا تھا۔ مگر اس نے ایک بار
بھی اسکی جانب دیکھنے کی یا
غلطی سے بھی نگاہ ڈالنے کی



کوشش نہ کی تھی۔ وہ کافی دیر
تک ساس اور ماں کے ساتھ
کھڑی رہی مگر اس نے ایک بار
بھی اسکی جانب نہ دیکھا۔ یہاں
تک کہ ساس کو قریب آکر خدا
حافظ کر کے کار کی سمت تک
بڑھ گیا۔ ان کی کار مین گیٹ



سے نکلنے تک اس نے دیکھا
تھا۔ اور نجانے کیوں اس پل
اپنے اندر ڈھیر سارا غصہ ابھرتا
محسوس ہوا تھا۔

اس نے مارہ کے چائے دے
کر واپس آنے کے بعد ابراہیم
کا ری ایکشن پوچھا تھا۔ جس پر



اس نے بس ایسے اتنا بتایا تھا۔
کہ انہوں نے کھینکس کہہ کر
چائے قبول کر لی تھی۔ اور کوئی
دوسری بات نہ کہی تھی۔ جس
پر وہ کافی دیر تک اس بارے
میں سوچتی رہی تھی۔ اسے امید
تھی چاہے اس نے جیسی بھی

۔ ۔ ۔



چائے بنائی وہ پرستلی ہینکس تو
ضرور کرے گا۔ مگر ایسا کوئی لمحہ
نہیں آیا تھا۔ بلکہ اس شخص نے
اسے سرے سے نظر انداز کر دیا
تھا۔

Kitab Chehra Novels

’کیا اتنی بری تھی میری
چائے۔۔؟ مگر اسید بھائی تو پی



لیتے ہیں بس تھوڑی سی برائی
کرتے ہیں کبھی ایسے خفا تو
نہیں ہوتے۔۔ 'نجانے کیوں اس
شخص کا خود سے یوں لا تعلق
ہونا اسے پسند نہ آیا تھا۔

Kitab Chahar Nooris *****

جاری ہے



تیری رہگزر

قسط 8 رمضان کی بابرکت
طاق راتیں چل رہیں تھیں۔
پورا مہینہ کس طرح پر لگا کر



اڑا تھا۔ پتہ بھی نہ چلا تھا۔
شہر بھر کے ساتھ گھر کی
رونقیں ہی الگ تھیں۔ ہر
طرف عید کی تیاریاں زور
و شور سے جاری تھیں۔ وہ
بس ایک دو بار ہی شاپنگ پر
جاسکی تھی۔ ایک تو پڑھائی اور



انہوں نے اسکے اور ابراہیم
کے آپس میں کانٹیکٹ کا
پوچھا۔ وہ اس وقت تو شرما
شرمی میں کہہ گئی تھی کہ
ہاں روز بات ہوتی ہے۔ مگر
اصل بات تو یہ تھی۔ اسکے
شوہر کو تو سرے سے اس



دوسرا دل کی بدلتی کیفیت
نے اسے کسی کام کا نہ چھوڑا
تھا۔

مگر اصل دماغ خراب اسکی
یونی فیلوز نے کیا تھا۔ جب



انہوں نے اسکے اور ابراہیم
کے آپس میں کانٹیکٹ کا
پوچھا۔ وہ اس وقت تو شرما
شرمی میں کہہ گئی تھی کہ
ہاں روز بات ہوتی ہے۔ مگر
اصل بات تو یہ تھی۔ اسکے
شوہر کو تو سرے سے اس



سے بات کرنے میں دلچسپی
ہی نہ تھی۔ نکاح کو تین ماہ
ہونے والے تھے مگر ابراہیم
نے اب تک اس سے
کانٹیکٹ تک کرنے کی
کوشش نہ کی تھی۔



انہیں انٹرسٹ ہی نہیں مجھ
میں۔۔۔ وہ تو پہلے ہی کہہ چکے
انہیں میں پسند نہیں۔۔۔ انیم
تاریک کمرے میں لیٹی۔ وہ
اب بھی خود سے الجھ رہی
تھی۔ اب تو یہ روز کا معمول
بن چکا تھا۔ وہ پہروں اس



تخص کے بارے میں سوچتی
رہتی۔ اپنے سیدھے ہاتھ پر
آج بھی اس شخص کا لمس
اسی شدت سے محسوس
کر سکتی تھی۔ مگر وہ اسی دن
ایسی پیٹھ موڑ کر گیا تھا کہ
پھر پلٹ کر پوچھا بھی نہ



تھا۔ وہ چاہتا تو زینب سے
کانٹیکٹ نمبر لے کر اس سے
رابطہ کر سکتا تھا۔ زینب تو ابھی
تھی بھی میکے میں۔ عید کل یا
پرسوں ہونے کا امکان تھا۔
ان کے گھر کی رسم تھی یہ۔
نئی دلہن اپنے میکے چلی جاتی



تھی۔ پھر سسرال والے ہی
عید کے پہلے دن دعوت پر
ساتھ لے کر آتے تھے۔

آخر ہم کیوں اس رشتے میں
بندھ گئے۔۔؟ جس میں نہ

ذرا سی انڈر اسٹینڈنگ ہے نہ



انہیں مجھ میں
انٹرسٹ۔۔ اسیلنگ کو گھورتی
وہ اپنے ہی تانوں بانوں میں
الجھی تھی۔۔ "کس عذاب
میں پھنسا دیا ہے بابا آپ
نے مجھے۔۔ جس شخص کو میں
ہی پسند نہیں وہ پوری زندگی



میرے ساتھ کیسے گزارے
گا۔۔ اکروٹ بدلتے غصیلے
انداز میں سوچا۔ 'اچھی بھلی
زندگی چل رہی تھی۔۔

خوا مخواہ مجھے ان عذابوں میں
دھکیل دیا۔ 'ورنہ ہر سال اس
وقت تو وہ زوہیب اور ماثرہ

کے ساتھ نکلی ہوتی تھی۔
لیکن اس بار دل ایسا مرجھایا
ہوا تھا کہ ان کی کالز تک
رسیو نہیں کر رہی تھی۔ جب
ہی جھٹکے سے کمرے کا
دروازہ کھلا تھا اور مائرہ اس
پر دھاوا بولنے آگئی۔



"بے غیرت۔۔ بے شرم
لڑکی۔۔ یہاں چھپی بیٹھی
ہو۔۔ میں کب سے کال
کر رہی ہوں۔۔" لائٹس آن
کر کے اسکے چہرے سے
کمفرٹر ہٹاتی چیخی تھی۔



"چلی جاؤ مائرہ یہاں سے۔۔
میرے سر میں درد ہو رہا
ہے۔۔"

"بھاڑ میں گیا تمہارا سر کا
درد۔۔ اٹھو چاند ہو گیا ہے کل



عید ہے پاگل لڑکی۔۔" اس کے
جھنجھوڑنے پر وہ اٹھ بیٹھی۔

"میرا سچ میں دل نہیں
مائر۔۔"

Kitab Chehra Novels



"پاگل نہیں بنو اٹھو
فوراً۔" اسے زبردستی بیڈ
سے اٹھا کر کھڑا کر دیا۔ "جاؤ
منہ دھو کر آؤ زوہیب نیچے
ویٹ کر رہا ہے ہمارا۔۔۔ باہر
چلیں گے تھوڑا گھوم پھر کر
مہندی لگوا کر آئیں



گے۔۔"مارہ نے پھر اسے
زبردستی تیار کروایا تھا۔ اسکا
بلکل بھی موڈ نہ تھا۔ مگر وہ
لوگ زبردستی اسے لے گئے
تھے۔ آج ماہم بھی ان کے
ساتھ موجود تھی۔ مارہ اور
ماہم نے تھوڑی سی شاپنگ



کی تھی۔ پھر وہ لوگ ڈنر
کے لیے ایک ریسٹورینٹ چلے
آئے۔ اس نے اپنے لیے کچھ
آرڈر نہیں کیا تھا سوائے
ایک جوس کے گلاس کے۔
زوہیب اور ماہم ماثرہ سے
نجانے کس بات پر بحث



کر رہے تھے۔ اسکی توجہ اپنی
فیس بک فیڈز پر تھی۔ جہاں
ہر جگہ چاند رات کے حوالے
سے وشنز اور میمنز چل رہی
تھیں۔ جیسی اسکرین پر زینب
بھابی کی کالر آئی ڈی ابھر
آئی۔

"ہیلو اسلام و علیکم۔۔"

"و علیکم اسلام۔۔ میری جان
کیسی ہو۔۔ چاند
مبارک۔۔!!"

Kitab Chehra Novels



"خیر مبارک بھابھی۔۔ کیسی
ہیں۔۔"

"میں ٹھیک ہوں۔۔ کل کی
تیار ہو گئی پوری۔۔؟"

Kitab Chehra Novels



"جی۔۔ میری تو ماما نے پوری
کردی تھی۔۔ یہ آپکے پیچھے
شور کیسا ہے۔۔ باہر ہیں
آپ۔۔؟" کیونکہ اسے اسکی
آواز مشکل سے سمجھ آرہی
تھی۔ "ہاں عروج آگئی تھی
شام میں بس اسے اور اربا کو



لے کر بھاجن کے ساتھ کچھ
شاپنگ کرنے آئی ہوئی
ہوں۔۔ تمہیں تو پتہ ہے آخر
آخر تک کچھ نہ کچھ رہ ہی
جاتا ہے۔۔ "عروج انکے
ماموں کی بیٹی تھی۔۔ اکثر ان



کے گھر آتی جاتی رہتی
تھی۔ "اسید کہاں ہیں۔۔"

"وہ تو گھر پر ہی تھے آپکی
بات نہیں ہوئی ان سے۔۔"

Kitab Chehra Novels



"ہوئی تھی گھر سے نکلنے سے
پہلے۔۔ کہہ رہے تھے
دوستوں میں جارہے ہیں۔۔
اور تمہارا دوپٹہ کلر ہو کر آگیا
تھا۔۔؟"

Kitab Chehra Novels



"ہم۔۔ جمال لے آیا تھا آج
دوپہر میں۔۔" جب اسے
پیچھے سے ابراہیم کی بھاری
لہجے میں ہنسنے کی آواز سنائی
دی تھی۔ وہ کسی سے گفتگو
کر رہا تھا شاید۔۔ مگر اس قدر
خوشگوار انداز میں۔۔!



"تم کیا کر رہی ہو۔۔"

"میں۔۔؟ میں زوہیب مارہ
کے ساتھ ہی ہوں باہر۔۔۔"

"زینی۔۔ آ جاؤ یار بس۔۔"

Kitab Chehra Novels



"آئی بھاجن۔۔ چلو عبیر میں
گھر پہنچ کر بات کروں گی تم
سے۔۔"

"اللہ حافظ۔۔" اسے احساس
بھی نہ ہوا تھا۔ اسکی ضبط سے
پھنسی پھنسی آواز نکلی تھی۔



کال کا ٹی موبائل ٹیبل پر
پھینک گئی۔ وہ کیوں اپنا دل
اس وقت مٹھی میں جکڑا
محسوس کر رہی تھی۔۔؟

"عبیر اگر تم نے اپنا موڈ
ٹھیک نہیں کیا تو آئی سویر



یہ سلس کا گلاس تمہارے
منہ پر پھینک دوں
گا۔ "زوہیب کی غصیلی آواز
پر وہ چونکی تھی۔ ویٹر کھانا
رکھ کر جا چکا تھا۔

Kitab Chehra Novels



"میں نے نہیں کہا تھا لے
کر آؤ مجھے۔۔ زبردستی گھسیٹا
ہے" اپنے تاثرات پر قابو پاتی
ناگواری سے بولی۔ "اب
غلطی ہو گئی تو گناہ نہ بناؤ۔۔
لگ رہا ہے آج آزاد نہیں
بلکہ قید ہوئی ہے۔۔" اس کے



لیم جوک پر مائرہ اور ماہم
ہنس پڑیں تھیں جبکہ اس نے
پانی کی بوتل کھینچ کر اسے
ماری تھی۔ کھانے کے بعد وہ
مال سے کچھ فاصلے پر مہندی
اسٹالز کے پاس پہنچ گئے
تھے۔ اس نے مہندی لگوانے



سے صاف انکار کر دیا تھا۔
جس پر مائرہ نے بڑی حیرانی
کا بھی اظہار کیا تھا۔ یہاں
تک کہ ساتھ چلنے پر بھی
راضی نہ تھی۔ عجیب موڈی
ہو گئی تھی وہ اچانک۔ حالانکہ
ہر سال وہ لوگ اسی طرح



گھومتے پھرتے تھے۔ پھر وہ
تینوں مزید اس سے بحث
کیے بغیر کار میں اسے چھوڑ
کر سامنے اسٹال کی سمت
بڑھ گئے تھے۔

Kitab Chehra Novels



گھومتے پھرتے تھے۔ پھر وہ
تینوں مزید اس سے بحث
کیے بغیر کار میں اسے چھوڑ
کر سامنے اسٹال کی سمت
بڑھ گئے تھے۔

Kitab Chehra Novels



"تم لوگوں نے آج میرا پورا
ٹائم ضائع کروا دیا۔ اتنے کام
کرنے تھے مجھے۔" مہندی
اسٹالز کے سامنے لمبی قطار
میں کھڑی گاڑیوں کی لائن
میں کار پارک کرتے ابراہیم
نے برابر میں بیٹھی بہن کو



گھورا۔ "ہاں تو ہم کہہ رہے
تھے اسامہ کے ساتھ بھیج
دیں مگر آپ نے ہی منع
کیا۔۔" سیٹ بیلٹ کھولتے
مسکراہٹ دباتی بولی۔

Kitab Chehra Novels



"ہاں اتنے رش والے علاقے
میں اسکے ساتھ بھیج کر میں
اپنے ذہن پر نئی ٹینشن لے
لیتا۔۔ اب جلدی اترو اور پانچ
منٹ میں کام کمپلیٹ
کرو۔۔" ان کے ساتھ پیچھے
بیٹھیں عروج اور ارہا بھی اتر



گئی تھیں۔ ہر اسٹال پر خاصا
رش تھا مگر جن کے ریٹ
زیادہ تھے پھر بھی خالی تھے
ابراہیم انہیں لیے وہیں بڑھ
گیا۔

Kitab Chehra Novels



"ارے مارہ ماہم تم لوگ
یہاں۔۔!!" ان دونوں کو
اسٹال پر مہندی لگواتے دیکھ
وہ خوشگوار حیرت میں مبتلا
ہو گئی تھی۔۔" ہم لوگ
شاپنگ پر آئے ہوئے تھے
بس سوچا مہندی بھی لگواتے



جائیں۔۔" ابراہیم کی نگاہ
بے اختیار بھٹکی تھی۔ مگر ناکام
ہی واپس لوٹی تھی۔ "اچھا
کیا۔۔ مگر آئی کس کے ساتھ
ہو اور تمہاری پارٹنر کہاں
ہے۔۔؟" بہن کے پوچھنے پر



وہ لاشعوری طور پر مائرہ کے
جواب کا منتظر تھا۔

"یہ رہا زوہیب کونے میں
کھڑا ہے کال آئی ہے ابھی
اس کی اسی کے ساتھ آئے



ہیں۔۔" اتنے میں زوہیب
بھی قریب چلا آیا۔

"اسلام و علیکم ابراہیم۔۔" اس
نے ابراہیم سے مصافحہ کیا

تھا۔
Kitab Chehra Novels



"عبیر کدھر ہے۔۔؟ ابھی کچھ
دیر پہلے تک تو تم لوگوں
کے ساتھ تھی۔۔"

"وہ اب بھی ساتھ ہے۔۔ کار
میں بیٹھی ہے۔۔"



"کیوں۔۔؟ مہندی لگوا لی اس
نے۔۔؟"

"نہیں۔۔ اسکی کچھ طبیعت
اپ سیٹ ہے۔۔ منع کر دیا
اس نے۔۔"

Kitab Chehra Novels



"اوہ۔۔! میری ابھی کچھ دیر
پہلے بات ہو رہی تھی تب ہی
اسکی آواز سے اندازہ ہو گیا
تھا۔۔" زینب نے متفکر ہوتے
کاروں کی لمبی قطاروں کی
سمت دیکھا۔



"مگر اس طرح کار میں اکیلے
بیٹھنا بالکل سیف نہیں
ہے۔۔" ابراہیم نے لب
بھینچتے سنجیدگی سے کہا۔
کیونکہ کاریں جہاں پارک
تھیں وہاں اندھیرا ہو رہا تھا۔



خدا نہ خواستہ کوئی بھی چور
لوٹیرا آسکتا تھا۔

"زوہیب اسے یہیں لے
آؤ۔۔ ہو سکتا ہے اب کچھ بہتر
ہو گئی ہو اسکی طبیعت۔۔" مارہ
کے کہنے پر زوہیب کاروں



کی سمت بڑھ گیا تھا۔ جبکہ وہ
سب اب مہندی کی سمت
متوجہ ہو گئیں۔ زینب اور ارہا
مہندی لگوانے بیٹھ چکیں
تھیں۔ جبکہ عروج کو ماہم کی
مہندی والی سے لگوانی تھی
کیونکہ اسے اسی کا ڈیزائن



لگوانا تھا۔ لہذا وہ ابراہیم کے
ساتھ ہی کچھ فاصلے سے
کھڑی تھی۔

عبیر جسے زوہیب مارہ کے
بیہوش ہونے کا جھوٹ بول
کر زبردستی گھیٹ لایا تھا۔



اسٹال کے آگے جینز اور بلو
ٹی شرٹ میں ملبوس شخص کو
دیکھ اسکے قدم ایک پل
کے لیے منجمد ہو گئے۔ یہ کو
انسیدینٹ تھا یا مارہ وغیرہ کی
حرکت۔۔! ابراہیم بھی اس
پل اسی کی سمت متوجہ تھا۔



اس شخص کی سپاٹ نگاہوں
سے نظر ملتے ہی وہ جیسے
واپس ہوش کی دنیا میں لوٹی
تھی۔ اور نگاہیں گھوماتے
خباثت سے مسکراتے زوہیب
کو دیکھا جو جھوٹ بول کر
اسے یہاں تک لے آیا تھا۔



مگر اب صورتحال ایسی تھی
کہ واپس پلٹ بھی نہیں سکتی
تھی۔ ناچار اسٹال کی سمت
قدم بڑھانے پڑے تھے۔
زینب اور ارہا بھی بیٹھی
Kitab Chehra Novels
مہندی لگوا رہیں تھیں۔



"ہیلو۔۔!" اس نے سب کو
ساتھ ہی مخاطب کیا تھا۔

"اچھا ہوا تم آگئیں۔۔ مجھے
ابھی مارہ نے بتایا طبیعت
خراب ہو رہی تھی



تمہاری۔۔؟ کیسی ہے

اب۔۔؟"

"بہتر ہے اب۔۔! آپ یہاں
کیسے۔۔؟" لب بھینختی بس اتنا

ہی بولی۔
Kitab Chehra Novels



"بس ہم بھی شاپنگ وغیرہ
سے فارغ ہوئے ہیں۔۔ پھر
سوچا مہندی لگواتے ہوئے
چلیں۔۔"

"اور کتنی دیر لگے گی تم
لوگوں کو۔۔؟" زینب کی بات



پر سر ہلاتے اس نے مائرہ کو
مخاطب کیا تھا۔ جو دائیں ہتھیلی
پر کوئی ڈیرائن بنوا رہی
تھی۔ "بس یہ دونوں ہتھیلیاں
ہیں۔۔"

Kitab Chehra Novels



"تم نہیں لگوار ہیں عبیر
مہندی۔۔؟"

"نہیں بھابھی۔۔ آئی ایم ناٹ
فیلنگ ویل۔۔" ابراہیم نے
اس بار بغور اسے دیکھا تھا۔
پرپل کلر کی پھولدار گھٹنوں



تک آتی فراک اور جینز میں
ملبوس اسٹال گلے میں ڈالی
بالوں کو پونی ٹیل میں جکڑی
تھی۔ سپاٹ چہرہ اور سرخ
آنکھیں واضح بتا رہی تھیں کہ
وہ زبردستی ہی یہاں کھڑی
تھی۔ مگر اس سے ایک بار



نگاہ ملنے کے بعد دوبارہ اسکی
سمت دیکھا بھی نہ تھا۔

"اوہ نو۔۔ میری بیٹری تو ڈیڈ

ہو گئی۔۔ آپ پلیز ماما کو میسج

کر دیں گے۔۔؟" اس نئی

لڑکی کی آواز پر عبیر نے



رخ موڑ کر اب اسے نوٹس
کیا۔ جو اس وقت ابراہیم سے
مخاطب تھی۔ گندی رنگت پر
سادہ سے نقوش اور کندھوں
سے نیچے آتے بالوں کو ہاف
کیچر میں جکڑی۔ مسٹر ڈ کلر کا
پرنٹڈ تھری پیس میں ملبوس

تھی۔ شیفون کا دوپٹہ سلیقے
سے سر پر اوڑھی ہوئی تھی۔
اور آل وہ ایک اچھی خاصی
لڑکی تھی اور شکل سے بھی
اسی کی ہم عمر لگ رہی
تھی۔ "ورنہ وہ میرا موبائل
آف دیکھ پریشان ہوتی رہیں



گی۔۔"اسکی نگاہ ابراہیم تک
گئی تھی۔ وہ بھی اس پل اسے
ہی دیکھ رہا تھا مگر عروج کے
مخاطب کرنے پر اسکی سمت
متوجہ ہو چکا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"اوکے میں کر دیتا ہوں۔۔"



"تھنیک یو۔۔" وہ مسکراتی
ماہم کے اٹھنے پر اسکی جگہ جا
بیٹھی جبکہ عبیر کے اندر
نجانے کیوں ناگواری سی
پھیل گئی۔ اگر اس وقت
زینب سامنے نہ ہوتی تو وہ
ساری لحاظ مروت بلائے



طاق رکھے یہاں ایک سیکنڈ
نہ نکلتی۔ جب زوہیب اس کے
قریب چلا آیا۔۔ "تم لوگ
یہیں رہنا میں بس پانچ منٹ
کا کام کر کے آرہا ہوں۔۔ ماما
نے مٹھائیاں لینے کو کہا
ہے۔۔ تب تک مارہ بھی



فارغ ہو جائے گی۔۔ "اس
سے پہلے کہ وہ کوئی انجیکشن
کرتی وہ ابراہیم کو کچھ کہتا
نکل گیا۔ اسکا خون کھول اٹھا۔
آج اسے ان لوگوں کے
ساتھ آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔
ایسا لگ رہا تھا وہ صرف اپنا



وقت اور ایئر جی ویسٹ
کرنے نکلی تھی آج۔۔! جب
اسے اپنے عقب میں کسی کی
موجودگی محسوس ہوئی۔
بے اختیار پلٹ کر دیکھا۔
جہاں ابراہیم جنید اس کے بالکل
سر پر کھڑا آنکھوں میں



ابجھن لیے اسے دیکھ رہا تھا۔
وہ بے ساختہ ایک قدم پیچھے
ہٹی تھی۔ اور ایک نظر ماہم
کو دیکھا جو اپنا ڈیزائن عروج
کو دکھا رہی تھی۔ وہ لب
بھینختی سیدھی ہو گئی۔



"اینی پر اہلم۔۔؟" اسکے گھمبیر
لہجے میں کیے گئے سوال پر
عبیر کھٹکھی تھی۔ اور واپس
اسکی سمت دیکھا۔ جسکے چہرے
پر نا فہم تاثرات تھے۔

Kitab Chehra Novels



"نہیں۔۔" نگاہیں اس سے
ہٹاتی سینے پر ہاتھ لپیٹی واپس
ان لوگوں کی جانب متوجہ
ہو گئی۔

"الگ تو رہا۔۔!"



"یہ آپکا مسئلہ ہے پھر۔۔!"

"میرے پہلے ہی بہت
مسائل ہیں۔۔ نئے نہیں
پالنے۔۔"

Kitab Chehra Novels



"میں نے آپ سے اپنا کوئی
مسئلہ ڈسکس بھی نہیں
کیا۔۔!"

"یعنی مسئلہ ہے۔۔!" اس کے
حتی انداز پر عبیر نے زچ
نگاہیں مائرہ کی مہندی پر جما



دیں جیسے اسکی طنزیہ آواز
سن ہی نہ رہی ہو۔

"مہندی نہیں لگواؤ
گی۔۔؟" ایک بار پھر مخاطب
کیا گیا تھا۔ اور وہ چپ نہ رہ
سکی۔



"نہیں۔۔ مجھے شوق نہیں۔۔"

"بھائی کی شادی تک تو
تھا۔۔" اب عبیر کو لگا وہ
چکرا کر گر جائے گی۔ اس
شخص نے اسے اتنا نوٹس کیا



تھا۔۔؟ اسے خبر کیوں نہیں
ہوئی تھی۔؟

"ہاں بس انہی کی شادی تک
تھا۔۔" اسے اس شخص سے
بات نہیں کرنی تھی۔ اور



کیوں کرتی اسے بڑی پرواہ
تھی اسکی۔۔!

"مگر مجھے ہے کہ میری بیوی
ہاتھوں پر مہندی
لگوائے۔۔" اسکی بھاری سنجیدہ
آواز پر عبیر کی دھڑکنیں

۔



یکدم ہی منتشر ہوئیں تھیں۔
اسے اپنا چہرہ پتتا محسوس ہوا۔
وہ بخوبی اسکی نگاہیں اپنے
چہرے پر محسوس کر سکتی
تھی۔ اس لمحے کے سحر میں
قید ہو ہی رہی تھی کہ
عروج کے کسی بات پر ہنسنے



پر وہ چونکی تھی۔ جن خوش
کن احساسات نے ابھی سر
اٹھانا شروع ہی کیا تھا وہ
آپ ہی آپ ہوا میں تحلیل
ہو گئے۔

Kitab Chehra Novels



"افسوس میں آپ کے شوق
پورے کرنے کی ابھی اہل
نہیں۔۔" اسکا انداز بڑا روکھا
سا تھا۔ ابراہیم کے ماتھے پر
الجھن بھری شکنیں پڑنے
لگیں۔

Kitab Chehra Novels



"واٹ ڈو یو مین۔۔؟"

"اٹس کلیئر۔۔ آئی ایم نوٹ
انٹر سٹڈ۔۔!" اس کے دو ٹوک اور
بد لحاظ انداز پر ابراہیم کے
چہرے پر سرخی دوڑ گئی۔ مارہ
کے اٹھنے پر وہ زوہیب کو



کال ملانے ہی لگی تھی مگر
ابراہیم اسکے ہاتھ سے موبائل
چھین گیا۔

"واٹ از ____"

Kitab Chehra Novels



"بیٹھو فوراً۔" اسے کہنی سے
تھامتا ایک جھٹکے سے مارہ کی
جگہ بٹھا گیا۔ وہ اس قدر
شاک میں تھی کہ ردِ عمل
بھی نہ دے سکی تھی۔ سب
نے ہی ابراہیم کے لہجے میں
موجود سختی بخوبی محسوس کی



وقت ضبط کے کڑے مراحل
سے گزر رہی تھی۔ مگر اسکے
سر پر بھی ابراہیم کھڑا تھا
مجال تھی جو وہ اپنی جگہ سے
ہل جاتی۔

Kitab Chehra Novels



"مہندی لگائیں اسکے وہ بھی
ہیوی۔۔" اسکے مہندی والی کو
انسٹکشن دینے پر عبیر کا دماغ
گھوم گیا۔

"جب میں کہہ چکی ہوں
آپ سے۔۔"



"عبیر۔۔!" اس بار لہجے میں
الگ ہی تنبیہ تھی۔ اسکی
سرخ ہوتی آنکھوں سے
نگاہیں ملتے ہی زبان خود ہی
منہ میں کہیں کھو گئی۔ دانت
بھینچتی سیدھی ہو گئی۔ اسکا
موبائل اب بھی ابراہیم کے



ہاتھ میں تھا جو نجانے اس
میں گھسا کیا کر رہا تھا۔ عبیر
کی اسکی سمت پشت تھی۔
اسیے دیکھ نہ سکی تھی۔ پھر
اگلے آدھے گھنٹے میں زوہیب
بھی آگیا تھا۔ اور عبیر کو تنے
ہوئے تاثرات کے ساتھ



مہندی لگواتا دیکھ آنکھوں ہی
آنکھوں میں مارہ سے سین
پوچھا مگر وہ اپنی مسکراہٹ
ضبط کرتی۔ بعد میں بتانے کا
اشارہ کر گئی۔ اسکے لاکھ انکار
کے باوجود مہندی والی نے
کلائیوں تک بہت ہی نازک



اور خوبصورت مہندی لگائی
تھی۔ جو اسکے ہاتھوں پر خوب
سج رہی تھی۔ لیکن اسے قطعاً
پسند نہیں آرہی تھی۔

"خیال رکھنا ہے اسکا سمجھ
آرہی ہے۔۔ کل چیک کروں



گا۔ "اسکے بیگ میں موبائل
ڈالتا مدھم مگر تنبیہی انداز
میں بولا تھا۔ وہ شرم و غصے
سے سرخ پڑتی اسکی جانب
ایک نگاہ بھی ڈالے بغیر اپنی
جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی
تھی۔ رات خاصی ہو چکی
۔



تھی۔ وہ لوگ ساتھ ہی فارغ
ہوئے تھے اور اپنی اپنی
کاروں کی سمت بڑھ گئے۔
عبیر نے غلطی سے بھی
ابراہیم کی سمت نہ دیکھا تھا۔
وہ جانتی تھی اس پل اسکے
چہرے پر بڑے فاتحانہ



تاثرات ہوں گے۔

جاری ہے

Kitab Chehra Novels



تیری رہگزر

قسط 9

Kitab Chehra Novels

عید کا پہلا دن تھا۔ صبح سے ہی
مہمانوں کا تانتا بندھا تھا۔ مگر وہ



عید کی نماز پڑھ کر آتے ہی سو
گیا تھا۔ کل رات سونے کی
فرصت ہی نہ ملی تھی۔ ان
لوگوں کو گھر چھوڑ کر وہ عثمان
کی طرف نکل گیا تھا جو مسلسل
کالز کر رہا تھا کیونکہ اسکی سرے
سے عید کی شاپنگ ہی نہ ہوئی

..



تھی۔ جس میں انہیں کافی وقت
لگ گیا تھا۔

شام کے پانچ بج رہے تھے۔
جب وہ سوکر اٹھا تھا۔ نماز پڑھ
کر نیچے آیا تو شام کی دعوت کی
تیا ریاں چل تھیں۔



"کوئی کھانے کو پوچھے گا
بھئی۔۔؟" صوفے پر براجمان
ہوتے آواز لگائی تھی۔ اور
موبائل نکال کر واٹس ایپ پر
آئے میسجز چیک کرنے لگا۔
دوستوں کو رپلائے کرتے اسکی
نگاہ عبیر کی چیٹ پر پڑی تھی۔



اس نے کل رات ہی اس کے
موبائل میں اپنا نمبر سیو کر کے
اپنے نمبر پر میسج بھیجا تھا۔
پروفائل پک پر اسکا منموہنہ چہرہ
جگمگا رہا تھا۔ یہ تصویر دعوت
والے دن کی تھی۔ بیک کرتے
لاسٹ سین چیک کیا جو کل



رات کا ہی آرہا تھا۔ اسے حیرت
ہوئی تھی۔ یعنی کل سے اس نے
واٹس ایپ پر جھانکا بھی نہ تھا۔

"بڑی جلدی نہیں ہوگئی تمہاری
صبح۔۔؟" ماں کی حشمگین آواز
پر اس نے چونک کر سر اٹھایا
تھا اور اسکرین بند کی۔



"ہاں یار بس۔۔ آنکھ ہی نہیں
کھلی۔۔ بہت بھوک لگ رہی ہے
جلدی سے کچھ کھلا دیں۔۔"

"زینب چائے بنا رہی ہے۔۔ کھانا
گرم کرواؤں۔۔؟"



"نہیں رہنے دیں۔۔ چائے کے
ساتھ ہی کچھ لے لوں
گا۔" موبائل واپس آن کرتا
اب دوستوں اور کولیگز کی وٹس
چیک کر رہا تھا۔ اتنے میں زینب
گرم گرم چائے، کچوریوں، پیٹس

اور بسلسلے کے ساتھ چلی آئی۔
ارہا اور اسامہ بھی آگئے تھے۔

"تمہاری بات ہوئی کب تک
آئیں گے وہ لوگ۔۔؟"

Kitab Chehra Novels

"جی امی ہوئی تھی ماما سے آٹھ
نوبے تک ہی آئیں گے۔۔ عبیر



تو آئے گی نہیں" ابراہیم کو
چائے اور پیٹس دیتے اس نے
بتایا۔ اس نے کچھ چونک کر بہن
کو دیکھا تھا۔ وہ بھی بھائی کا
چونکنا محسوس کر چکی تھی مگر
ظاہر نہ ہونے دیا۔



"کیوں۔۔ اس کے لیے اب ہم
الگ سے انوسٹ بھیجیں
گے۔۔؟" وہ اپنی ناگواری دبا نہ
سکا۔ آسیہ بیگم نے بیٹے کو
گھورا۔ "بھاجن فیور ہو رہا ہے
اسے۔۔ میری بات ہوئی تھی
اس سے بھی بتا رہی تھی دوپہر



میں میڈیسن لیس تھیں مگر فیور
نہیں اتر۔۔ "زینب نے فوراً
عبیر کی طرف داری کی تھی۔ وہ
اچھی طرح جانتی تھی اپنے بھائی
کی غصیلی نیچر کے بارے میں۔

Kitab Chehra Novels

"مجھے نمبر ملا کر دینا۔۔ بات
کروں گی بچی سے۔۔" ماں کے



متفکر انداز پر اس نے لب بھیج لیے۔

آپ کی بچی کو تو میں بتاؤں
گا۔۔ 'چائے کے سپ بھرتا دل
ہی دل میں مخاطب ہوا تھا۔ اور
چند گھونٹ بھر کر اوپر
سیرھیوں کی سمت بڑھ گیا۔



نیم اندھیرے کمرے میں
موبائل کی رنگ ٹون مسلسل
بج رہی تھی۔ مگر کمفرٹر میں چھپا
وجود جس کا مہندی سے سجا
ایک ہاتھ کمفرٹر سے جھانک رہا
تھا ڈھیٹ بنا لیٹا تھا۔ لیکن کال



کرنے والے کو بھی جیسے ضد
ہو چلی تھی۔ جو وہ بار بار کال
کر رہا تھا۔ اور بلا آخر اس نے منہ
چھپائے ادھر ادھر ہاتھ مار کر
موبائل ٹٹولا۔

Kitab Chehra Novels

"ہیلو۔۔۔!!" دوسری جانب
اپنے بیڈروم میں لیٹا شخص اسکی



خمار آلود آواز پر ایک پل
کے لیے ساکت ہو گیا۔ آنکھوں
کے پردے پر بے اختیار اس کا
دلکش پیکر ابھرا تھا۔ اسکے نازک
ہاتھ۔۔ اسکی شاگڈ نگاہیں۔۔ اور
ضبط سے سرخ ہوتا چہرہ۔۔ یکدم
ہی جذبات کا تلاطم اسکے وجود



میں سرایت کر گیا تھا۔ یہ صنفِ
نازک کب سے اس پر اس
طرح اثر انداز ہونے لگی
تھی۔۔؟ وہ تو ہمیشہ سے اس
صنف سے بچتا بچاتا رہا تھا۔ خود
کو ایک مضبوط خول میں مقید
رکھتا تھا۔ تاکہ ہر اٹھتی نگاہ خود



ہی اپنے قدم پیچھے ہٹا لے۔ ایک
عرصہ ہوا تھا اس ذات میں
دلچسپی لیے۔ زندگی کی تلخیوں اور
حقیقتوں میں کہاں ان گداز
احساسات کی جگہ بن سکتی
تھی۔۔؟ مگر اب یہ تبدیلی رونما
ہو رہی تھی۔ اور عبیر جہانگیر

۔



کوئی غیر تو نہ تھی۔ اسکے نکاح
میں تھی۔ اسکا تو پورا حق تھا
اس لڑکی پر۔۔ بس اُس گھر سے
اس گھر رخصت ہو کر آنا تھا۔
مگر کچھ تھا جو ان کے اتنے
مضبوط رشتے کے درمیان تھا۔



"مارہ میں تمہارا سر پھاڑ دوں
گی اب کال کی تو۔۔" طویل
خاموشی پر وہ جھنجھلا اٹھی تھی۔
ابھی کال کاٹنے کے لیے موبائل
کان سے ہٹا ہی رہی تھی۔ کہ
اسپیکر پر ایک جانی پہچانی گھمبیر
آواز ابھری تھی۔



"یہ کیا ڈرامے لگائے ہوئے
ہیں۔۔" کفر ٹر چہرے سے ہٹایا
تھا اور ایک جھٹکے میں اٹھ
بیٹھی۔ "ہے۔۔ ہیلو۔۔!
کون۔۔؟" سارے بال بکھر کر
شانوں پر پھیل گئے۔ جبکہ گلے
سے پھنسی پھنسی آواز نکلی تھی۔



یہ ناممکن تھا یہ وہ شخص کیسے
ہو سکتا تھا بھلا۔۔؟

"تمہارا سہا ہوا لہجہ بتا رہا ہے
مجھے پہچان چکی ہو تم۔۔" اسکی
گھمبیر بہکتی آواز عبیر کے پسینے
چھٹوا گئی۔ موبائل کان سے
ہٹاتے کالر آئی ڈی چیک کی۔ اور



جو نام اور چہرہ اسکرین پر نظر
آ رہا تھا اسے دیکھ اسکے ہاتھ سے
موبائل پھسلتا بیڈ پر گر گیا۔
ابراہیم۔۔۔!!

"امپوسیبیل۔۔۔!" ہوش میں آتے
موبائل واپس اٹھایا۔ وہ کال پر



ہی تھا۔ مگر اسکا تو شک ہی ختم
نہیں ہو رہا تھا۔

"آئی ایم ٹانگ ٹو یو۔۔ ہوش
میں آؤ۔۔!" اسکی اتنے لمحوں
کی خاموشی پر ابراہیم کی زچ
ہوتی آواز ابھری تھی۔ اور وہ



اپنے پینٹائز ہونے پر خاصی
نجات کا شکار ہوئی تھی۔

"آپ کے پاس میرا نمبر کہاں
سے آیا۔۔؟"

Kitab Chehra Novels

"تم نے شاید نوٹس نہیں کیا
تمہارے موبائل میں میرا نمبر



سیو بھی ہے۔۔" اور اس بار اسکا
دماغ ٹھنکا تھا۔ ایسا کیسے ممکن
تھا۔۔؟ اس کے پاس تو ابراہیم کا
نمبر تک نہ تھا پھر سیو کہاں
سے ہو گیا۔ جب یکدم آنکھوں
کے سامنے کل رات کا منظر
ابھرا تھا۔ اس نے جس وقت



اسکے ہاتھ سے موبائل چھینا تھا
اس وقت ان لاک تھا۔ یقیناً اسی
وقت سیو کیا ہوگا۔ اور یہ یاد
آتے ہی کل رات کے تمام
منظر بھی آنکھوں کے سامنے
گھوم گئے۔

Kitab Chehra Novels



"کیوں کال کی ہے۔۔؟" لب
بھینچتے اس بار سپاٹ لہجے میں
بولی۔ اور ایک غیر ارادی نگاہ
اپنے دودھیا ہاتھ پر سچی سرخ
مہندی پر ڈالی۔ جس کا رنگ
خوب رچ کر آیا تھا۔ جس کی
ایک وجہ اسکی اپنی ماں تھی۔



کل رات ماڑہ اور ماہم نے
ٹھٹھے لگا لگا کر حفصہ صاحبہ کو
سارا قصہ بتایا تھا۔ اور وہ جو گھر
جاتے ہی مہندی دھونے کا
سوچے بیٹھی تھی۔ انہوں نے تو
اسے سیدھا کر دیا۔ پھر جب تک
مہندی مکمل طور پر خشک نہ



ہو گئی انہوں نے نہ تو اسے
سونے دیا تھا نہ دھونے۔۔!

"کیا سن رہا ہوں میں یہ۔۔ کیا
کہا ہے تم نے زینی
سے۔۔؟" اس بار وہ اپنے
مخصوص لہجے میں بولا۔



"کیا کہہ دیا میں نے ایسا بھابھی
سے۔۔ جو آپ کو برا لگ
گیا۔۔؟"

"تم یہاں نہ آنے کے لیے
بہانے تراش رہی ہو۔ کیا
مقصد سمجھوں اسکا

میں۔۔؟" اس کے سخت لہجے میں



استفسار کرنے پر وہ دانت پیس
گئی۔ اس کا بخار اس شخص کو
بہانہ لگ رہا تھا۔ مانا کہ زیادہ تیز
نہ تھا اور حفصہ صاحبہ نے
میڈیسن بھی دے دیں تھیں۔
مگر جھوٹ تو نہیں تھا نا۔!



"مجھے کیا ضرورت ہے جھوٹ
بولنے کی۔۔ جب مجھے واقعی
فیور۔۔"

"وہ تو مجھے تمہاری آواز سے
اندازہ ہو رہا ہے۔۔ عبیر یہ فضول
حرکتیں مجھے بالکل پسند
نہیں۔۔" اسکی بات کاٹا تنبیہ



کر گیا۔ اور عبیر کو اپنے اندر
شدید طیش ابھرتا محسوس ہوا۔

"آپ کو میری ہر چیز ہی ناپسند
ہے۔۔ اس میں بس ایک اور کا
اضافہ ہو جائے گا۔"



"تم یہاں نہ آکر یہ ثابت کرنا
چاہتی ہو کہ میری فیملی کی
تمہاری نظر میں کوئی حیثیت
نہیں ہے نا۔؟" اس کے اس قدر
غلط اور سخت الفاظ پر اسکا منہ
کھل گیا۔



"یہ بات کہاں سے آگئی۔۔ میں
کیوں ایسا کروں گی۔۔؟"

"اور کیا مقصد ہوا۔۔ میری ماں
نے تمہیں اتنی محبت سے بلایا
ہے۔۔ اور تمہاری نظر میں انکی
کوئی اہمیت نہیں۔۔"



"آپ بات کو غلط رنگ دے
رہے ہیں۔۔ میں کیوں ایسا
کروں گی۔۔ مجھے سچ میں فیور
ہو رہا ہے۔۔"

"کیا کل میں نے تمہیں دیکھا
نہیں تم کس طرح میری بات
کو رد کرنا ثواب سمجھتی ہو۔۔"



"آپ الزام لگا رہے ہیں
حالانکہ کل سب کے سامنے
آپ نے۔"

"مجھے کچھ نہیں سننا۔ تم آج
مجھے یہاں موجود نظر آؤ۔ ورنہ
تم سوچ بھی نہیں سکتیں میں
کیا کروں گا۔" اپنی بات ختم



کرتا کال کاٹ گیا۔ وہ اسے
پکارتی رہ گئی تھی۔ مگر دوسری
جانب سے کال منقطع ہو چکی
تھی۔ اس نے خود کال ملائی مگر
اب نمبر آف جا رہا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"کیا مصیبت ہے۔۔۔!!" غصے
سے موبائل پٹختی سر تھام گئی۔



اس نے صرف اس شخص کی
وجہ سے حفصہ صاحبہ کو جانے
سے منع کیا تھا۔ اسے کل سے
اس پر شدید غصہ تھا۔ جس
طرح اس نے سب کے سامنے
اسکے زبردستی مہندی لگوائی
تھی۔ اسے اچھا خاصا شرمندہ

کر گئی تھی۔ مگر اسکا یہ مطلب نہ
تھا کہ وہ آج نہ جا کر کسی کی
بے عزتی یا توہین کرنا چاہتی
تھی۔ اس شخص نے اسے عجیب
صورتحال میں پھنسا دیا تھا۔ "کیا
کروں۔۔!" چہرے سے بال



ہٹاتی پریشانی میں مبتلا ہو چکی
تھی۔

"اور یہ دھمکی کس کو دے
رہے ہیں۔۔ میں بالکل بھی ان
کی دھمکیوں میں آنے والی نہیں
ہوں۔۔" مگر یہ سراسر جھوٹ
تھا کیونکہ اس شخص کی دھمکی کا



خاصہ اثر ہوا تھا۔ اور وہ مرتی کیا
نہ کرتی کی مصداق شام کی
دعوت کے لیے ماں سے ہامی
بھر گئی تھی۔ جس پر وہ خاصی
خوش ہوئیں تھیں۔ انہوں نے
اسکا بخار بھی چیک کیا تھا جو
زیادہ تیز نہ تھا۔ مگر اسکی آنکھیں



ہلکی ہلکی سرخ ہو رہی تھیں۔
انہوں نے چائے کے ساتھ
میڈیسن لینے کو کہا مگر وہ انکار
کر گئی تھی۔

Kitab Chehra Novels



رات کے نو بج رہے تھے۔ جب
ان کی کاریں 'جنید ہاؤس' کے
آگے رکیں تھیں۔ سرخ شیفون
کی قدموں کو چھوتی فراک اور
چوڑی دار پاجامے میں ملبوس
بڑا سا باریک شیفون کا دوپٹہ
اوڑھی ہوئی تھی۔ یہ اسکا عیدی



میں سرال سے آیا سوٹ تھا
جسے حفصہ صاحبہ نے اسے
ڈانٹ کر پہنایا تھا۔ چہرے پر
لائٹ پنک شیڈ اور اپنی غزالی
آنکھوں کو صرف مسکارے سے
سجائی۔ ماں کے ساتھ کار سے
اتری اور خود کو پرسکون کرنے



کے لیے دو تین گہری سانسیں
بھریں تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا اس
شخص سے بات کے بعد بخار
یکدم بڑھنے لگا تھا۔ مگر وہ یہاں
صرف اور صرف آسیہ بیگم
کے لیے آئی تھی۔ اسے اس
شخص کی اپنے بارے میں رائے

۔



کی رتی برابر بھی پرواہ نہ تھی۔
کیونکہ وہ جانتی تھی آخر میں
اس نے بلیم اسے ہی کرنا تھا۔
اسے ہی غلط ٹھہرا کر ناپسندیدگی
کا اظہار کرنا تھا۔

Kitab Chehra Novels

اسید کے ڈور بیل بجانے پر چند
لمحے بعد دروازہ کھول دیا گیا



تھا۔ "اسلام و علیکم۔۔۔"

"و علیکم اسلام۔۔ آؤ اندر آؤ۔۔
یہیں گلے ملیں گے۔۔۔" باپ
کے عقب میں کھڑی عبیر نے
اسکی گھمبیر آواز بخوبی سنی تھی۔
اس پل شدت سے دل چاہا تھا
کہ کسی کونے میں چھپ جائے



یا یہیں سے واپس پلٹ جائے
تاکہ اس شخص سے سامنا نہ
کرنا پڑے۔ مگر سب کے گھر
میں داخل ہونے پر ناچار اسے
بھی قدم آگے بڑھانے پڑے
تھے۔ ابراہیم چونکہ دروازہ لاک
کرنے کے لیے وہیں کھڑا تھا۔



سہاس کے ساتھ اندر داخل
ہوتے اس حسین پیکر کو دیکھ
ایک پل کے لیے ٹھہر گیا۔ عبیر
کی نگاہ بھی بس ایک پل
کے لیے سفید کلف لگے کرتا
شلوار میں ملبوس سیلوز کلائیوں
تک فولڈ کیے اس شخص پر



اٹھیں تھیں۔ مگر لمحے کے
ہزاویں حصے میں نخوت سے
نظریں پھیر گئی تھی۔ ابراہیم نے
مودب انداز میں ساس کو سلام
کیا تھا۔ جس کا انہوں نے بڑا
نہال ہوتے جواب دیا تھا۔ عبیر
بغیر سلام کیے یا اسکے سلام کا



جواب دیے آگے بڑھ گئی تھی۔
جہاں باقی سب منتظر تھے۔
ابراہیم کے ماموں کی فیملی اور
دوست عثمان اور اسکی منگیترا
زویا بھی آئے ہوئے تھے۔
کیونکہ عثمان کی منگیترا کو عبیر
سے ملنا تھا۔ وہ ابراہیم کو اچھی

--



طرح جانتی تھی۔ عثمان کے
ذریعے کئی بار مل بھی چکی
تھی۔

"ماشاء اللہ۔۔ ماشاء اللہ۔۔ اللہ بری
نظر سے بچائے میری چاند سی
گڑیا کو۔۔" آسیہ بیگم کے والہانہ
انداز پر وہ جھینپتی سرخ پڑ گئی۔



"بہت اچھا کیا بھابھی جو آپ
آگئیں۔۔" ارہا نے بھی گلے لگایا
تھا۔

"مگر بیٹا کوئی میڈیسن لیں بخار
تو کافی تیز ہو رہا ہے۔" عثمان
کے ساتھ ڈرائیونگ روم کی
جانب بڑھتے ابراہیم نے بھی



بخوبی ماں کا جملہ سنا تھا۔ اور
گردن موڑتے اسکی ہیلی ہلکی
سرخ ہوتی شکل دیکھی مگر پھر
لب بھینچتا اندر کی سمت بڑھ
گیا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"اسلام و علیکم میں زویا ہوں۔۔۔
ابراہیم بھائی کے بیسٹ فرینڈ



عثمان کی منگیتر۔۔ "ڈارک بلو
کرتا پاجامہ میں ملبوس پچیس
چھبیس سالہ پیاری سی لڑکی نے
اپنا ہاتھ اسکی سمت بڑھایا تھا۔
جسے وہ خوشدلی سے تھام گئی
تھی۔ اس نے دیکھا تو تھا ایک
لڑکے کو ابراہیم کے ساتھ



چپکا۔ جو آج بھی موجود تھا۔ یقیناً
وہی عثمان تھا۔

"بیٹا آپ لوگ بیٹھو یہاں باتیں
کرو۔۔ آئیں حفصہ ہم ڈرائنگ
روم میں بیٹھتے ہیں۔۔" وہ
(ابراہیم کی مامی شمنیلہ) اور

حفصہ صاحبہ کو لیے اندر کی
جانب بڑھ گئیں۔

"میری جان طبیعت ٹھیک نہیں
تھی تو رک جاتیں۔۔ کوئی

غیروں والی بات تھوڑی

تھی۔۔" سی گرین ہلکے پھلکے کام

والے سوٹ میں ملبوس سچی



سنوری زینب اسکے ساتھ بیٹھتی
فکر مندی سے بولی تھی۔ عروج
اور زویا بھی وہیں بیٹھ گئیں
تھیں۔

"مجھے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔
آپ سب نے اتنے دل سے
انوائٹ کیا اور میں نہ



آتی۔۔"اسکی محبت پر زینب
بے اختیار کندھے سے لگا
گئی۔"تھینک یو سو مچ مگر
تمہاری طبیعت سے بڑھ کر تو
نہیں۔۔"

Kitab Chehra Novels

"یہ تم دونوں کس رشتے سے
اتنی محبتیں لٹا رہی ہیں۔۔"ان



کے انداز پر زویا چھیڑے بغیر
نہ رہ سکی۔

"یہ تو کنفرم نہیں کبھی یہ مجھے
بھابھی کی حیثیت سے عزیز
ہوتی ہے کبھی نند کی حیثیت
سے۔۔"



"نہیں مجھے آپ بھابھی کے
رشتے سے عزیز ہیں۔۔ نند نہیں
بنانا آپ کو۔۔" عبیر نے برا سا
منہ بنایا تھا۔

"کچھ بھی کر لو۔۔ نند تو یہ بن
کر رہے گی کیونکہ اپنے بھاجن
کی لاڈلی ہے یہ۔۔" زویا کے



چھیڑنے پر زینب اسے گھورتی
ہنس پڑی۔ "کیوں میری بھابھی
کو بگاڑ رہی ہو۔۔"

"اور بھابھی صاحبہ۔۔ اسلام
وعلیکم۔۔!" ڈارک گرے کرتا
شلواری میں ملبوس ڈرائنگ روم
سے نکلتا اسامہ انہی کے پاس



چلا آیا۔ اور جھک کر بڑے
مودبانہ انداز میں سلام کیا۔ عبیر
نے جھینپتے آہستہ سے سلام کا
جواب دیا تھا۔

"سب کی سب شوہروں والی
بیٹھی ہو عیدیاں نکال کر
رکھنا۔۔۔" اس نے زویا سے



لے کر اپنی بہن اور بھابھی کو
اشارہ کیا تھا۔ کیونکہ عروج اور
ارہا کچن میں ناشتے کے انتظامات
دیکھنے کے لیے اٹھ گئیں تھیں۔

"اوہیلو میں منگیتر کے ساتھ
ہوں۔۔ شوہر ان دونوں کے



ہیں۔۔ ان کی جیبیں خالی
کرواؤ۔۔۔"

"واہ آپ کو ابھی سے فیوچر

ہسبینڈ کی بچت کی پڑ

گئی۔۔" زویا نے جھپٹتے اسے

گھورا۔ "میری بلا سے لوٹو

اسے۔۔ بلکہ عبیر تم بھی اپنے



شہر سے عیدی لینا۔۔ چھوڑنا
نہیں۔۔ میں نے تو پہلے ہی ایک
موٹا لفافہ لے لیا ہے۔۔"

"چچ چچ۔۔ بچارے عثمان بھائی
کی حالت تبھی اتنی گری گری
ہو رہی ہے۔۔" زینب اپنی ہنسی
نہ ضبط کر سکی تھی۔ زویا نے



کشن بھیج کر اسامہ کے مارا
تھا۔ جبکہ وہ بس خاموشی سے
لبوں پر مدھم مسکراہٹ سجائے
انکی نوک جھوک سن رہی تھی۔
کافی دیر تک وہ لوگ ہنسی مذاق
میں لگے رہے تھے۔ زینب
ڈرائنگ روم میں چلی گئی تھی۔



اور اب اسے اپنا سر درد بڑھتا
محسوس ہو رہا تھا۔

"ارہا کوئی پین کلر ملے گی
میرے سر میں درد ہو رہا
ہے۔۔" ارہا کچن سے نکلی تھی تو
اس نے پوچھا تھا۔



"ہاں۔۔ آئیں میں دے دیتی
ہوں۔۔" وہ اسی کے ساتھ اٹھ
کھڑی ہوئی تھی۔ اتنے میں
زینب بھی ڈرائنگ روم سے باہر
چلی آئی تھی۔ "کیا ہوا تمہیں
طبیعت خراب ہو رہی ہے۔۔؟"



"نہیں بس سر درد ہے تھوڑا
سا۔۔ ارہا سے پین کلر لے رہی
ہوں۔۔"

"ہاں ٹھیک ہے۔۔ بس کچھ دیر
میں کھانا لگ ہی رہا ہے۔۔ تب
تک روم میں ریٹ کر لینا میں
بلانے آ جاؤں گی۔۔" زویا تم آؤ



میرے ساتھ۔۔" وہ اسے لیے
کچن کی سمت بڑھ گئی تھی۔ جبکہ
ارہا اور وہ فرسٹ فلور کی سمت
بڑھ گئیں۔ اوپر آکر اسکی نگاہ
سیدھی ابراہیم کے کمرے کے
دروازے پر پڑی تھی۔ اور
آنکھوں کے سامنے اپنا اور اسکا

پہلا ٹکراؤ یاد آگیا۔ کتنی بیوقوف
تھی۔ بغیر کچھ سوچے سمجھے کسی
کے کمرے میں گھس گئی۔ جی
تو اس شخص کو اتنا بولنے کا
موقع مل گیا تھا۔ اپنا سرخ چہرہ
لیے نظریں پھیرتی قدم آگے
بڑھا گئی۔



"اب تو بھابھی ساتھ نہیں
ہوتیں۔۔ ڈر نہیں لگتا اکیلے
سونے میں۔۔؟" کمرے میں
داخل ہوتے عبیر نے اس سے
پوچھا تو وہ ہنس پڑی۔ "میرے
ڈر کی وجہ سے ابراہیم بھائی نے
گھر میں ہارر فلمز چلنے سے سختی



سے منع کر دیا ہے۔۔" اپنی ہی
بات پر نجل ہوتے اسے بتایا۔
عبیر کے لبوں پر ہلکی سی
مسکراہٹ ابھری تھی۔

"یقیناً اسامہ کو ہی شوق ہوگا
ہارر موویز کا۔۔؟" مختلف ڈرارز
میں دوائی ڈھونڈتی اسکی سمت



پلٹی تھی۔ "ہاں وہی ایک پاگل
ہے۔۔ پھر ڈانٹ بھی کھاتا
ہے۔۔" یار بھابھی پتہ نہیں کہاں
رکھ دیں میڈیسن مل ہی نہیں
رہیں۔۔ رکیں میں پوچھتی
ہوں۔۔" اس نے اپنے موبائل
پر کسی کو میسج کیا تھا۔ وہ اسکے



بیڈ پر بیٹھی سلیقے سے سجے
کمرے کو دیکھ رہی تھی۔ کمرے
میں دو سنگل بیڈ تھے اور بالکل
لڑکیوں کے مطابق ڈیکوریٹڈ
تھا۔ "کس سے پوچھ رہیں
تھیں۔۔؟"

Kitab Chehra Novels



"بھاجن سے۔۔ وہ بھی پین کلرز
اکثر یوز کرتے ہیں میں ابھی
لائی۔۔۔" اسے کچھ بولنے کا
موقع دیے بغیر ہوا کے گھوڑے
پر سوار نکل گئی تھی۔ جبکہ عبیر
کا موڈ مزید بدترین موڈ میں
داخل ہو چکا تھا۔ جس کی وجہ



سے یہ سر درد تھا اسکی پین کلر
وہ مر کر بھی نہ کھاتی۔ اپنی جگہ
سے اٹھتی کمرے سے باہر نکلی
ہی تھی کہ سفید کرتا شلوار میں
ملبوس ابراہیم سیڑھیوں سے اوپر
آتا نظر آیا۔ لمحے کے ہزاروں
حصے میں نگاہیں موڑتی قدم



آگے بڑھا گئی۔ وہ بھی بغور اس
پر نگاہیں جمائے نزدیک چلا آیا۔

"میڈیسن لی۔۔؟" وہ اسکا جواب
دینے کے بجائے سائیڈ سے نکل
گئی تھی۔ مگر اس نے اسے مزید
قدم بڑھانے نہ دیے تھے۔
کیونکہ ابراہیم کے ہاتھ میں اسکا



مہندی سے سجا ہاتھ تھا۔ اس نے
واپس مڑتے انتہائی ناگواری سے
اس شخص کو دیکھا۔ "ہاتھ
چھوڑیں۔۔" ایک نظر اسکے
بیڈروم کے ادھ کھلے دروازے
پر ڈالی جہاں اربا تھی۔

"کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔" اسے
باآسانی سابقہ مقام پر لے آیا۔

"میں کہہ رہی ہوں ہاتھ
چھوڑیں۔۔" کسمسا کر اپنا ہاتھ
اسکی مضبوط گرفت سے نکالنا
چاہا۔ ابراہیم نے بغور اسکی سرخ
ہوتی آنکھوں میں ہلکورے لیتی

خفلی و غصہ اور بھنچے لب دیکھے
تھے۔

"ارہا نے بتایا ہے تمہارے سر
میں درد ہو رہا ہے۔۔"

Kitab Chehra Novels

"ایسا کچھ نہیں میں ڈرامہ
کر رہی تھی۔۔ آپکو تو پتہ ہے



مجھے شوق ہے۔۔" اس کے لہجے میں
موجود طنز وہ بخوبی سمجھ گیا تھا۔
اور خلاف معمول گھنی مونچھوں
تے لبوں پر ایک دلچسپ
مسکراہٹ ابھری تھی۔ عبیر
جہانگیر یہ منظر دیکھ ایک پل
کے لیے ساکت رہ گئی۔ جو آگ



جو غصہ ایک لمحے پہلے خود میں
ابھرتا محسوس کر رہی تھی۔ اس
پل جیسے کسی نے ان پر ٹھنڈے
پانی کی بالٹی لا کر پھینک دی
ہو۔

Kitab Chehra Novels

"مجھے بھی کچھ شوق
ہیں۔۔" ابھی وہ مزید بھی کچھ



کہتا ہے بی بلو گھٹنوں تک آتی
فراک میں ملبوس ارہا دروازہ وا
کرتی عجلت میں باہر آئی تھی۔
عبیر نے سٹپتاتے ہوئے اس
سے فاصلہ قائم کرتے ہاتھ
چھڑانا چاہا مگر وہ چھوڑنے کے



بجائے دونوں کا ہاتھ اسکے دوپٹے
کی اوٹ میں کر گیا۔

"میں آ ہی رہی تھی بس۔۔ یہ
مل گئیں میڈیسن۔۔"

Kitah Chehra Novels

"لاؤ یہ مجھے دو۔۔ اور شاباش
نیچے جاکر زینہ کی ہیلپ



کرواؤ۔۔" ابراہیم کے سنجیدگی
سے کہنے پر وہ جی بھاجن کرتی
ایک نظر عبیر کے کھلے منہ کو
دیکھ نکل گئی۔

"ہاتھ چھوڑیں میرا مجھے نیچے جانا
ہے۔۔" ارہا کے جاتے ہی اس
نے فوراً احتجاج کیا۔ مگر وہ اسکی



بات نظر انداز کرتا اپنے کمرے
کی سمت قدم بڑھا گیا۔ عبیر کو
لگا اسکے پیروں سے زمین کھسک
گئی ہو۔۔ پوری قوت لگا کر ہاتھ
چھڑانا چاہا مگر یہ ناممکن تھا۔

Kitab Chehra Novels

"نیچے سب میرا ویٹ کر رہے
ہوں گے۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔!!"

"میڈیسن لو۔۔ مجھے بھی تمہیں

یہاں روکنے کا کوئی ارادہ

نہیں افحمال!" "معنی خیز لہجے میں

کہتے اسے بیڈ پر بٹھایا تو وہ

کرنٹ کھاتی واپس اٹھ کھڑی

ہوئی تھی۔
Kitab Chehra Novels



"مجھے نہیں کھانی میڈیسن۔۔ میں
پہلے ہی بتا چکی ہوں
آپکو۔۔" اس بار سخت غصیلی
نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔ مگر
اسکے چہرے کے تاثرات بدلتے
دیکھ وہ فوراً سیدھی ہو گئی تھی۔
بحث فضول تھی۔ اسکے ہاتھ سے



ٹیبلیٹ لے کر پھانکتی سائیڈ
ٹیبیل پر رکھی پانی کی بوتل کھول
کر پانی پی گئی تھی۔ ابراہیم کی
گہری نگاہیں اس شعلہ بار حسن
پر آج بار بار الجھ رہیں۔

Kitab Chehra Novels

"اچھی ہے زین کی پسند۔۔ آئی
لائک اٹ۔۔" پانی پیتے اس نے



چونک کر ابراہیم کی جانب دیکھا
ہاتھ پشت پر باندھے وہ گہری
نگاہوں سے سر سے پیر تک
اسکا جائزہ لے رہا تھا۔ اور اسے
لگا جسم کا سارا خون سمٹ
کر چہرے پر آگیا ہو۔ اب فراک
اور اسکے چہرے کا رنگ سیم



تھا۔ اسکی نظروں پر بوکھلاتے
جلدی سے بوتل جگہ پر رکھتی
واپس مڑنے لگی مگر وہ پھر
روک گیا تھا۔ اس نے بے اختیار
آنکھیں بند کیں تھیں۔ یہ شخص
کیوں اسے مشکل میں ڈال رہا
تھا۔



"دیکھیں سب۔۔"

"دیکھ لو۔۔ ہاتھ بھی اتنے برے
نہیں لگ رہے۔۔" اس کے مہندی
سجے مومی ہاتھوں کو گرفت میں
لیتے اونچا کیا تھا۔ عبیر نے رخ
پھیرتے اس کی آنکھوں میں موجود
ایک عجیب سی چمک دیکھی



تھی۔ اور اسکے مضبوط ہاتھ میں
موجود اپنا مہندی سے سجا ہاتھ
دیکھا۔

"زبردستی سے کی گئی کوئی بھی
چیز مجھے پسند نہیں خواہ وہ کتنی
ہی خوبصورت ہو۔" اسکے
اکھڑے اکھڑے انداز پر ابراہیم



نے ایک ابرو اچکا کر اسے
دیکھا۔

"اسے زبردستی نہیں حق کہتے
ہیں۔۔" اسکی رنگ فنگر میں
موجود گولڈ رنگ جو کہ آسیہ
بیگم نے ہی نکاح کے وقت
پہنائی تھی۔ اس پل بغور اسے



دیکھ رہا تھا کیونکہ اسکے ہاتھ میں
لگ ہی اتنی دلکش رہی تھی۔
عبیر نے اسکی نظروں کے
ارتکاز سے بے چین ہوتے ہاتھ
ایک بار پھر چھڑانا چاہا مگر وہ
دوسرا بھی تھام گیا۔



"سارے حقوق آپکے پاس
محفوظ ہیں بس۔۔ اور میں تابعدار
بن کر کھڑی رہوں۔۔ اور اوپر
سے الزام بھی سنوں۔۔" یعنی
یہاں بلانے سے پہلے کی تمام
باتیں کسی کھاتے میں نہیں
آتیں تھیں۔



"کیسا الزام۔۔ تمہیں بلانا حق تھا
میرا۔۔ اور تابعدار بن جاؤ تو مجھے
یہ طریقہ اپنانا ہی نہ
پڑے۔۔!!" واہ کیا شاہانہ انداز
تھا۔

Kitab Chehra Novels

"بہت شکریہ آپکا۔۔ اب ہاتھ
چھوڑیں گے۔۔؟" کڑھتے ہوئے



اسکی گرفت میں مقید اپنا ہاتھ
دیکھا۔ مگر ابراہیم الگ ہی جون
میں تھا آج۔۔ اسکی ہتھیلی پر
انتہائی نرمی سے اپنے دہکتے لب
رکھ گیا۔ عبیر کو لگا وہ سر سے
پیر تک لرز کر رہ گئی ہو۔ وہ اس
شخص سے اس قسم کی جسارت



کی بھی توقع بھی نہیں کر سکتی
تھی۔ یہ کیا غضب کر گیا تھا
وہ۔۔۔! اسے لگا اگر اس وقت
اس شخص نے اسے نہ چھوڑا وہ
چکرا کر یہیں گر جائے گی۔
ابراہیم نے نگاہ اٹھاتے اسکی
شاکڈ سہمی ہوئی آنکھوں میں



دیکھا۔ اور اس پل بڑی شکل
سے اپنا قہقہہ ضبط کیا تھا۔ اس
لڑکی کے تاثرات ہی اس قدر
دلچسپ تھے کہ وہ خود کو مزید
تنگ کرنے سے روک نہ پایا۔

Kitab Chehra Novels

"یہ۔۔ یہ کیا کر رہے ہیں۔۔ پلیز
چھوڑیں۔۔" دونوں ہاتھ اسکی



گرفت سے نکالنے چاہے مگر وہ
ابھی کہاں چھوڑنے کے موڈ
میں تھا۔؟

"اپنی بیوی کے مہندی سے سچے
ہاتھ دیکھ رہا ہوں۔۔ جنہیں
دیکھنے کا صرف مجھے حق ہے
جن پر کل زبردستی مہندی



لگوائی تھی میں نے۔۔" اسے ہلکا
سا جھٹکا دیتے قریب کیا تھا۔
اسکے بدلتے روپ دیکھ عبیر کی
آنکھیں پھیلتی جارہیں تھیں۔ جبکہ
دل کانوں میں دھڑک رہا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"پلیز چھوڑیں۔۔ یہ۔۔ یہ کیا کہہ
رہے ہیں۔۔ کوئی آجائے

۔



گا۔ "تھوک نکلتی پھنسی پھنسی
آواز میں بولی۔

"تو آجائے۔۔ نکاح ہو چکا ہے
ہمارا۔۔ جب چاہوں رخصت
کر کے تمہیں اس کمرے میں
لا سکتا ہوں۔۔" اس کے گھمبیر
لہجے اور بہکتی نگاہوں پر عبیر



نے جھلی کی طرح پھڑپھڑاتے
اسکی گرفت سے نکلنا چاہا۔
ابراہیم کو بھی اس پل احساس
ہو رہا تھا اس لڑکی کو تنگ
کرنے کے چکر میں وہ خود کو
خاصی مشکل میں دھکیل چکا تھا۔
کیونکہ یہ تو چلتا پھرتا شعلہ تھی



جو موم کی طرح اسے پگھلانے
کی پوری پوری صلاحیت رکھتی
تھی اور سونے پر سہاگا وہ اسکی
محرم تھی۔ اس لیے دونوں کو
اس مشکل سے نکالنے کا فیصلہ
کرتے اسکا ایک ہاتھ تھامتا
دوسرے سے کرتے کی جیب



سے والٹ نکال گیا۔ عبیر جو
اسکی حرکات و سکنات بغور دیکھ
رہی تھی۔ الجھ کر اسکی سمت
دیکھا۔

"عیدی نکالو اپنی۔۔"



"جی۔۔؟؟؟" ابراہیم ذرا سا اس کے
کان کے نزدیک جھکا تھا۔ مگر
اگلے ہی پل پچھتایا تھا۔ کیونکہ
اس لڑکی کے بالوں سے اٹھتی
اسٹریز کی بھینی بھینی مہک
اسے مزید اپنے رشتے کا احساس
دلا گئی تھی۔



"عید پر عیدی نہیں لیتیں
کیا۔۔؟"

"مگر آپ سے کیوں لوں
گی۔۔" ہاتھ گرفت سے نکالنے
کی کوشش کرتے اسکی سمت
دیکھا۔ جس کے تاثرات یکدم ہی
سنجیدگی اختیار کر چکے



تھے۔ "کیوں مجھ سے کیوں نہیں
لوگی۔۔؟"

"کیونکہ میں بس اپنے کلوز
ریلشنز سے لیتی ہوں۔۔!!" یہ
بات اس نے زچ ہوتے بغیر
سوچے سمجھے کہی تھی۔ مگر ابراہیم
کے ماتھے پر بل پڑنے



لگے۔ "مجھ سے زیادہ کلوز کون
ہے اب۔۔؟" اسکے لہجے میں
موجود ناگواری محسوس کرتے
اس نے بے ساختہ نچلا لب
دانتوں تلے دبایا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"دیکھیں آپ۔۔ سب ہمارا نیچے
انتظار کر رہے ہوں گے۔۔ یہ یہ

ص



بلکل سچ بات نہیں ہے۔۔"

"ہاں سوچنے والی بات تو ہے کیا
سوچ رہے ہوں گے میرے
ساس سسر اور تمہاری ساس کہ
یہ دونوں اوپر اکیلے کیا کر رہے
ہیں۔۔" عبیر کو اپنا دل ڈوبتا
محسوس ہوا۔ وہ کیوں آئی تھی



آخر اوپر۔۔ اب خود پر غصہ آرہا
تھا۔ ایک ترش نگاہ اسکے والٹ
پر ڈالی اور جھپٹنے والے انداز
میں لے گئی۔ والٹ نوٹوں سے
بھرا تھا مگر اس نے صرف ہزار
کا نوٹ نکال کر واپس اسکی
سمت بڑھا دیا۔



"اب چھوڑیں۔۔"

"اور نکالو۔۔" اسکے گرد حصار
باندھتا انتہائی گھمبیر مگر مدہم
لہجے میں بولا۔ عبیر نے تھوک
نگلتے دو تین ہزار کے نوٹ اور
نکال لیے۔ اس پل اسکے بدلتے



روپ دیکھ اسے گھبراہٹ ہو رہی
تھی۔

"اور نکالو۔" وہ کچھ اور جھکا
تھا۔ اور اسکے سیاہ ریشمی بال
سمیٹا ایک جانب کر گیا۔ اسکے
رونگھے کھڑے ہونے لگے تھے۔

ۛ



یہ شخص یقیناً آج حواس میں
نہیں تھا۔

"میں نے بہت سارے لے
لیے ہیں۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔" اس بار
جھنجھلا کر چار پانچ نوٹ اور
نکالے اور والٹ اسکی سمت
بڑھایا۔ ابراہیم نے اسکے ہاتھ میں



موجود کرارے نوٹوں کو دیکھا۔
اور لب کے کنارے کو دباتے
آہستہ سے اسکے لبوں پر پھونک
مارتا دور ہو گیا۔ جبکہ اسکی بے باکی
پر وہ فریز ہو گئی تھی۔ جو کچھ
ہو رہا تھا اس نے کبھی تصور تک
نہ کیا تھا۔ سب سے بڑی بات

کوئی صنفِ مخالف بھی اسکے
پر سنل اسپیس میں داخل نہ ہوا
تھا۔ کبھی چھوا تک نہ تھا۔

"کیا ہوا میری قرب نے جانے
کا ارادہ کینسل کروادیا
کیا۔؟" عبیر نے چونک کر اسکی
سمت دیکھا جو بڑی گہری نگاہوں



سے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ سرخ
پڑتی نوٹوں سے بھرے ہاتھ کی
مٹھی بھینچ گئی۔

"میں نے آپ جیسا بے باک
شخص اپنی زندگی میں نہیں
دیکھا۔" اپنے تئیں سے اس نے
بڑے سخت الفاظ بولنے چاہے



تھے اسے شرم دلانے کے لیے۔
مگر اسکے غیر متوقع قہقہے پر
شرم سے گرڑھتی پلٹ گئی۔

"اور دیکھو گی بھی نہیں
کبھی۔۔" اسکی گھمبیر آواز نے
دور تک بازگشت کی تھی۔ وہ اپنا
ہاتھوں سے نکلتا دل سنبھالتی



نیچے آئی تو زینب ارہا، عروج اور
زویا ٹیبل پر کھانا لگا رہیں تھیں
جبکہ خواتین ڈرائنگ روم میں
ہی تھیں۔ اس نے سکھ کا سانس
بھرا تھا۔ اور نوٹوں والا ہاتھ
دوپٹے میں چھپاتی صوفے پر
پڑے پرس کی سمت بڑھ گئی۔

"بڑی دیر نہیں لگوا دی بھاجن
نے میڈلسن کھلوانے
میں۔۔" قریب آتی زینب کی
مدھم مگر معنی خیز آواز پر اس
نے بے اختیار آنکھیں بند کیں
تھیں۔ دل چاہا ابھی زمین پھٹے
اور وہ اس میں چھپ جائے۔



"نہ۔۔ نہیں۔۔ وہ بھا بھی۔" زینب
اپنی کھلکھلاہٹ نہ روک
سکی۔۔ "میری پگلی۔۔" اس نے
بے اختیار اسکے گال پر پیار کر لیا
تھا۔

Kitab Chehra Novels

"بلکل انار کی طرح لال ہو رہی
ہو سب سمجھیں گے۔۔ اتنا تیز



بخار ہو رہا ہے۔۔"

"مجھے نہیں کرنی آپ سے
بات۔۔" اس کے چھیڑنے پر وہ
پاؤں پٹختی ڈرائنگ روم کی
سمت بڑھ گئی تھی۔ کھانے کی
ٹیبیل پر وہ ماں سے چپک کر
بیٹھی تھی۔ جبکہ ابراہیم اپنی اسی



سنجیدگی اور ٹھہراؤ کے ساتھ
اسکے سامنے ہی دو کرسیاں چھوڑ
کر بیٹھا تھا۔ ٹیبل پر سب ہی
کھانے کے دوران ہلکی پھلکی
گپ شپ کر رہے تھے سوائے
اسکے۔ اس کا ذہن تو بس ابراہیم
کے رویے پر الجھا تھا۔ اس وقت



وہ اتنی سنجیدگی سے اسید سے
گفتگو کر رہا تھا کوئی یقین ہی
نہیں کر سکتا تھا چند لمحے پہلے
عبیر جہانگیر کے ہوش اڑا چکا
تھا۔ آج اس نے اس شخص کی
نئی جھلک دیکھی تھی جو کبھی
اسکے گمان میں بھی نہ تھی۔۔



کھانے کے بعد چائے کے ساتھ
عیدی کا شور مچا تھا۔ ابراہیم نے
بہن بھائی سمیت زویا اور عروج
کو بھی عیدی دی تھی۔ آسیہ
بیگم نے بھی سب کو لفافے
دیے۔ اسی طرح زینب اور حفصہ
صاحبہ نے بھی ان تینوں چاروں



کو عیدی دی۔ جبکہ سب سے
آخر میں عبیر نے بھی بھابھی کی
حیثیت سے ارہا اور اسامہ کو
عیدی دی تھی۔ رات کے بارہ
بجے کا وقت تھا جب وہ لوگ
واپسی کے لیے اٹھ کھڑے



ہوئے۔ اب ساتھ میں زینب بھی
موجود تھی۔

"بھئی حفصہ میرے گھر کی
ساری رونقیں لے کر جا رہی
ہیں آپ۔۔ اب بس بیٹی کو
رخصت کرنے کی تیاری



کریں "عبیر کو گلے سے لگاتے
آسیہ بیگم شکوہ کر گئیں۔

"آپ کی امانت ہے آپا۔۔ جب
چاہیں لے جائیں۔۔" عبیر

بھکتی ان سے الگ ہوئی
Kital Chana Novels

تھی۔ اور نگاہ سامنے عثمان کے
ساتھ کھڑے ابراہیم سے جا



ٹکرائی۔ مگر اگلے ہی نظریں جھکا
گئی تھی۔ ابراہیم اور عثمان انہیں
باہر تک چھوڑنے آئے تھے۔ کار
میں بیٹھنے سے پہلے اس نے
جہانگیر صاحب کو ابراہیم کو گلے
لگاتے دیکھا تھا۔ نجانے کیوں
اسکے لبوں پر نرم مسکراہٹ بکھر



گئی۔ جو موڈ یہاں آتے وقت تھا
اس سے بالکل مختلف احساسات
لیے واپس جارہی تھی۔

جاری ہے

Kitab Chehra Novels



تیری رہگزر

قسط 10

Kitab Chehra Novels

رمضان اور عید کے بعد سب
ہی زبردستی ہی سہی مگر اپنی



اپنی روٹین پر واپس آچکے
تھے۔ رمضان میں جو وہ جب
دل چاہا چھٹی کر لیتی تھی۔ اب
دو ہفتے سے ریگولر یونیورسٹی
جارہی تھی۔ امتحان سر پر تھے۔
وہ تینوں اب موج مستی کم
کر چکے تھے۔ سب سے بڑی



تبدیلی زوہیب اظہر کی زندگی
میں آئی تھی۔ کیونکہ اب اظہر
صاحب نے اسے یونیورسٹی سے
چھٹی کے بعد کچھ وقت آفس
کے لیے مانگ لیا تھا۔ جس پر
اس نے خوب احتجاج بھی کیا
تھا۔ مگر اسکی ایک نہ سنی گئی

..



تھی۔ مائرہ اور عبیر نے اسکا
خوب ریکارڈ بھی لگایا تھا۔ مگر وہ
پھر بھی اپنی فٹ بال کے لیے
ٹائم نکال ہی لیتا تھا۔ دوسری
جانب عبیر کا دل بھی بالکل
پڑھائی سے اچاٹ ہو چکا تھا۔
بالکل بھی کتابوں میں نہیں لگ



رہا تھا۔ اسکا عید کے بعد سے
دوبارہ ایک بار بھی ابراہیم سے
رابطہ نہ ہوا تھا۔ اُس کی چیٹ
پہلے دن کی طرح آج بھی
ویران تھی۔ اس شخص نے اس
کال کے بعد دوبارہ غلطی سے
اسے مس کال بھی نہ بھیجی

۔

۔



تھی میسج تو دور لی بات تھی۔

اور اس عجیب خاموشی پر وہ

حیران ہی تو رہ گئی تھی۔ وہ تو

سمجھ رہی تھی۔ اس دن کے

بعد شاید دونوں کے درمیان

Kitab Chehra Novels سب نارمل ہو جائے گا۔ اور وہ

بھی باقی کیپلز کی طرح



بے فکری سے ایک دوسرے
سے بات کریں گے۔ مگر دل
میں اگتا وہ امید کا پودہ دن
گزرنے کے ساتھ خود بخود
مر جھا گیا تھا۔ اور اسے اس
شخص سے ایسی نیکی کی امید
لگانے پر اب غصہ آرہا تھا۔



"میں نے سنا ہے کسی کمپنی
کے نمائندے آرہے ہیں۔۔
لیکچرز وغیرہ بھی دیں
گے۔۔۔" یہ نیوز کلاس کے
جینیس اسٹوڈینٹ مسعود نے
دی تھی۔ جس پر عبیر اور مارہ



دونوں ایک ساتھ نظریں گھما
گئیں۔ کیونکہ دونوں کو ہی ایسے
کسی لیکچر میں دلچسپی نہ تھی۔

"مجھے بتا دینا مسعود کس دن

آ رہے ہیں۔ تاکہ ہم کلاس

بنک کر لیں۔۔" ماثرہ کے انداز



پر آس پاس بیٹھے اسٹوڈینٹس
کھی کھی کرنے لگے۔ جس میں
عبیر کی مسکراہٹ بھی شامل
تھی۔

"بہت افسوس سے کہنا پڑے گا
مائرہ۔ ایسا کوئی چانس تمہیں



شاید نہ ملے کیونکہ تین لیلچرز
ہوں گے اور ففٹین مارکس
کے اسائنمنٹس دیے جائیں گے
ہر اسٹوڈینٹ کو۔۔ جبکہ ٹوپ
فائیو کو کمپنی پاس آؤٹ کے
بعد جاب آفر کرے
گی۔۔" اسکی بریکنگ نیوز پر تمام



اسٹوڈینٹس کے منہ کھل گئے
تھے۔

"ففسٹین مارکس۔۔ وہ بھی آؤٹ
سائیڈ سے۔۔؟؟" اس بار سب
میں ہی جوش بھر گیا تھا۔ اور
مارہ بھی پیش پیش تھی۔ کیونکہ



اسے پتہ تھا پیپر میں تو اتنے
حاصل نہ کر سکے گی۔ یہ پندرہ
مارکس اسکے GPA میں
تھوڑی سانسیں بھر دیں گے۔
اب کلاس میں اس حوالے سے
ڈسشن شروع ہو چکی تھی۔ ایک

Kitab Chehra Novels



بڑا حال نما کلاس روم چھلی
بازار کی شکل اختیار کر چکا تھا۔

"زوہیب کو تو پتہ ہی نہیں۔۔
وہ ایڈیٹ گراؤنڈ میں لوٹیں

مار رہا ہوگا۔۔" Kitab Chehra Novels



"اسے جاب کی کیا ضرورت
اسکے ابا جی نے پہلے ہی گردن
سے پکڑا ہوا ہے۔۔" دونوں
ہاتھ پر ہاتھ مارتیں ہنس پڑیں۔

"عسیر۔۔!" اپنے پیچھے سے
ابھرتی آواز پر دونوں پلٹیں

-



تھیں۔ جہاں اسکا کلاس فیلو
فیصل کھڑا تھا۔ "یار تم دو دن
پہلے کچھ لے کر گئیں
تھیں۔۔" اس کے مسکین شکل بنا
کر یاد دلانے پر عبیر نے
بے اختیار سر پر ہاتھ مارا۔



تھیں۔ جہاں اسکا کلاس فیلو
فیصل کھڑا تھا۔ "یار تم دو دن
پہلے کچھ لے کر گئیں
تھیں۔۔" اس کے مسکین شکل بنا
کر یاد دلانے پر عبیر نے
بے اختیار سر پر ہاتھ مارا۔



"آئی ایم سو سوری فیصل۔۔
میرے ذہن سے بالکل نکل
گیا۔۔ بلکہ ایسا کرو۔۔ جب تک
سر نہیں آرہے تم مجھے ٹاپک
کی ہائی لائنس بتادو۔۔" اس
نے اپنے برابر والی چیئر پر بیٹھنے
کا اشارہ کیا تھا۔ زوہیب تو اسے



ویسے بھی آتا ہوا نظر نہیں آرہا
تھا۔

"کونسی ہائی لائٹس۔۔؟"

"ارے ہم مارکیٹنگ کا اسائنمنٹ
ڈسکس کر رہے تھے لائبریری
میں اور غلطی سے پوری کافی



اس پر گر گئی۔ میں نے کہا تھا
کاپی کر لاؤں گی۔۔ مگر پتہ
نہیں کیسے یاد ہی نہیں
رہا۔۔ "اس نے شرمندہ ہوتے
بتایا تھا۔

Kitab Chehra Novels



"ہاں تمہارا دھیان کہاں اب
پڑھائی پر تم یقین کرو مارہ
میرے بتائے ہوئے پوائنٹس
بھی بھول جاتی ہے یہ۔۔" اپنی
بک کھولتے فیصل نے مارہ کو
اسکا حال بتایا تو وہ ہنس پڑی



تھی۔ عبیر نے جھل ہوتے نوٹ
بک کھول لی۔۔

"تم لوگوں کا وہ تیسرا پارٹنر
کہاں ہے۔۔ اسے بھی پندرہ

مارکس کی خوشی خیر سنا دو۔"



"وہ گدھا کونسا حاصل کر لے
گا۔" اس نے ہنستے ہوئے تبصرہ
کیا مگر کلاس روم میں داخل
ہوتے اشخاص کو دیکھ اسکی
مسکراہٹ سمٹ گئی۔ کلاس میں
اچانک ہی پن ڈراپ سائیکلینس
چھا گیا تھا۔ پانچ افراد پر مشتمل



سوٹ بوٹ میں ملبوس اشخاص
کا پینل انکے پروفیسر کے ساتھ
کلاس میں داخل ہوا تھا۔ جس
میں چار ادھیڑ عمر گریسفل آدمی
تھے۔ اور پانچواں۔۔!

Kitab Chehra Novels

پانچواں۔۔۔!! وہ۔۔!



نیوی بلو تھری پیس میں ملبوس
گھنی تراشیدہ داڑھی والے
چہرے پر دنیا جہاں کی سنجیدگی
لیے۔۔! اس پل ابراہیم جنید
اتنا دلکش لگا تھا۔ کہ عبیر
جہانگیر بنا پلک جھپکائے اسے
دیکھ رہی تھی۔ اسے یقین ہی



نہیں آیا تھا اب تک کہ وہ
اسکی کلاس میں موجود تھا۔!
اور دوسرا وہ تھا ہی اس قدر
وجہہ۔ یقیناً صرف عبیر جہانگیر
ہی نہ تھی جو اس شخص کو دیکھ
رہی تھی۔ ان کے پروفیسر نے
بڑے پر جوش انداز میں کمپنی



کے نمائندوں سے ان کے بیچ
کا انٹرویو ڈکشن کروایا تھا۔ جو دو
سے تین منٹ کا تھا۔ یہ کمپنی
کے ہیڈز کا گروپ تھا جو
مختلف یونیورسٹیز سے اپنی کمپنی
کے لیے ینگ امریکن ٹیلیوینٹ
ڈھونڈتے پھر رہے تھے۔ اور ان



کے پروفیسر نے ابراہیم کی
موجودگی بھی واضح کر دی تھی۔
کہ یہ ذہانت سے بھرپور آئیڈیا
کسی اور کا نہیں بلکہ اسی کا تھا۔

"واؤ۔۔ کتنے ڈیشنگ لگ رہے
ہیں ابراہیم بھائی۔۔" مارہ نے



اسکے کندھے سے کندھا ٹکراتے
سرگوشی کی۔ عبیر نے گھور کر
اسے دیکھا تھا۔ جبکہ چہرے پر
الگ ہی گلال کھل رہا تھا۔ ان
کا نکاح ہوئے چار ماہ ہونے
والے تھے اسے نہیں لگتا تھا



کلاس میں اب کسی کو اسکے
شوہر کی شکل یاد ہوتی۔

"اور یہ آپ سب کے لیے
اعزاز ہوگا کہ مسٹر ابراہیم جنید
آپ کے لیے اپنے قیمتی وقت میں
سے کچھ وقت نکال کر یہاں



تین دن لیچر دیں۔۔" اسکا اور
مارہ کا منہ ایک ساتھ کھلا تھا۔
جبکہ پوری کلاس تالیوں سے
گونج اٹھی تھی۔ کچھ لڑکیاں
شاید ابراہیم کو پہچان گئیں
تھیں۔ اور پلٹ پلٹ کر اسکی
سمت دیکھ رہیں تھیں۔ جبکہ



ابراہیم جنید نے شاید اسے اب
تک دیکھا ہی نہ تھا۔

"کیا جینیٹس بندہ ہے یا۔۔ عمر
میں تو اتنا نہیں لگتا مگر
اچیو مینٹس دیکھو۔" فیصل نے

رشتک بھری نگاہوں سے



ابراہیم کو دیکھا تھا۔ جو اپنی عمر
سے کافی بڑے کو لیگنز سے کچھ
کہہ رہا تھا۔ کچھ دیر بعد وہ
لوگ پروفیسر کے ساتھ باہر
نکل رہے تھے۔ مارہ فیصل کو
ابراہیم کا اصل انٹرو کروانے
ہی جارہی تھی مگر عبیر بازو



پکڑتی آنکھوں ہی آنکھوں میں
منع کر گئی۔ اسکی اصل توجہ تو
اس شخص پر تھی۔ کیا وہ اسے
نظر نہیں آئی تھی۔۔۔؟ کلاس

میں اس وقت دو سو کے
قریب اسٹوڈینٹس بیٹھے تھے۔ اور
وہ اوپر جاتی روز میں دسویں رو

-



میں تھی شاید۔۔'ہاں وہ کہاں
سے دیکھیں گے مجھے۔۔ شاید
انہیں پتہ ہی نہ ہو کہ میں اس
بیچ کا حصہ ہوں۔۔'دل اگرچہ
اس بات پر اداس ہوا تھا تو
ایک طرح سے مطمئن بھی ہوا
تھا۔ ورنہ اسے یقین تھا وہ یہاں



بھی اپنا بوسی بی ہیویر اسکے
ساتھ اپناتا۔ فیصل نجانے کیا
سرگوشی نما آواز میں کہہ رہا
تھا۔ اسے اسکی جانب متوجہ ہونا
پڑا تھا۔

Kitab Chehra Novels



دوسری جانب کلاس میں واپس
داخل ہوتے ابراہیم کی نگاہ
لاشعوری طور پر بھٹک اسی
سمت گئی تھی۔ جہاں وہ اپنی
کزن اور ایک چومغزے کے
درمیان بیٹھی تھی۔ اور اس سے
نجانے کونسی باتیں کر رہی



تھی۔ لب بھینچتا ڈائس کی
سمت بڑھ گیا۔

"سائینس پلیز۔۔۔" مائیک پر
ابھرتی اسکی گھمبیر آواز پر سب

سیدھے ہو گئے

تھے۔ "انٹروڈکشن وغیرہ تو



پروفیسر کروا ہی چکے ہیں۔۔ اس
لیے اب ہم اصل مقصد کی
طرف بڑھتے ہیں مگر اس سے
پہلے میں آپ کو بتادوں۔۔ آپ
نے مجھے اگلے دو دن اور
برداشت کرنا ہے۔۔ "ایک
طائرانہ نگاہ کلاس پر ڈالی کچھ



کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔
کچھ پر بیزاری کچھ پر جوش۔۔
اس نے عبیر کی سمت دوبارہ نہ
دیکھا تھا۔ یہاں وہ اپنا فرض ادا
کرنے آیا تھا۔ اپنی کمپنی کے
ریپریزنٹیٹو کی حیثیت سے
کھڑا تھا۔



"تھری لیلچرز۔۔ سکس
آوورز۔۔۔ ففٹین مارکس۔۔ اور
یہ میں پہلے ہی کلیئر کردوں۔۔
آپکے اسامینٹ میرے ساتھ
جو باقی ریپریزنٹٹیوز آئے
ہیں۔۔ وہ چیک کریں گے۔۔
میرا کام صرف آپ لوگوں



کے ذہنوں تک اپنی بات پہنچانا
ہے۔۔ سو جب میری سنیں
دماغ کی اسکرین کو کلیئر رکھے
گا۔۔" اور یہ کہتے اسکے سنجیدہ
چہرے پر نرم تاثرات ابھرے
تھے۔ کیونکہ اسے معلوم تھا
فرسٹ رو سے لے کر لاسٹ



رو تک کے لاؤ بالی بچے بھی
الرٹ ہو گئے تھے۔ پھر وہ بغیر
کسی وقفے کے اپنی رواں
انگریزی میں لیکچر دیتا رہا۔
دسویں رو میں بیٹھی عبیر
جہانگیر صرف اسے دیکھ رہی
تھی۔ پوائنٹس کی اسے پرواہ نہ



تھی کیونکہ مارہ اور فیصل بخوبی
یہ کام سرانجام دے رہے
تھے۔ اسکی نگاہیں تو بس اس
شخص کا طواف کر رہی تھیں۔
جس نے فرسٹ رو میں بیٹھے
جینیئرس اسٹوڈینٹ کا سوال سننے
کوٹ کا نچلا بٹن کھولا تھا اور



اتار کر ڈانس پر رکھ دیا۔ نیوی
بلو شرٹ پر ڈارک بلو ٹائی اب
مزید نمایاں ہو رہی تھی۔ وہ
اسے سمجھاتا ڈانس پر پڑا مار کر
اٹھا کر وائٹ بورڈ پر اب کچھ
لکھ رہا تھا۔ اس شخص کا فرینڈلی
انداز بھی اتنا سنجیدہ تھا کہ وہ



لڑکیاں جو اسے عبیر کے
حوالے سے مخاطب کرنے کے
موڈ میں تھیں۔ اب منہ پر ٹیپ
چڑھائے شرافت سے لیکچر سن
رہیں تھیں۔ اتنا تو اسے بھی
معلوم تھا یہ شخص فرنیکنس کا
ذرا بھی قائل نہ تھا۔ اپنی رف



مگر موتی جیسی لکھائی میں لکھتے
ابراہیم نے کف لنکس کھول کر
سیلوز فولڈ کر لیں۔ اور عبیر کو
لگا اسکے ساتھ کلاس کی لڑکیوں
نے بھی اس شخص پر اس پل
ٹھکر کی تھی۔ وہ لگ ہی اتنا
ڈریبی رہا تھا۔ یہ کسی کا بھی



قصور نہ تھا سوائے خود اس
شخص کے۔ وہ لب بھینختی سیٹ
کی پشت سے ٹیک لگا کر ہاتھ
سینے پر لپیٹی اب اسکی چوڑی
پشت کو گھور رہی تھی۔ ذہن
کے پردے پر چھن سے دو
ہفتے پرانا منظر لہرایا تھا۔ اور نگاہ



اسکی سلیوز فولڈ ہوئی کسرتی
کلائیوں پر جا ٹھہرائی۔ جو چند
دن پہلے اسے اپنے حصار میں
لی ہوئیں تھیں۔ یکدم ہی اسے
اپنا چہرہ سرخ پڑتا محسوس ہوا۔
اور اسے بچھڑاوا ہوا۔ وہ کہاں
بیٹھی کیا سوچ رہی تھی۔ اسی



پل ابراہیم پلٹا تھا۔ اور نگاہ بے
ساختہ ہی عبیر کے چہرے پر جا
ٹھہری۔ عبیر اپنی جگہ ساکت
ہوتی اسکی بے تاثر نگاہوں میں
دیکھتی رہی۔ بلا آخر اس شخص
نے اسے دیکھ ہی لیا تھا۔ اسکی
آنکھوں میں چمک بڑھنے لگی۔



دل نے ابھی لے بدلنی شروع
ہی کی تھی مگر اس شخص نے
بے حد عام سے انداز میں نگاہ
پھیر لی تھی۔ آنکھوں میں
اپنائیت تو دور شناسائی کا ایک
رنگ بھی نہ ابھرا تھا۔ وہ
ششدر بیٹھی اس شخص کو



دیلھتی رہ گئی۔ کیا تھا یہ۔۔؟
کتنے روپ تھے اسکے۔۔؟ ایک
پل میں بالکل اپنا بنالیتا تھا اور
دوسرے ہی پل میں بالکل پرایا
ہو جاتا۔ جیسے اس سے سرے
سے واسطہ ہی نہ ہو۔ اگلا ایک
گھنٹہ وہ اپنے مخصوص انداز میں



لیکچر دیتا رہا۔ کچھ اسٹوڈینٹس
سے ڈسکشن بھی کی۔ جبکہ وہ
اپنی لامتناہی سوچوں میں غرق
آج کا پورا لیکچر مس کر گئی
تھی۔ یہاں تک کہ وہ شخص
کل نہیں سے بڑھینے کرنے کا
کہہ کر چلا گیا تھا۔ مگر عبیر نے



اس لا تعلق نظر کے بعد دوبارہ
نگاہ اٹھا کر بھی اس شخص کو
نہیں دیکھا تھا۔

ابراہیم کے جانے کے بعد بہت
سی لڑکیاں اسکے پاس ایکسائیڈ
ہو کر آئیں تھیں۔ مگر اس وقت



اس کا دماغ بالکل بھی اس
اسٹیٹ میں نہ تھا کہ انکے
چھپورے مذاق سنتی۔ اس لیے
ایکسیوز کرتی کلاس سے نکل
گئی۔

Kitab Chehra Novels



"یہ لو تمہارا سہلش۔۔۔" گھٹنوں
تک آتی آسمانی رنگ کی فراک
اور وائٹ جینز میں ملبوس۔ گلے
میں وائٹ اسٹال ڈالی۔ پاؤں
اسنیکرز میں قید کیے۔ کندھے پر
ٹاٹ بیگ اور بال جوڑے میں
جکڑی کلاس لے کر باہر آئی تو



فیصل اسکا ٹھنڈا سلس لیے کھڑا
تھا۔

"مارہ کہاں ہے۔۔ یہ کام تو
اسے دیا تھا میں نے۔۔" سپ
لیتے جینز اور گرین ٹی شرٹ



میں ملبوس ڈیسینٹ سے فیصل
کو دیکھا۔

"اسے زوہیب نے کل کے نیو
لیکچرر کے پوائنٹس کاپی کروانے
کے لیے روک لیا ہے۔" فیصل
نے مزے سے ہنستے ہوئے بتایا



تو وہ بھی مسکراتی سر نفی میں
ہلا گئی۔

"میں نے اپنے حصے کا کام
کر دیا ہے کل رات بیٹھ کر۔۔
باقی تم کرو گے اب۔۔"

Kitab Chehra Novels



"نہ کرو۔۔۔!! تم نے کیسے
کر لیا۔۔" فیصل اب واقعی حیران
ہو گیا تھا۔ دو دن بعد انہیں
پروجیکٹ سبمٹ کروانا تھا۔ کل
ساری رات نیند نہ آنے کی
وجہ سے وہ یہی لے کر بیٹھ
گئی تھی۔



"بس میں نے کہا تھا میں
کرلوں گی۔۔ اور تمہارا کام نہیں
ہوگا۔۔"

"او بھئی۔۔ یہ دن بھی دیکھنے
تھے۔" اس کے صدمے بھرے
انداز پر عبیر اپنی ہنسی ضبط نہ



کر سکی تھی۔ مگر سامنے سے
آتے شخص کو دیکھ ہنسی خود
بخود حلق میں گھٹ گئی۔ سیاہ
کوٹ، پینٹ اور وائٹ شرٹ پر
سیاہ ہی ٹائی لگائے۔ آنکھوں میں
سخت ناگواری لیے پروفیسر کے
اسسٹنٹ کے ساتھ راہداری



میں چلتا اسی جانب آرہا تھا۔ وہ
یقیناً ابھی ہی یونیورسٹی آیا تھا۔
اور اسے شاید نہیں بلکہ یقیناً
دیکھ چکا تھا جبھی تو چہرے پر
اس قدر خوشگوار تاثرات تھے۔

Kitab Chehra Novels



"میرا خیال ہے ہمیں یہاں
سے چلنا چاہیے۔۔" اس نے
لمحے کے ہزارویں حصے میں
نگاہیں پھیرتے فیصل کو مخاطب
کیا۔ مگر ابراہیم کے چہرے پر
چھایا غصہ و ناگواری کم از کم
اس سے تو بالکل تعلق نہیں



رکھتا تھا۔ لہذا اسے ڈرنے کی
بلکل ضرورت نہ تھی۔ نہ ہی
اسکے ریڈار میں رہنے کی
ضرورت تھی۔

"ہاں لاٹیری چلتے ہیں۔۔ باقی
کا کام بھی وہیں کر لیں



گے۔۔" فیصل نے قریب آتے
اسکے شوہر کو نہیں دیکھا تھا۔
ورنہ اتنے فرینک انداز میں
اسکے ہاتھ سے پروجیکٹ فائل
لے کر چلنے کا اشارہ کبھی نہ
کرتا۔ عبیر اسکے سر پر پہنچنے سے
پہلے ہی فیصل کے ساتھ



دوسرے کوریڈور کی سمت قدم
بڑھ گئی تھی۔ مگر نجانے کیوں
اسے اپنا دل تیزی سے دھڑکتا
محسوس ہو رہا تھا۔ ایسا لگ رہا
تھا۔ وہ دو سلگتی نگاہیں دور تک
اسکا پیچھا کر رہی تھیں۔ ابھی
ابراہیم کے لیکچر میں آدھا گھنٹہ



تھا اس نے فیصل کے ساتھ
لابیریری جانے کا ارادہ ملتوی
کرتے گارڈن کا رخ کر لیا تھا۔
اس وقت تازہ ہوا کی اسے
سخت ضرورت تھی۔

Kitab Chehra Novels



ابراہیم جس وقت ہال روم میں
پہنچا۔ کل سے زیادہ اسٹوڈینٹس
موجود تھے۔ یقیناً کل جو غفلت
بھری نیند سو رہے تھے آج
جاگ چکے تھے۔ "گڈ

نون۔۔!" اسکے پوزیشن

سنجھالتے ہی چند نئے مگر شکل



سے ہی پڑھا کو دکھنے والے
بچوں نے بڑے پر جوش انداز
میں اپنا انٹروڈکشن کروایا تھا۔
جس کے بعد بغیر ٹائم ضائع
کیے اس نے لیکچر پمٹینو کر لیا
تھا۔ اس بار ابراہیم نے غلطی
سے بھی دسویں رو کی اس

..



مخصوص جگہ نگاہ نہ ڈالی تھی۔
جہاں اسکی بیوی صاحبہ اپنی
چھوٹی سی گینگ کے ساتھ
بیٹھتیں تھیں۔

"سر آپ کیا یہ کمپنی جوائن
کرنے سے پہلے لیکچرر



تھے۔؟" مسلسل ایک گھنٹے کے
لیکچر کے بعد پیون اسے کافی
دینے آیا تھا۔ جب فرسٹ رو
میں بیٹھی چشمش نے اس سے
سوال کیا تھا۔ اسکا والہانہ انداز
عبیر کے منہ میں کڑواہٹ
گھول گیا۔ جبکہ ماہرہ نے اپنی



مسکراہٹ ضبط کرنے کی ایسی
کوئی کوشش نہ کی تھی۔

"اور ایسا کیوں لگا
آپکو۔۔؟" ابراہیم نے کافی کے
سپ بھرتے نرمی سے اس سے
پوچھا۔

۴



"آپ اتنا اچھا ایسپلین کرتے
ہیں۔۔۔ پروفیسرز کی
طرح۔۔" اسکی بلا جھجک تعریف
پر ابراہیم بھاری آواز میں ہنس
پڑا۔ عبیر نے انتہائی ناگواری
سے پہلو بدلتے مارہ اور



زوہیب کو دیکھا تھا۔ جو بخوبی
اسکی کیفیت سمجھ رہے تھے۔

"سر ہماری جیننس فیلو خاصی
امپریس ہے آپ

سے۔" ساتویں رو میں سے
کسی لڑکے نے آواز لگائی

..



تھی۔ "خاموش رہ۔۔۔ تھانے دارنی
پیچھے بیٹھی ہے۔۔۔" یہ اس کے
برابر والا لڑکا تھا جس نے عبیر
کی جانب دیکھتے مزہ لیا تھا۔
آدھی سے زیادہ کلاس کو معلوم
تھا عبیر اور ابراہیم کا تعلق۔ مگر



کسی میں اتنی ہمت نہ تھی کہ
ڈائریکٹ بول سکے۔

"نہیں میرا اس سے پہلے ایسا
کوئی ایکسپیریمینٹس نہیں رہا۔"

ایون میں خود حیران ہوں آپ
لوگ اتنا سن کیسے رہے



ہیں۔۔" اس نے سہ بھرتے
کلاس کو اوو کرنے پر مجبور
کر دیا تھا۔

"آپ دو گھنٹے اور بول لیں ہم
س لیں گے۔۔" اب تو عبیر
کی بس ہو چکی تھی۔ اس سے



پہلے کہ وہ دوسری رو میں
بیٹھی اس فلرٹ لڑکی کو
اوقات یاد دلاتی مارہ نے اپنا
قمقمہ ضبط کرتے سختی سے اسکا
بازو تھام لیا تھا۔ جبکہ اصل
آگ اسے ابراہیم کے گھمبیر
قمقمے پر لگائی تھی۔



"مجھے روزی روٹی کے لیے اور
بھی کام کرنے ہیں۔۔ ایسا
کرتے ہیں پڑھائی کی طرف
واپس آتے ہیں۔۔ خاصی باتیں
ہو چکیں۔۔" اور اس بار ڈانس
پر کافی کامگ رکھتے ایک نگاہ
دسویں رو میں بیٹھی اس لڑکی

۔



کی سمت بھی ڈالی تھی۔ اور
توقع کے مطابق ریزلٹس بھی
اسکے سامنے تھے۔ وہ لب بھینچے
آنکھوں میں چنگاریاں لیے
بیٹھی تھی۔ جب اسکے برابر میں
بیٹھے چو مغزے نے کچھ کہنے
کے لیے عبیر کو اپنی سمت



متوجہ کر لیا تھا۔ اس کے اندر شدید
ناگواری کی لہر اٹھی تھی۔ وہ
کل سے اسے اس کے ساتھ چپکا
دیکھ رہا تھا۔ مگر آج حد ہو چکی
تھی۔

Kitab Chehra Novels



"رو نمبر ٹین۔۔ گرین ٹی
شرٹ۔۔!" اسکی بھاری بلند
آواز پر وہ چاروں چونکے تھے۔
جبکہ فیصل ابراہیم کو اپنا مخاطب
دیکھ گڑبڑاتا جگہ سے ہی اٹھ
گیا۔

Kitab Chehra Novels



"یس۔۔ یس سر۔۔!!"

"کلاس میں ٹیچر موجود ہے۔۔
آپ کو جو ڈسکس کرنا ہے مجھ
سے کریں۔۔ آپ کے فرینڈز
مارکس نہیں دلوائیں گے آپ
کو۔۔" اس کے سنجیدہ انداز پر فیصل



کا چہرہ خفت سے سرخ پڑھ چکا
تھا۔ جبکہ عبیر کا غصے و ضبط
سے۔۔! اس کا مقصد کیا
تھا۔۔؟

Kitab Chehra "سوری سر۔"



"یہاں آئیں۔۔ فرسٹ رو میں
بیٹھیں تاکہ آپ کو جو بھی اشو
ہو ڈائریکٹ مجھ سے ڈسکس
کریں۔۔" وہ اسکے پیٹھ پیچھے
کتنے ہی دوست بناتی مگر اپنی
نظروں کے سامنے قطعاً
برداشت نہیں کر سکتا تھا۔



تیسرے دن وہ لیکچر اٹینڈ نہ
کر سکی تھی۔ وجہ اچانک اسکی
پھپھی کی آمد تھی۔ جو انگلینڈ
سے کل رات ہی آئیں تھیں۔
وہ خاص طور پر اسید اور زینب

-



کے لیے آئیں تھیں۔ کیونکہ
شوہر کی طبیعت کی وجہ سے
شرکت نہ کر سکیں تھیں۔ ان کا
ایک بیٹا اور دو بیٹیاں تھیں۔
سب سے بڑا چھبیس سالہ
ارسل اس سے چھوٹی عبیر کی
ہم عمر مبشرہ اور اس سے



چھوٹی اٹھارہ سالہ لائِبہ۔ ساری
رات وہ لوگ باتوں میں لگے
رہے تھے۔ چار بجے کے بعد
کہیں جا کر وہ سوئی تھی۔ یہی
وجہ تھی کہ صبح آنکھ نہ کھل
سکی تھی۔

Kitab Chehra Novels



ویسے تو اسکی اپنے ان کزنز سے
ایسی کوئی خاص بونڈنگ نہ
تھی۔ کیونکہ ارسل تھوڑا الگ
ٹائپ کا تھا اور کئی سالوں سے
باہر تھے تو اس لیے بس
تھوڑی بہت ہی بات چیت
ہوتی تھی۔ مبشرہ نخریلی سے

۔



تھی حالانکہ اسے خود بھی
نخریلہ کہا جاتا تھا۔ مگر مبشرہ
اریٹیشن کے الگ لیول پر جاتی
تھی۔ ایک لائبریری ہی تھی جو
تھوڑی انسان تھی۔ اسکی آن
لائن بھی زیادہ تر اسی سے
بات ہو جاتی تھی۔



"بھائی جان ایسی بھی کیا جلدی
تھی آپکو عبیر کی شادی
کی۔۔؟" مرینہ نے ناراضگی سے
بڑے بھائی سے شکوہ کیا تھا۔
اس وقت وہ دونوں لاؤنج میں
بیٹھے شام کی چائے پی رہے
تھے۔



"بس اچھا لڑکا مل گیا تھا تو ہم
نے سوچا دیر کیسی کرنی۔
بیٹیوں کو ایک نہ ایک دن
رخصت تو کرنا ہوتا ہے نا۔"

"مگر ایسی بھی کیا جلدی تھی
کال تو نہیں پڑی تھی ہماری



عبیر کے رشتوں کے لیے۔۔
میرا تو خود اتنا دل تھا کہ کب
ارسل کی پڑھائی مکمل ہو اور
میں بات کروں۔۔ "جہانگیر
صاحب گہری سانس بھر گئے۔
انہیں اچھی طرح معلوم تھا



مرینہ کو سارا غم ہی اسی بات
کا تھا۔

"ارسل اپنا بچہ ہے ڈھونڈ لیں
گے اسکے لیے بھی۔ ابھی اسے

کریئر پر فوکس کرنے دو۔" وہ

کبھی مر کر بھی ارسل جیسے

ش



لاؤ بالی شخص کو ابراہیم جیسے
قابل شخص پر ترجیح نہ دیتے
مگر یہ بات وہ بہن سے نہیں
کہہ سکتے تھے۔

"میری خواہش تو پوری نہ ہوئی
نا۔۔ آپ نے عبیر کو پرایا



کر دیا۔۔"

"ایسی بات نہیں ہے مرینہ۔۔"

اور جہاں ابھی رشتہ کیا ہے

ماشاء اللہ سے بہت ہی اچھے

لوگ ہیں۔۔ ہماری بہو کو تو



دیکھ ہی چکی ہو ہمارا داماد بھی
لاکھوں میں ایک ہے۔۔"

"تصویریں دیکھیں تھیں میں
نے۔۔ لڑکا تو اچھا ہے۔۔ مگر
آپ کو اپنے اسٹیٹس کا تو خیال
رکھنا چاہیے تھا۔۔ چلیں بہو لے



دیکھ ہی چکی ہو ہمارا داماد بھی
لاکھوں میں ایک ہے۔۔"

"تصویریں دیکھیں تھیں میں
نے۔۔ لڑکا تو اچھا ہے۔۔ مگر
آپ کو اپنے اسٹیٹس کا تو خیال
رکھنا چاہیے تھا۔۔ چلیں بہو لے



"دولت اور اسٹیٹس کے چکر
میں بیٹی کو کسی بھی عیاش یا
لاؤبالی کے ساتھ باندھ دیتا۔؟
ابراہیم جیسا شخص چراغ لے کر
بھی پھریں گے تو نہیں ملے
گا۔۔۔ مجھے یقین ہے میری بیٹی



بہت خوش رہے گی وہاں
انشاء اللہ۔۔"

"دعا تو ہماری بھی یہی ہے کہ
وہ ہمیشہ خوش رہے۔۔ مگر بیٹی

کے مزاج سے آپ بخوبی

واقف ہیں۔۔ پروں میں رکھا



ہے یہاں آپ نے
اسے۔۔"جیہی زرینہ کے ساتھ
ناشتے کی ٹرالی لیے زینب اور
حفصہ صاحبہ بھی چلی آئیں
تھیں۔ اور مرینہ صاحبہ کے
آخری الفاظ وہ بھی سن چکیں
تھیں۔ مرینہ صاحبہ نے بڑی



ناقدانہ نگاہوں سے زینب کو
دیکھا تھا۔ جو لبوں پر نرم
مسکراہٹ لیے ٹیبل پر ناشتہ لگا
رہی تھی۔

"بہو سے تو ملوا دیا۔ داماد سے
کب ملوا رہی ہیں



ناقدانہ نگاہوں سے زینب کو
دیکھا تھا۔ جو لبوں پر نرم
مسکراہٹ لیے ٹیبل پر ناشتہ لگا
رہی تھی۔

"بہو سے تو ملوا دیا۔ داماد سے
کب ملوا رہی ہیں



ناقدانہ نگاہوں سے زینب کو
دیکھا تھا۔ جو لبوں پر نرم
مسکراہٹ لیے ٹیبل پر ناشتہ لگا
رہی تھی۔

"بہو سے تو ملوا دیا۔۔ داماد سے
کب ملوا رہی ہیں



بھا بھی۔۔؟"حفصہ صاحبہ کو
بخوبی انکے اندرونی احساسات کا
اندازہ تھا مگر پھر بھی خلوص
دل سے بولیں۔"جب تم چاہو
مرینہ۔۔ بلکہ رات کو ہی بلوا
لیتے ہیں۔۔ کیوں زینی۔۔؟"



خدا نخواستہ کوئی اونچ نیچ نہ
ہو جائے۔۔ کیونکہ سامنے ٹھسکے
سے بیٹھی عورت کی نگاہیں بتا
رہیں تھیں۔ اسے وہ دونوں بہن
بھائی ہی ہضم نہیں ہو رہے
تھے۔

Kitab Chehra Novels



اپنے آفس میں بیٹھا اس وقت
وہ معمول کے مطابق کام میں
الجھا تھا۔ یہ کمپنی بلڈنگ کا

ساتواں فلور تھا۔ جو اسکے اندر

کام کرتا تھا۔ کمپنی نے یہ فلور



اسے کام کرنے کے لیے فراہم
کیا ہوا تھا۔ جو کہ بلڈنگ کا
مصروف ترین فلور تھا۔ شام
کے چار بج رہے تھے۔ اس
وقت بھی وہ دو گھنٹے کی میٹنگ
سے لوٹا تھا۔ لنچ وہ کر نہ سکا
تھا۔ کیونکہ باہر کا کھانا اسے



پسند نہ تھا اور لُنج باکس وہ کچن
کاؤنٹر پر ہی بھول آیا تھا۔ پچھلے
تین دن سے اسکی روٹین ہیک
ٹک ہوئی ہوئی تھی۔ کیونکہ
یونیورسٹی لیکچر دینے بھی جانا
ہوتا تھا۔ آج آخری لیکچر تھا
جس میں وہ آفس کی اچانک



میٹنگ کی وجہ سے لیٹ پہنچا
تھا۔ دوسرا عبیر کی غیر موجودگی
نے مزید کوفت میں مبتلا کر دیا
تھا۔ وہ اس قدر غیر ذمہ دار
کیسے ہو سکتی تھی۔ اتنا اہم لیکچر
میں کر دیا تھا۔ جبکہ مارہ اور

Kitah Chehra Novels



زوہیب اسے کلاس میں موجود
نظر آئے تھے۔

"ہیلو۔!" لیپ ٹاپ اسکرین پر
سلائڈز چیک کرتے اس نے
کال پک کی تھی۔

Kitab Chebra Novels



"اسلام و علیکم۔۔!! کیا حال
ہیں۔۔؟" زینب کی چہکتی آواز پر
اسکے ماتھے کی شکنیں غائب
ہوئیں تھیں اور چہرے پر نرمی
چھا گئی۔ "و علیکم اسلام۔۔ میں
بلکل خیریت سے۔۔۔ تم سناؤ
کیسے کال کی۔۔" اس سے بات



کرتے وقت بھی ابراہیم کا کام
کرتا ہاتھ نہ تھما تھا۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔ اور
ایک بہت اہم کام سے کال کی

ہے۔۔" Kitab Chehra Novels



"اچھا۔۔! ورنہ نہیں
کرتیں۔۔؟"

"جی نہیں ایسا بالکل نہیں۔۔ میں
روز کال کرتی ہوں امی کو بھی
اور آپکو بھی۔۔ بٹ آپ کے تو



مزاج ہی نہیں ملتے بھی ریسیو
کر لی۔۔ کبھی نہیں کی۔۔"

"بس کرو شکوے۔۔ اور کیا اہم
کام ہے جلدی بولو۔۔ تم جانتی
ہو اس وقت سر اٹھانے کی



بھی فرصت نہیں ہوتی
مجھے۔۔"

"کونسا ایسا وقت ہوتا ہے جب
آپکو سر اٹھانے کی فرصت
ہو۔۔ ہر وقت تو آپ بڑی
ہوتے ہیں۔۔"



"مجھے لگ رہا ہے۔۔ میں نے
کال اٹھا کر غلطی کر لی
ہے۔۔!" اس کے بے مروت انداز
پر دوسری جانب بیٹھی زینب
تلملا گئی۔

Kitab Chehra Novels



"کتنے برے ہیں آپ
بھاجن۔۔ عبیر کیسے گزارا کرے
گی آپکے ساتھ۔۔؟" اسکے متفکر
انداز میں کیے گئے اسکے ذکر پر
ابراہیم کے ہاتھ تھمے تھے۔
آنکھوں کے سامنے وہ خفا خفا
سا چہرہ ابھرا تھا۔ دونوں کے



درمیان رابطے کا بھی کوئی فائدہ
نہ تھا۔ نہ اسے اس سے فرصت
میں بات کرنے کے لمحے میسر
آتے تھے۔ نہ وہ لڑکی کبھی
کوشش کرتی تھی۔ یقیناً عبیر
کے پاس اسکے سوا اور بھی
دلچسپ مشغلے تھے۔



"جیسے میرا ہو جائے گا اسکے
ساتھ۔۔!" ٹائپنگ واپس شروع
ہو چکی تھی۔ مصروف لمحوں میں
ایک لمحہ خوشبو کے جھونکے پر
آیا تھا اور گزر گیا تھا۔

Kitab Chehra Novels



"میری سمجھ سے باہر ہیں
آپ۔۔ مگر میں نے آپکو یہ
انفارم کرنے کے لیے کال کی
ہے کہ کل رات آپکی اور
میری پھسپی ساس تشریف لا
چکی ہیں اپنی فیملی کے
ساتھ۔۔"



"فمیلی۔۔؟" وہ چونکا تھا۔

"جی اپنے بیٹے اور دو بیٹیوں
کے ساتھ اور انہوں نے ماما
سے آپ سے ملنے کی خواہش
ظاہر کر دی ہے۔۔ لہذا امی
وغیرہ کو لے کر آپ کو ہر



حال میں آج ڈنر پر آنا
ہے۔۔"

"واٹ۔۔!! میں کوئی فارغ

بیٹھا ہوں۔۔ جو منہ اٹھا کر

تمہاری سسرال پہنچ جاؤں۔۔

میرا اسکینجول بہت بڑی ہے



زینی۔۔ آج تو بالکل پوسیبیل
نہیں۔۔ "نہ جانے کیوں اسکے
ماتھے پر شکنیں جمع ہونے لگیں
تھیں۔" تو یہ وجہ تھی تمہاری
آج غیر حاضری کی۔۔ "اسکے
جبرے ایک عجیب سے احساس
کے تحت آپس میں جڑ چکے



تھے۔ جبکہ دوسری جانب بیٹھی
زینب بے چین ہو گئی۔

"ایسا مت کہیں بھاجن پلیز۔۔

میں نے پھپھو اور ماما دونوں

سے ہامی بھری ہے۔۔ اور وہ



اتنی دور سے آئیں ہیں۔۔
ہم۔۔"

"تو میں تمہیں کوئی بیوقوف
فارغ نظر آ رہا ہوں۔۔ ہامی
بھرنے سے پہلے مجھ سے تو
پوچھنا چاہیے تھا تمہیں۔۔" اب



کی بار اس نے بہن کو جھاڑ دیا
تھا۔ اسکی ڈانٹ پر دوسری
جانب بالکل خاموشی چھا گئی
تھی۔ اس نے آنکھیں بند
کرتے بے اختیار ماتھا مسلا۔

Kitab Chehra Novels

"زینی۔۔!"



نہیں۔۔" اس کے مان جانے پر
زینب کھلکھلا کر ہنستی تھینک یو
کر کے کال کاٹ گئی تھی۔
تھوڑی دیر بعد اس کی توقع کے
مطابق اس کی ساس کی کال آچکی
تھی۔ اس نے انہیں بھی اپنی
مجبوری سمجھانے کی کوشش کی



تھی۔ اور آنے کی کوشش
کروں گا کا کہہ گیا تھا۔ نکاح
سے پہلے اسے ان تکلفات کا
بلکل بھی اندازہ نہ تھا۔ کہ نا
چاہتے ہوئے بھی کتنوں کی
سنسنی اور مان رکھنا پڑتا تھا۔ اور
اب دل ہی دل میں خود کو



اس جلد بازی میں کیے گئے
نکاح پر ٹپٹ رہا تھا۔

جاری ہے

Kitab Chehra Novels



تیری رہگزر

قسط 11

Kitab Chehra Novels

"میری تو سمجھ نہیں آرہا کیسے
بناؤں اسائنمنٹ۔۔"



"کیوں آج تمہارے چہیتے سر
نے کچھ نہیں بتایا۔۔ آج تو بہار
آئی ہوئی ہوگی ان کے چہرے
پر" بیڈ پر لیٹی موبائل کان سے
لگائے دوسرے سے گلے میں
پڑی چین سے کھیل رہی تھی۔
سچ تو یہ تھا آج کلاس مس



کرنے کا اسے بھی بڑا قلق تھا۔
کبھی کبھی تو دیکھنے کو ملتا تھا وہ
شخص۔ اب پتہ نہیں کب
ملاقات ہوتی۔

"سچ بتاؤں۔۔؟" اسپیکر پر مارا

کی شرارتی آواز ابھری۔ "آج تو
تمہارے سیاں جی کا موڈ بھی



کوئی اچھا نہیں تھا۔۔ شاید
تمہاری غیر موجودگی نے ہی
جھنجھلاہٹ میں مبتلا کر دیا
تھا۔۔"

"ہونہم۔۔ وہ کب اچھے موڈ

میں ہوتے ہیں۔۔؟ اور میری
موجودگی تو انہیں جھنجھلاہٹ



میں مبتلا کر سکتی ہے مگر غیر
موجودگی ہر گز نہیں۔۔۔" اس
کے لہجے میں نا چاہتے ہوئے
بھی تلخی ابھر آئی۔ جسے مارہ
نے بھی محسوس کیا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"بیوقوف ایسا نہیں ہے۔۔۔ ان
کی نیچر ہی ریزروڈ سی ہے۔۔۔"



ورنہ اپنی بیوی کو دیکھ کر تو
سب کے چہروں پر بہار آجاتی
ہے۔۔"

"ہاں یہ معاملہ ان کے ساتھ
ہوتا ہے جن کی مرضی سے
شادیاں ہوں۔۔"



"فضول نہ بولو تم دونوں کی تو
اریج میں لاٹری کھلی ہے۔۔"

"کس لیے کال کی تھی تم
نے۔۔" اس نے بات بدل

دی۔
Kitab Chehra Novels



"اسائنمنٹ کا ہی کہہ رہی
تھی۔۔ کل فیصل کے ساتھ مل
کر بنا لیں گے۔۔ وہ خبیث
زوہیب تو کسی دوست سے
بنوائے گا۔۔"

Kitab Chehra Novels

"ابھی کہاں ہے وہ۔۔"



"آفس ظاہر سی بات
ہے۔۔" اسکی شرارتی آواز
ابھری تھی۔

"پھر تو تمہارا فرض بنتا ہے
ہیلپ کرو اسکی تھوڑی۔۔"

Kitab Chehra Novels



"کیوں میں کیوں کروں بڑا
آیا۔۔ اور تم کیوں نہیں اپنے
ہسبینڈ سے تھوڑی سی ہیلپ
لے لیتیں۔۔ ہم غریبوں کا بھی
بھلا ہو جائے گا۔۔"

Kitab Chehra Novels

"ان سے ہیلپ لینے سے بہتر
ہے میں اپنے ہاتھوں سے بنے



اسائنمنٹ میں پانچ چھ مارکس
حاصل کر لوں۔۔"

"لو عجیب ہو۔۔۔ بات تو کرو

کیا پتہ پورا اسائنمنٹ ہی بنا

کر دے دیں۔۔ آخر کو اکلوتی

بیوی ہو۔۔" اس کے چھیڑتے



انداز پر وہ دانت پیس
گئی۔ "اپنی بکواس بند کرو۔"

"کیوں پاگل لڑکی یہی تو وقت
ہوتا ہے شوہروں اور منگیتروں
سے فائدہ اٹھانے کا۔ عبیر دیکھ
گولڈن چانس ہے تیرے



پاس۔۔ پورے کے پورے پندرہ
مارکس مل جائیں گے۔۔"

"اچھا۔۔! اور وہ کیوں کریں
گے مجھ پر یہ احسان۔۔؟" اس
نے زنج ہوتے ہوئے پوچھا۔



"جب تو تھوڑے بیٹھے

رومینٹک انداز میں ان سے

بات کرے گی۔۔ تھوڑا اپنا حال

سنائے گی کچھ ان کا سنے گی۔۔

کون کمبخت نہیں پھسلے

گا۔۔؟" اسکے معنی خیز انداز پر



اسے اپنے چہرے پر سرخی
دوڑتی محسوس ہوئی۔

"اس سے بہتر ہے میں خود
پھسل کر گر جاؤں۔۔ بھاڑ میں

گیسا ایسا اسائنمنٹ اور بھاڑ میں

گئے تمہارے بیہودہ

مشورے۔۔" پھاڑ کھانے والے



انداز میں کہتی کال ڈسکنیکٹ کر
گئی۔ جب دروازے پر دستک
دیتی زینب کمرے میں داخل
ہوئی تھی۔ جسے دیکھ وہ فوراً
سنجھلی۔

Kitab Chehra Novels

"کیا بات ہے اتنے غصے میں
کیوں بیٹھی ہو۔؟" اسکے حیرت



سے پوچھنے پر وہ فوراً سنبھلی۔

"نہیں۔۔ نہیں تو بس مائے سے
بات کر رہی تھی۔۔ آپ کو کچھ
کام تھا۔۔؟"

Kitab Chehra Novels

"ہاں کام تو تھا۔۔ ماما نے ایک
پیغام بھجوایا ہے تمہارے



لیے۔۔" اور اب عبیر بیزار
ہوتی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا
گئی۔

"اگر وہ پھپھو کو میرے ہاتھ
کی چائے پلوانا چاہتی ہیں تو ان
سے کہہ دیں میرا کوئی ارادہ
نہیں اس وقت قہوہ بنانے



کا۔۔"اسکے صفاچٹ جواب پر
زینب کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"نہیں بھئی ماما کا بھی ایسا کوئی
ارادہ نہیں۔۔ بلکہ وہ چاہتی ہیں
تم رات کے لیے اچھے سے تیار
ہو جاؤ۔۔" وہ جو موبائل واپس



آن کر رہی تھی اسکی بات پر
کھٹھکی۔

"کس لیے۔۔؟"

"بھئی رات کو تمہاری سسرال
والے آرہے ہیں۔۔ پھپھو خاص
طور پر تمہارے شوہر سے ملنا



چاہتی ہیں۔۔"اسکی دونوں ابرو
اوپر کی سمت اٹھیں تھیں۔ دل
یکدم ہی خوشگوار انداز میں
دھڑکنے لگا۔ مگر اندر پیدا ہوتے
جذبات کا اثر کمال مہارت سے
چھپا گئی تھی۔

Kitab Chehra Novels



چاہتی ہیں۔۔"اسکی دونوں ابرو
اوپر کی سمت اٹھیں تھیں۔ دل
یکدم ہی خوشگوار انداز میں
دھڑکنے لگا۔ مگر اندر پیدا ہوتے
جذبات کا اثر کمال مہارت سے
چھپا گئی تھی۔

Kitab Chehra Novels



"یہ ایک میان میں دو تلواریں
کیا کریں گی آج۔۔؟" اسے
بخوبی اپنی پھپھو کی تیز زبان کا
اندازہ تھا ایسے میں ابراہیم جنید
جیسا اکھڑا لٹے دماغ کا شخص
کہاں برداشت کر سکتا تھا۔ اس کے



بے ساختہ اندیشے پر زینب اپنی
ہنسی ضبط نہ کر سکی۔

"یعنی میرے بھاجن تلوار بنے
ہوئے ہیں تمہارے

لیے۔۔؟" اسکے برابر میں بیٹھتے

بغور چہرہ دیکھا۔ مگر وہ چہرے پر



کوئی بھی تاثر ظاہر کیے بنا پاؤں
ہلا رہی تھی۔

"پوچھ تو ایسے رہی ہیں جیسے
آپ کو پتہ نہیں۔۔ اور دوسری
طرف پھپھو ہیں یقیناً ان کی
زبان کا اندازہ بھی ہو چکا ہوگا
آپکو۔۔" اس بار عبیر نے اسکی



صورت دیکھی تھی۔ جو لب کا
کونہ دباتی سر اثبات میں ہلا گئی
تھی۔

"دیکھا۔۔ اب خیر منائیں۔۔
دیکھتے ہیں رات کو کونسی تلوار
ٹکتی ہے میان میں۔۔"



"چچ چچ کیا میج بنالی بھاجن نے
اپنی نئی نویلی دلہن کے
سامنے۔۔" زینب نے شرارت
سے کہتے افسوس میں سر ہلایا
تھا۔ "بات ہوتی ہے ان

Kitab Chehra Novels سے۔۔؟"



"نہیں۔۔" اس نے سادگی سے

جواب دے دیا۔ وہ زینب سے
اکثر اپنا دل ہلکا کرنے کے لیے
باتیں کر لیتی تھی۔ کافی اچھی
بونڈنگ تھی ان کی۔

Kitab Chehra Novels

"تم نے منع کیا ہوا ہے اپنے
حوالے سے بات کرنے سے۔۔"



ورنہ میں ان کو سیٹ
کردیتی۔۔"عبیر نے ابرو اچکاتے
اسکی سمت دیکھا۔ جیسے کہہ رہی
ہو آ ہی نہ جائے وہ بے لگام
گھوڑا کسی کے ہاتھ۔۔

Kitab Chehra Novels

"اچھا بس۔۔ رخصتی کے بعد تم
ہی سیٹ کرنا انہیں۔۔ بس یہ



پیر ہوں تمہارے۔۔ امی تو
بے چین بیٹھی ہیں رخصتی کی
بات کرنے کے لیے۔۔ "عبیر
اس بار کچھ نہ بولی تھی۔ بلکہ
چہرے پر گلال سا کھل گیا تھا۔
زینب نے مسکراتے اس کے ماتھے
پر بوسہ دے دیا۔



"لکی ہیں بھاجن جو انہیں میری
اتنی پیاری نند ملی ہے۔۔ اب
اچھا سا تیار ہونا تاکہ میرے
بھائی کے ہوش اڑ
جائیں۔۔" اس نے سرخ پڑتے
اسے گھورا مگر وہ ہنستی ہوئی
کمرے سے نکل گئی تھی۔



"کہاں رہ گئے تمہارے مسٹر
پرفیکٹ۔۔؟ دس بجنے والے
ہیں۔۔" لیمن کلر کی اسٹائلش
لان کی گھٹنوں تک آتی پرنٹڈ
شرٹ اور کیپری میں ملبوس۔
سوٹ کا ہمرنگ شیفون کا



دوپٹہ اوڑھے۔ گازیو کی
سیڑھیوں پر بیٹھی تھی۔ سارا
انتظام باہر ہی کیا گیا تھا۔ کیونکہ
صبح سے ہی موسم خوشگوار تھا۔
ایک طرف باربی کیو اور باقی
لوازمات کا سیٹ اپ لگا تھا۔ اور
گارڈن میں ایک بڑی سی ٹیبل



کے گرد چیڑز رکھیں تھیں۔
بلیک ٹراؤزر اور اورنج ٹی شرٹ
میں ملبوس ارسل اسکے برابر
میں آبیٹھا۔ چہرے پر آتی لٹوں
کو پیچھے کرتے عبیر نے اسکی
سمت دیکھا۔ بالوں کی اسپاٹس
کٹنگ میں ہوئی تھی۔ جن میں



گولڈن براؤن کلر کروایا ہوا
تھا۔ ڈارہی بھی اسٹائلش بڑھی
تھی۔ ٹھوڑی کے پاس فیشن میں
چھوٹے چھوٹے کٹ پڑے تھے
یا نائی کی غلطی تھی اسکی سمجھ
سے باہر تھا۔ جبکہ گلے میں ایک
سلور چین بھی تھی۔ اسکا حلیہ



بلکل عام می ڈیڈی ڈوڈز جیسا
تھا۔

"تمہیں بڑا انتظار ہے۔۔؟" ابرو
اچکاتے خود کو بغور تکتے شخص

کو دیکھا۔ جو اس کے انداز پر مسکراتا

دونوں ہتھیلیاں پیچھے سیڑھی پر
جما گیا۔ "کیوں نہ ہو آخر



خاندان کا سب سے خوبصورت
پس چرا گیا ہے۔۔ ہم بھی تو
دیکھیں کہ ہے کون۔۔ "عبیر
اسکی بلا جھجک تعریف پر سرنفی
میں ہلاتی مسکرا دی۔ ان کا کوئی
فریک رشتہ نہ تھا۔ بس ہلکی
پھلکی بات چیت تھی۔



"ویسے مجھ میں کیا برائی
تھی۔۔؟" اس کے سوال پر اس
نے حیرت سے اسکی سمت
دیکھا۔ "کس نے کہا تم میں
کوئی برائی ہے۔۔؟"

Kitab Chehra Novels

"پھر ہمارا کیل بھی اتنا برا نہیں
ہوتا اگر تم سوچتیں۔۔" اس کے



لہجے میں موجود مصنوعی ناراضگی
پر عبیر منہ پر اپنا دودھیا ہاتھ
رکھتی کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی۔
جسے ڈرائیو وے پر کار سے
اترتے ابراہیم نے سنا بھی تھا
اور دیکھا بھی۔ اسکی نگاہ اس
ناگوار منظر پر ٹھہر سی گئی



تھی۔ جہاں وہ لو فر قسم کے
لڑکے کے بہت نزدیک بیٹھی
کھلکھلا رہی تھی۔ اور وہ اسے
انتہائی گہری نگاہوں سے دیکھتا
مسکرا رہا تھا۔ یہ منظر ایسا تھا کہ
اسکا وجود آپ ہی آپ نادیدہ
آگ کے شعلوں کی لپیٹ میں



آگیا تھا۔ ناگواری تیزی سے
اسکے وجود سے آنکھوں تک
سرائیت کر گئی۔ ارہا اور ماں کے
اترنے پر وہ جبرے بھینچتا
نظریں پھیر گیا تھا۔ کیونکہ اسید
اور زینب بھی قریب آرہے
تھے۔



"بیٹا بہت معذرت۔۔ دیر ہو گئی
ہمیں آنے میں۔۔" ہلکے گرین
رنگ کے تھری پیس میں
ملبوس پروقار سا تیار ہوئیں
آسیہ بیگم نے اسید سے
معذرت کی تھی۔



"ارے معذرت کیسی آنٹی آپکا
اپنا گھر ہے۔۔ اور ہمیں معلوم
ہے ابراہیم مصروف تھا۔۔" وہ
لوگ آگے بڑھتے گارڈن میں
ہی آگے تھے۔ جہاں چاروں
بڑے بیٹھے تھے۔ حفصہ صاحبہ
ان سے اٹھ کر گلے ملیں تھیں



اور ان کے ہاتھ میں موجود
گفٹ بیگز لے لیے۔ "اس تکلف
کی کیا ضرورت
تھی۔۔؟" ابراہیم نے سب سے
مصافحہ کیا تھا۔ لیکن جہانگیر
صاحب نے بڑے پر جوش انداز
میں گلے سے لگا لیا تھا۔ مرینہ



صاحبہ نے چار کول تھری پیس
میں ملبوس اس لمبے چوڑے
شخص کو بڑی تنقیدی نگاہوں
سے دیکھا تھا۔ جس کے وجہ
چہرے پر سنجیدگی کی دبیز تہ
تھی۔ بلاشبہ وہ قابل ستائش

KitaboChehra Novels



شخصیت کا مالک تھا مگر انہیں
ایک آنکھ نہ بھایا تھا۔

"تمہاری سسرال والے آچکے
ہیں۔۔!" ارسل نے چیخڑ پر

بیٹھتے افراد کی جانب دیکھتے

اسے بتایا تو اس نے بھی پلٹ
کر اس سمت دیکھا۔ ابراہیم اسید



کے برابر میں بیٹھا اسکے پھپھا
اور جہانگیر صاحب کی جانب
متوجہ تھا۔ ارہا اور اسکی ساس
تینوں خواتین کے ساتھ تھیں۔
جبکہ مبشرہ اور لائبہ اسے اب
تک نظر نہیں آئیں تھیں۔ عبیر
اپنی جگہ سے اٹھی تو ارسل



بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ "تمہاری
دونوں بہنیں کہاں ہیں۔۔؟"

"گھسی ہوں گی میک اپ
میں۔۔" کندھے اچکاتا ہاتھ
ٹراؤزر کی پوکٹس میں ٹھونس
گیا۔۔ کیونکہ اسکی توجہ اپنے باپ
سے بات کرتے عبیر کے شوہر



پر تھیں۔ دونوں اسی سمت قدم
بڑھا گئے تھے۔

"ہیلو۔۔!" ارسل نے اسید کی
دوسری جانب بیٹھتے سرسری
سہا ابراہیم کو مخاطب کیا تھا۔

جسکا جواب اس نے اس سے
بھی کہیں زیادہ سرسری انداز



میں دیا تھا۔ اسکی دانستہ طور پر
تمام توجہ منیر صاحب پر تھی۔
جو اس سے اسکے کام کے
حوالے سے ڈسکس کر رہے
تھے۔ عبیر پر بھی اس نے ایک
سرسری نگاہ ہی ڈالی تھی۔ جو

Kitab Chehra Novels



تھوڑے فاصلے پر اسکی ماں کے
برابر میں بیٹھ گئی تھی۔

"ہم نے تو سنا تھا تم عبیر کی
یونیورسٹی میں بھی اپنی کمپنی

کے ریپریزینٹٹیو کے طور پر

گئے تھے۔۔؟"

—



"ہاں لمپنی نے میرے آئیدیاز
فولو کرتے کچھ نیو پروگرام لانچ
کروائے ہیں۔۔" اس نے اسید کا
جواب دیا۔ کچھ دیر وہاں بیٹھنے
کے بعد عبیر ارہا اور زینب کے
ساتھ ہی اٹھ گئی تھی۔ اسے انکی
بزنس سے ریلیٹڈ باتوں میں



کوئی دلچسپی نہ تھی۔ اتنے میں
جینز اور چھوٹے چھوٹے انتہائی
ماڈرن ٹاپس میں ملبوس مبشرہ
اور لائبہ بھی چلی آئیں تھیں۔
دونوں ہی شکل و صورت کی
پیاری تھیں۔ مگر مبشرہ بلا کی
خود اعتماد تھی جبکہ لائبہ کم گو۔



اسکی اور عبیر کی بھی نہیں بنی
تھی۔ کیونکہ اسکے اپنے الگ
نخرے تھے وہ کیوں زبردستی
ایک موڈی لڑکی کو منہ
لگاتی۔۔!

Kitab Chehra Novels

"سنا ہے تمہارا فیانسی آگیا
ہے۔۔ اوہ۔۔ ہیلو۔۔" اس نے



عبیر کو مخاطب کیا تھا مگر ساتھ
آتی رہا کو دیکھ چہرے کے
زاویے کچھ بگڑ سے گئے۔

"ہیلو۔۔ میں بھابھی کی چھوتی نند

ہوں۔۔ رہا۔۔" اس نے خوش

اخلاقی سے اپنا تعارف کروایا۔۔



"میں مبشرہ۔۔ کزن۔۔!" ارہا کا
بڑھا ہوا ہاتھ تھامنے کی کوئی
کوشش نہ کی۔ جسے برابر میں
کھڑی لائے نے محسوس کرتے
فوراً تھام لیا۔

Kitab Chehra Novels

"آئی ایم لائے۔۔ عبیر کی
کزن۔۔"



"نائس ٹو میٹ یو۔۔" ارہا نے
سادگی سے کہا تھا۔ "آؤ ذرا
رفریشمنٹس دیکھ لیں۔۔ بڑی
بھوک لگی ہے مجھے۔۔" لائبر
نے اسے کھانے کی ٹیبل کی
طرف چلنے کا اشارہ کیا جہاں



زینب پہلے ہی کھڑی انتظامات
دیکھ رہی تھی۔

"تم چلو میں آرہی
ہوں۔۔" عبیر اسکی جھجک سمجھتی

نرمی سے بولی تھی۔ اور وہ
دونوں آگے بڑھ گئیں۔



"عبیر۔۔ یہ تم نے کیا ستم کیا
ہے خود پر۔۔؟" وہ گھر کے اندر
کی سمت بڑھ رہی تھی مگر اسکی
شاکڈ آواز پر ٹھٹھک گئی۔

"کیا مطلب۔۔؟" ماتھے پر
شکینیں لیے پلٹی۔



"تم تو اس قدر کلاس کاسٹیس
بنتی تھیں۔۔ یہ کن لوگوں میں
شادی کر لی۔۔؟" اسکے لہجے میں
حیرت و تمسخر دونوں تھا۔ عبیر
لب بھینچی ناگواری سے اسے
دیکھنے لگی۔

Kitab Chehra Novels



"دکھنے میں ہی مڈل کلاس
معلوم ہو رہے ہیں۔۔ تمہارے
سر پر کوئی چوٹ ووٹ تو نہیں
لگ گئی۔۔۔ یہ کس لائن میں
چلی گئیں۔۔ اپنی کلاس چھوڑ کر
کہاں نائن ٹو فائیو جاب کرتے
والوں اور سودا سلف کی لسٹ



بنانے والی ہاؤس واپس کی
زندگی کا انتخاب کر لیا
ہے۔۔؟" اس بار اسکے ہنستے
ہوئے تڑپک آمیز لہجے پر عبیر
کا چہرہ ہتک سے سرخ پڑنے
لگا۔

Kitab Chehra Novels



"اس سے تو بہتر تھا خاندان
کے کسی لڑکے سے کر لیتیں۔۔
آخر ماموں نے کس بات کا
بدلہ نکالا ہے تم سے۔۔؟"

بابا نے اس شخص کو کچھ

سوچ کر ہی میرے لیے پسند
کیا ہے ورنہ تم تو جانتی ہو



رشتوں کی بھی کمی نہیں رہی
مجھے۔۔ "سینے پر بازو لپیٹتی
جتاتے انداز میں بولی۔" اور یہ
فیمی مجھے ہر طرح سے بیسٹ
لگتی ہے۔۔ انہیں رشتوں کی
قدر بھی آتی ہے۔۔ اور اپنوں
کی خوشی میں خوش رہنا بھی۔۔



اور یہ تو تم جانتی ہی ہو پیسہ
میرے لیے کبھی اہم نہیں رہا
نہ ہی بابا کے لیے۔۔ آج ہے
کل نہیں۔۔ پھر میں کیوں ایک
عارضی چیز کے لیے اپنے بابا
کے فیصلے کے خلاف
ہوں۔۔؟" اس کے چہرے پر اتنی



تمکنت اور اعتماد تھا کہ مبشرہ
حیرت زدہ ہوتی اسے دیکھ رہی
تھی۔ اسے اتنے سنجیدہ جواب کی
بلکل توقع نہ تھی۔

یعنی تمہیں ان کے مڈل
کلاس ہونے پر کوئی اعتراض



نہیں۔۔؟" عبیر کندھے اچکا
گئی۔

"میرے نصیب میں جتنا ملنا
لکھا ہے وہ مل کر رہے گا۔

ایک اچھا ساتھ نبھانے والا

پارٹنر ہونا چاہیے جو اتنی آسانی
سے نہیں ملتا۔۔" اس سے بات



کرتے عبیر کی نگاہیں بے ارادہ
ہی ابراہیم پر جا ٹھہری تھیں۔
جو اس پل کچھ کہتا مسکرا رہا
تھا۔ جبکہ جہانگیر دونوں مرد
حضرات ہنس رہے تھے۔ مبشرہ
نے عبیر کی نگاہوں کے تعاقب
میں دیکھا جہاں تھری پیس میں



ملبوس ایک انتہائی ڈیسنٹ اور
وجیہہ شخص بیٹھا تھا۔ وہ ایک
پل کے لیے کھٹکھی تھی۔ اسے
تو وہ کافی دیر سے اوپر ونڈو
سے متجسس ہو کر دیکھ رہی
تھی۔ اسکا خیال تھا جہانگیر
صاحب یا اسکے باپ کا کوئی



برزنس کو لیگ ملنے آیا تھا۔ اس
شخص کی پرسنلیٹی ہی اتنی
رعب و دبدبے والی تھی۔ کسی
ریاست کا نہ سہی کمپنی کا آزر تو
ہو ہی سکتا تھا۔ مگر اب عبیر کی
نگاہیں اسے سب کچھ بخوبی سمجھا
گئیں تھیں۔



رات کے ساڑھے دس بج رہے
تھے۔ تمام خواتین گارڈن میں
لگی بڑی سی ٹیبل کے گرد
آبیٹھیں تھیں۔ مرینہ صاحبہ
خلاف معمول چپ تھیں۔
دونوں سہ ہنیں بڑے خوشگوار



ماحول میں باتیں کرتیں ساتھ
بیٹھ گئیں تھیں۔ مرینہ صاحبہ
کی دونوں بڑی اولادیں بھی
ساتھ بیٹھیں اپنے اپنے
موبائلوں میں لگیں تھیں۔ جبکہ
سب سے چھوٹی عبیر کی نند
سے لگی بیٹھی تھی۔ انہوں نے



کئی بار نظروں سے ارسل کو
باقی مردوں کے ساتھ بیٹھنے کا
اشارہ کیا تھا۔ مگر وہ بزنس کی
باتوں سے ایسے بھاگتا تھا جیسے
کعبے سے کافر۔ جبکہ دوسری
جانب ابراہیم کو دیکھ وہ شدید
جھنجھلاہٹ و ناگواری میں مبتلا

ہو کئیں تھیں۔ وہ اس قدر
سنجیدہ اور قابل تھا کہ ان کے
شوہر اس کے گرویدہ ہوئے جارہے
تھے۔

Kitab Chehra Novels "رہائش کہاں ہے"

آپ کی۔۔ "مرینہ صاحبہ نے بظاہر
مسکراتے آسید بیگم سے پوچھا



تھا۔ زینب جو اپنی ساس کے
ساتھ بیٹھ رہی تھی۔ ایک پل
کے لیے بغور ماں کا چہرہ دیکھا
جو بالکل پرسکون تھا۔

"جی گلشن میں۔۔ ابھی چند ماہ

پہلے ہی ماشاء اللہ سے ابراہیم
نے بنوایا ہے۔۔" اس نے پیچھے



مڑ کر ایک نظر بھائی کو دیکھا۔
جو تینوں مرد حضرات کے
ساتھ اسی سمت آرہا تھا۔ اور
عبیر نجانے کہاں غائب تھی۔

"کتنے گز پر بنوایا ہے۔۔؟ اب

تو ہزار دو ہزار گز سے کم گھر
تو اتنے لوگوں کے لیے بہت ہی



کنجسٹڈ ہو جائے۔۔ کیوں
بھا بھی۔۔؟ "حفصہ صاحبہ نے
لب بھینچتے تنبیہی نگاہوں سے
اپنی نند کو دیکھا تھا۔ مگر وہ
سرے سے انجون بن گئیں۔

Kitab Chehra Novels

"نہیں بہن اللہ دے گا تو وہ
بھی بنائیں گے۔۔ ابھی تو



چھوٹے سے مگر محبت سے بنے
گھر میں رہتے ہیں۔۔ "قریب
آتے ابراہیم کے کانوں میں ماں
کے جملے پڑے تھے۔

"بالکل انشاء اللہ۔۔ ہماری بیٹی کو
تو آپ کی محبتیں ہی جگہ دیں
گی وہاں۔۔"



چھوٹے سے مگر محبت سے بنے
گھر میں رہتے ہیں۔۔ "قریب
آتے ابراہیم کے کانوں میں ماں
کے جملے پڑے تھے۔

"بلکل انشاء اللہ۔۔ ہماری بیٹی کو
تو آپ کی محبتیں ہی جگہ دیں
گی وہاں۔۔"



"بلکل بلکل انشاء اللہ۔۔" مرینہ
نے بھائی اور شوہر کے آتے ہی
فوراً خوش اخلاقی سے کہا۔ مگر
ابراہیم کی زیرک نگاہیں اس
عورت کی فطرت بخوبی پہچان
گئیں تھیں۔

Kitab Chehra Novels



"تو شادی کی ابھی کیا ضرورت
پہلے بچوں کو تھوڑا وقت
دیں۔۔ چند سال میں ابراہیم کی
بھی ترقی ہو جائے گی۔۔" ارسل
نے موبائل سے نظریں ہٹاتے
ماں کے میٹھی چھری انداز کو

Kitab Chehra Novels



دیکھا تھا۔ اور مسکراہٹ دباتا
کھانے کی سمت متوجہ ہو گیا۔

"جب بھی ہوگی بچوں کی
مرضی سے ہی ہوگی۔۔ آپ
کھانا شروع کریں۔۔" حفسہ

صاحبہ نے بات بدلتے ملازمین
کو کھانا سرو کرنے کا اشارہ



کر دیا تھا۔ جبکہ آسیہ بیگم اور
زینب دونوں نے ہی ابراہیم
کے چہرے پر ابھرتیں ضبط کی
پر چھائیاں بخوبی دیکھ لیں تھیں۔

ابھی ابراہیم۔۔ چھوڑو یہ جاب

ہمارے ساتھ لندن چلو۔۔ ویزا
رہائش ہر چیز کا انتظام ہم کریں



گے۔۔ بس ہمارے ساتھ ہمارا
بزنس جوائن کرو۔۔ "منیر
صاحب کی بات پر اسید اور
جہانگیر صاحب دونوں ہی مسکرا
دیے تھے۔

Kitab Chehra Novels

"منیر تم تو ہمارا داماد ہی اڑانے
میں لگے ہو۔۔"



"بھئی ایسا قابل داماد تم کیوں
پاکستان میں ضائع کرنا چاہتے
ہو۔۔ بیٹا ہمارے ساتھ چلو فیوچر
کو مزید شاندار بناؤ۔۔" ان کے
ستائش بھرے لہجے پر وہ نرمی
سے مسکرا دیا۔

Kitab Chehra Novels



"انکل میں آپکی خواہش کا
احترام کرتا ہوں۔۔ مگر اپنا ملک
کسی صورت نہیں چھوڑوں گا۔
اس نے مجھے تعلیم دی۔۔ شعور
دیا۔۔ عزت دی۔۔ آج جو
ڈگری لے کر میں گھوم رہا
ہوں جو قابلیت مجھ میں ہے وہ



اسی ملک کے اداروں کی
مرہونِ منت ہے۔۔ اب جب
میری فرض شناسی ادا کی باری
آئی ہے میں کیسے سب چھوڑ کر
کسی اور ملک چلا جاؤں۔۔؟" وہ
انتہائی سنجیدگی سے بہت خاص
بات عام سے انداز میں کہہ رہا



تھا۔ اور پوری ٹیبل خاموش
بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی۔ اس
نے جیسے اپنی آواز کے سحر میں
انہیں جکڑ لیا تھا۔

"کیا بات ہے۔!!" منیر
Kitab Chehra Novels
صاحب نے انتہائی متاثر کن
انداز میں اسے اور پھر آسیہ



بیگم کی سمت دیکھا۔ "خوشنصیب
ہیں میری بہن آپ جو اللہ نے
اتنا ہونہار بیٹا آپ کو دیا
ہے۔۔" جہانگیر صاحب اور
حفصہ صاحبہ کی آنکھیں اس
وقت فخر سے چمک رہیں
تھیں۔



"چلیں بھی کھانا ٹھنڈا ہو رہا
ہے۔۔ شروع کریں۔۔ یہ عبیر
کہاں رہ گئی بھابھی۔۔؟" مرینہ
صاحبہ نے بات کا رخ فوراً
بدل دیا تھا۔ کیونکہ کہیں نہ
کہیں انہیں معلوم تھا انکے شوہر



کی پن انکے بیٹے پر ہی آکر
ٹوٹے گی۔

"نہ جانے کہاں گئی ابھی تو
یہیں تھی۔۔ زرینہ جائیں بلا
لائیں۔۔" حفصہ صاحبہ نے

زرینہ کو گھورتے نگاہوں ہی
نگاہوں میں اشارہ کیا تھا۔



"اسکی کسی فرینڈ کی کال آئی
تھی وہی اٹینڈ کرنے گئی
ہے۔۔" ارسل کی آواز پر
ابراہیم کا پانی کا گلاس اٹھاتا ہاتھ
اپنی جگہ ہی ٹھہر گیا۔ نگاہ
اٹھاتے اسکی سمت دیکھا۔ آنکھوں



میں خود بخود ہی ناگوا ری
ابھرنے لگی تھی۔

"ابراہیم بیٹا لیں نا تکلف نہ
کریں۔۔" اپنی سرخ پڑتی نگاہیں
پھیلتا پلیٹ میں راستہ ڈالنے
لگا۔ مگر چمچے نجانے کیسے چھلکا
تھا۔ راستہ کوٹ پر گرتا اسے



داغدار کر گیا۔" او
شٹ۔۔! "ٹشو اٹھاتا عجلت میں
کوٹ صاف کرنے لگا۔

"ارے یہ کیا ہوا۔۔ زینب جاؤ

بیٹا واش کرو۔۔" Kitab Chehra Novels



"نہیں اسکی ضرورت نہیں۔۔

میں ملازم سے پوچھ لوں
گا۔۔" اسے اٹھتا دیکھ منع کرتا
گھر کے اندر کی سمت بڑھ گیا۔
جہاں سے اسکریم کا باؤل پکڑی
زرینہ کے ساتھ 'وہ' آرہی

--



تھی۔ اسے دیکھ کر دونوں کے
ہی قدم تھمے تھے۔

"ارے صاحب جی یہ کیا ہوا
لائیں مجھے دیں۔۔ میں صاف

کرا دیتی ہوں۔۔" زرینہ نے فوراً

اپنی خدمات پیش کیں
تھیں۔ "نہیں اسکی ضرورت



نہیں۔۔ جائیں آپ۔۔" اسکا
اشارہ سمجھتے وہ تیزی سے نکل
گئی۔ جبکہ عبیر اسکی نظریں خود
پر جمی دیکھ اپنی جگہ ہی جمی
رہی۔

Kitab Chehra Novels

"یہیں کھڑی رہو گی۔۔؟"



"نن۔۔ نہیں چلیں میں گیٹ
روم دکھاتی ہوں آپکو۔۔" اسکا
انداز اتنا اکھڑ تھا وہ خوا مخواہ ہی
گڑ بڑا گئی۔

"تمہارا روم کہاں
Kitab Chehra Novels
ہے۔۔؟" اسکے سوال پر عبیر



کے آگے بڑھتے قدم ٹھہر
گئے۔

"وہ تو اوپر ہے۔۔"

"وہیں چلو۔۔"

Kitab Chehra Novels



"ج۔۔جی۔۔؟" اسکی آنکھیں
شاک سے مزید بڑی ہو گئیں۔
مگر اسکے سپاٹ چہرے کو دیکھ
سیدھی ہوتی سیڑھیوں کی سمت
بڑھ گئی۔ وہ راستے میں ہی
احتیاط سے اپنا کوٹ اتار چکا
تھا۔ عبیر کمرے کا دروازہ کھول



کر اندر داخل ہوئی تو ابراہیم
کے قدم بھی اندر کی سمت
بڑھ گئے تھے۔ اس نے پریل
اور واٹ تھیم سے سچے
خوبصورت خالص لڑکیوں کی
پسند سے سچے کمرے پر ایک
طائرانہ نگاہ ڈالی۔ کمرے میں بسی



مہک عبیر جہانگیر کی کمرے
میں ملکیت کا اعلان کر رہی
تھی۔

"یہ لو۔۔" وہ جو اسے واشروم

کا دروازہ دکھانے والی تھی۔

اسکے کوٹ اپنی سمت بڑھانے

پر نچلا لب دانتوں تلے دباتی



احتیاط سے تھام کر خود ہی بڑھ
گئی۔ پانچ منٹ بعد کوٹ اچھی
طرح واش کر کے باہر آئی تو وہ
اسکے ڈارک پریل بیڈ شیٹ سے
سجے کوئین سائیز بیڈ پر ہتھیلیاں
جمائے بیٹھا کسی سوچ میں گم
تھا۔ اس کے دماغ میں بے اختیار



ہی مائِرہ صاحبہ کی جانب سے
دیے گئے نادر مشورے
ابھرے۔

اکیا پوچھ لوں ان سے۔۔ کیا پتہ
ماں جائیں۔۔! "اسی پل ابرہیم
اسکی سمت متوجہ ہوتا اٹھ کھڑا
ہوا۔ "یہ۔۔ یہ کلین کر دیا ہے



میں نے۔۔ "مگر سیاہ شرٹ اور
پینٹ میں ملبوس ابراہیم نے
ایک نگاہ بھی کوٹ پر نہ ڈالی
تھی۔ اور اسکے قریب آرکا۔

Kitab Chehra Novels
"تمہاری چھو کو بہت فکر

نہیں ہے تمہاری۔۔
ہاں۔۔؟" اسکے خشک لہجے پر



عبیر نے بے اختیار اپنے لب تر
کیے۔

"بس یونہی۔۔ وہ میری فکر۔۔"

"اتنی فکر کہ انہیں تمہارے
سسرال کی جانچ پڑتال کرنی
ہے۔۔ یہ معلوم کرنا ہے تم



سانس کیسے لوگی وہاں۔۔؟" اس کے
سرد انداز پر عبیر کو سمجھ نہ آیا
کہ کیا کہے۔ یقیناً اسکی پھپھی
کوئی بھڑکتا تیر چھوڑ چکی تھیں۔

"ان۔۔ ان کا مطلب وہ نہیں
ہوگا جو آپ سمجھ رہے
ہیں۔۔" اپنے طور پر اس نے



اسے کول کرنا چاہا تھا۔ مگر اسکے
برعکس وہ جبرے بھینچتا اسکے
پیچھے دیوار پر ہاتھ رکھتا جھکا تھا۔

”تمہیں یہ تو معلوم نہیں
انہوں نے کہا کیا ہے مگر یہ
معلوم ہے ان کا مطلب وہ



نہیں ہوگا جو وہ کہنا چاہ رہیں
تھیں۔۔!"

"آپ کو ان کی کوئی بات بری
لگی ہے۔۔؟" کچھ جھجک کر

پوچھا۔ ان چند ماہ میں ہی اسے

اسکے موڈز کا اندازہ اچھی طرح

ہو چکا تھا۔ اور اس پل اسکی



بھنچی ہوئی آواز اسکے ضبط کی
گواہ تھی۔

"اگر لگی بھی تم کیا کرو
گی۔۔؟"

Kitab Chehra Novels

"میں۔۔ میں ایکسیوز کر لوں گی
ان کی طرف سے۔۔" اسکے



معصومانہ حل پر وہ اور سلگ
اٹھا۔

"کیوں۔۔ وہ تمہاری مجھ سے
زیادہ سگی ہیں۔۔؟"

Kitab Chehra Novels
"جج۔۔ جی۔۔؟"



"میرے سامنے غلط بات مت
کرو عبیر۔۔" اس کے تنکے پر وہ
اور شاکڈ ہوئی تھی۔

"یہ آپ مجھ پر کیوں غصہ
نکال رہے ہیں۔۔؟ پچھو نے
اگر کچھ کہہ بھی دیا تو میں نے
تو نہیں کہا نا انہیں کہنے



کو۔۔!"اسکے طویل جواب پر
ابراہیم نے ماتھے پر بل ڈالے
آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا
تو اس نے تھوک نگلتے کھسکنا
چاہا مگر وہ بازو تھامتا واپس دیوار
سے لگا گیا۔



"تو کس لیے تم انہیں ڈیفینڈ
کر رہی ہو۔۔ کہیں ایسا تو نہیں
جس طرح وہ تمہیں بہو بنانا
چاہتیں تھیں۔۔ تمہارے دل
میں بھی ایسی خواہش
تھی۔۔؟" اس کے سلگتے مشتعل
لہجے میں کہے الفاظ پر عبیر ایک



پل کے لیے بالکل فریز ہو گئی۔
اسے یقین نہیں آیا تھا وہ کیا
کہہ رہا تھا۔ "بولو۔۔ جواب دو
مجھے۔۔!"

Kitab Chehra Novels
"آپ۔۔ آپ کی اس

فضول بات کا کوئی جواب نہیں
میرے پاس۔۔" صوفی پر اسکا



کوٹ پھینکتی ایک جانب سے
نکل رہی تھی مگر وہ کلائی تھامتا
روک گیا۔

"مجھے سچ بتاؤ۔!! وہ ایڈیٹ
جس کے ساتھ تم میرے آنے
سے پہلے بڑا خوشگوار اور بہترین
وقت گزار رہیں تھیں۔۔ اسی



سے رشتہ کرنا چاہتیں تھیں نا
وہ تمہارا۔۔؟" اب بھی وہ منظر
آنکھوں میں گھوما تو اسکا خون
کھول گیا تھا۔ اور بڑی مشکل
سے اپنی آواز کو بلند ہونے
سے روکا تھا۔ جبکہ دوسری
جانب عبیر کو اپنے قدموں سے



جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔
اسے نہیں معلوم تھا اسکی پھپھو
اپنی تیز زبان سے یہ بلند
کرنے والیں تھیں۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ وی آر

جسٹس کزنز۔۔ اور کزنز میں اتنی

بات چیت تو عام سی بات۔۔"



"میرے لیے عام سی بات
نہیں ہے یہ عبیر۔۔" اسے
بازوؤں سے تھام کر اپنے
مقابل کرتا بات کاٹ گیا۔ وہ
بے یقین نگاہوں سے اسکی سرخ
ہوتی آنکھوں کو دیکھ رہی
تھی۔ "مجھے تم اب اس لو فر



کے ساتھ یوں ہنسی مذاق کرتی
نظر نہ آؤ۔۔" اس کے حکمیہ انداز
پر عبیر کے ماتھے پر بھی بل
پڑنے لگے۔

"وہ مہمان ہے ہمارے گھر
میں۔۔ ہم ایک ہی چھت کے
نیچے رہ رہے ہیں کھاپی رہے



ہیں۔۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے
ہماری بات چیت نہ ہو۔۔ اور
آپ چھوڑیں مجھے۔۔ "اسکی
گرفت اپنے گداز بازوؤں سے
ہٹانی چاہی مگر وہ بس گھور رہا
تھا۔ "کچھ لمٹس ہوتی ہیں۔۔ اور



میں چاہتا ہوں تم انہیں
سمجھو۔۔"

"کیا مطلب ہوا اس بات
کا۔۔؟ آپ کے کہنے کا مطلب ہے
میں لمٹس کروں کر رہی

ہوں۔۔؟" اور اس بار پوری
قوت لگاتی اسکی ڈھیلی پڑتی



گرفت سے نکل گئی۔ اس شخص
کا مقصد صرف اسے جج کرنا
اور اپنی رائے مسلط کرنا تھا۔

"میرا کہنے کا مقصد کچھ اور

ہے۔" Kitab Chehra Novels



"وہ میں بخوبی سمجھ گئی۔۔ اور
پہلے سے جانتی ہوں آپ مجھے
کیا سمجھتے ہیں۔۔" تلخی سے کہتی
پلٹ رہی تھی مگر وہ روک
گیا۔ "ایک قدم باہر نہیں نکالو
گی تم کمرے سے۔۔ نہ ہی



اس طرح بات بیچ میں چھوڑ کر
جاؤ گی۔۔"

"کونسی بات۔۔ آپ نے فیصلہ
سنا دیا نا۔۔ بس بات تو ختم ہی
ہو گئی۔۔"

Kitab Chehra Novels



"تم اس طرح ایکٹ کر کے
مجھے نیگیٹو پوٹریے کرنا چاہ رہی
ہو۔۔ حالانکہ یہ ایک عام سی
بات ہے۔۔" عبیر نے غصہ
ضبط کرتے دانت پر دانت جما
کر اسے دیکھا۔ یہ اس کے لیے عام
سی بات تھی۔؟



"مجھے مزید بحث ہی نہیں
کرنی۔۔ میں جا رہی ہوں نیچے
سب ویٹ کر رہے ہوں
گے۔۔"

"یہ کیوں نہیں کہتیں میرے
ساتھ دو منٹ ٹھہرنا تمہارے
لیے محال ہے۔۔"



آہ۔ ایک اور تیر یعنی بحث ختم
کرنا بھی اسکی غلطی تھی۔

"تو آپ چاہتے ہیں میں ایک
گھنٹہ اور لڑوں آپ

سے۔۔؟" اسکی سمت رخ کرنے

سے اسکی گھنٹی پونی ٹیل پورے
کندھے پر پھیل گئی تھی۔ ابراہیم



کی نگاہیں بے اختیار ہی اسکے
دلکش چہرے پر ٹھہریں تھیں۔
وہ اپنے خراب موڈ کے سبب
اسکی طرف دھیان دے کر
بھی انجان بن گیا تھا۔ مگر اس
پل وہ اسے اپنے نزدیک چاہیے
تھی لیکن ابھی وہ مکمل اسکی نہ



تھی۔ بغیر کوئی جواب دیے
فاصلہ سمیٹتا اسکے بلکل نزدیک
آرکا۔

"تم سے یہی توقع ہے تم ایک
گھنٹے تک لڑو۔ اور یونی کس
خوشی میں نہیں آئیں
تھیں۔۔؟" اسکے یکدم بات بدل



کر ہاتھ تھامنے پر وہ حیران ہی
تو رہ گئی تھی۔ اسے اس وقت
اس شخص کے اس موڈ کی قطعاً
توقع نہیں تھی۔ اور اب اسکے
ذرا سے لمس پر اسے اپنی
ساری طراری ہوا ہوتی محسوس
ہوئی۔



"آآپ۔۔ کو میری موجودگی
کلاس میں پسند نہیں تھی اس
خوشی میں۔۔" اسکی شکایت پر
ابراہیم نے ہلکا سا جھٹکا دیتے
خشمگین نگاہوں سے اسے
دیکھا۔ "جب ساری رات گزرنے
کے اہتمام میں جاگو گی تو کہاں



پڑھائی کا ہوش ہوگا۔" عبیر کو
اپنے اندر غصے کی لہر اٹھتی
محسوس ہوئی۔

"تو آپ کو کیوں اتنی فکر
ہو رہی ہے آپ کو نسا میرے
ہونے نہ ہونے سے فرق پڑتا
ہے بلکہ آپ تو مجھے اگنور کرنا



اپنا اولین مقصد۔۔ "ابراہیم
بے اختیار جھکتا اپنا دکھتا لمس
اسکے رخسار پر چھوڑ گیا۔ عبیر کی
ٹرین کی طرح چلتی زبان شاک
اور بے یقینی کے سبب گنگ
ہو کر رہ گئی۔ "اس زبان کو
میرے سامنے چلانے سے گریز



کیا کرو۔۔ اور آئندہ اپنے اس
لوئر کزن کے ساتھ گپیں
مارتیں نظر نہ آؤ۔۔" اس کے
گھمبیر اور دو ٹوک لہجے میں ہلتے
لب عبیر کو اپنے رخسار پر
محسوس ہو رہے تھے۔ لیکن وہ
اتنی شاکڈ ہو چکی تھی کہ



مزاحمت بھی نہ کر سکی۔ ابراہیم
ایک گہری نگاہ اسکے پتھر ہوتے
وجود پر ڈالتا باہر نکل گیا۔ اسکا
کوٹ وہیں صوفے پر پڑا رہ گیا
تھا۔ جبکہ عبیر شرم و حیا سے
اس قدر سن ہو چکی تھی کہ پھر
کمرے سے قدم تک باہر نہ



نکالا تھا۔

جاری ہے

Kitab Chehra Novels



تیری رہگزر

قسط 12

Kitab Chehra Novels

اپریل کی جلتی دوپہروں کا
آغاز ہو چکا تھا۔ جلتا سورج



جہاں روح و جسم کو جھلسا رہا
تھا۔ وہیں خاموش شایں اسے
اور اداس کردیتیں تھیں۔ انہی
بے کیف دنوں میں اسکے
فائنل اگزامز گزر گئے تھے۔
اسکے سسرال والوں کو ان
کے گھر آئے ایک ماہ ہوچکا



تھا۔ پھپھو ایک ہفتے رک کر
شادی میں آنے کا وعدہ
کر کے جا چکی تھیں۔ اس نے
مارہ اور زوہیب کے ہزار بار
کہنے پر بھی ابراہیم سے
اسائنمنٹ میں ہیلپ نہ مانگی
تھی۔ اور جیسا تیسرا مکمل کر کے



سمٹ کروا دیا تھا۔ اس ایک
ماہ میں بھی اس شخص کی
جانب سے کوئی میسج نہ آیا
تھا۔ یہاں سے جانے کے بعد
وہ ایک بار پھر بے نیاز ہو چکا
تھا۔ اور یہ بات اسے سوچوں

کے اندیکھے سمندر میں غرق
کرتی جارہی تھی۔

وہ پہروں اس شخص کو سوچتی

رہتی۔ کیا وہ اسے نہیں سوچتا

تھا۔؟ کیا اسے وہ یاد نہیں

..



آتی تھی۔۔؟ ہاں وہ کہاں اس
کے بارے میں سوچتا
ہوگا۔۔! اسکی کونسا پسند کی
شادی تھی۔ اور اس پہلو پر
آکر وہ تھم جاتی۔ کیا پتہ وہ
کسی اور کو پسند کرتا ہو۔۔؟
اسکے ارد گرد نہ جانے کتنی

دو شیرائیں اپنا دل ہاتھوں میں
لے بیٹھی ہوں گی۔ ان میں
سے کسی نہ کسی پر تو اسکا دل
بھی ہوگا۔ ورنہ ایسا کیسے ممکن
تھا کہ چوبیس گھنٹوں میں اس
شخص کے پاس اسکے لیے
ایک لمحہ بھی نہ ہوتا۔ کیا اس



تخص کے دل میں ایک ذرا
سی چنگاری بھی نہیں ابھری
تھی۔ وہ نکاح میں تھی
اسکے۔!! یا صرف اسے دیکھ
کر اسکے قریب رہ کر ہی اس
شخص کو ان کے درمیان
رشتے کا احساس ہوتا تھا۔؟



ہاں ایسا ہی تھا۔!! جب وہ
اس شخص کے سامنے ہوتی
تھی تبھی اسے یاد آتا تھا کہ
اس سے کوئی تعلق بھی تھا
اسکا۔ یعنی وہ عبیر جہانگیر جس
کے پیچھے ایک سے ایک
رئیس زادہ دیوانہ تھا۔ اسکی



ایک نگاہِ کرم کا منتظر تھا۔ وہ
اپنے ہی منکوح کی جانب سے
نظر انداز ہو رہی تھی۔۔! کیا
فائدہ تھا پھر ایسے زبردستی کے
رشتے کا ایسے سمجھوتے کا
جہاں ہر طرف خسارہ تھا۔ وہ
کس بنیاد پر اس رشتے کی



حمایت کرتی۔۔ اس رشتے کی
مضبوطی کی دعا کرتی۔۔؟ جہاں
قربانی بھی وہی دے رہی
تھی۔ اور نا رسائی بھی اسی
کے حصے میں آرہی تھی۔

Kitab Chehra Novels



اب اکثر اسکے ذہن میں
مبشرہ کے تمسخر بھرے جملے
گھومنے لگے تھے۔ کیا واقعی
غلط ہو رہا تھا۔؟ کیا واقعی بابا
نے جلد بازی کر دی تھی۔؟
کیا اپنی کلاس۔۔ اپنی
سوسائٹی۔۔ یہ آزادی اور



عیش و آرام بھری زندگی
چھوڑ کر ایک ایسے شخص کے
ساتھ جو اسے سرے سے
اہمیت ہی نہ دیتا تھا۔ ایک ایسی
زندگی میں داخل ہونا جو ان
کی زندگیوں سے بالکل مختلف
تھی۔ موبائل پر ہوتی رنگنگ



پر اس کی سوچوں میں خلل
پڑا تھا۔ ایل سی ڈی سے
نگاہیں ہٹاتے موبائل اٹھایا
جہاں ماہرہ کی کال آرہی
تھی۔

Kitab Chehra Novels



"پیکنگ کرلو۔۔ فرائے ڈے
نائٹ نکل رہے ہیں ہم اسلام
آباد کے لیے۔۔" مارہ کی چہکتی
آواز اسکے کانوں میں ابھری
تھی۔ اور اسکے اداس چہرے پر
خوشی کی لہر دوڑا گئی۔

"سچ۔۔؟"

"ہاں بلکل سچ۔۔ اتنی مشکل

سے ماما اور آنی کو منایا

ہے۔۔ اب تمہارا کام ہے

آگے کا آنی اور اور انگل کو

منانے کا۔۔"

"وہ میں کر لوں گی۔۔ مسئلہ

نہیں۔۔ تم آ جاؤ شام کو

شاپنگ پر چلتے ہیں۔۔" کال

ڈسکینیٹ کرتی کمرے سے

نکل گئی۔ اسکا شدت سے اس

ماحول سے نکلنے کا دل چاہ رہا

تھا۔ کیونکہ پچھلے کئی دن سے

..



نیکیتو سوچوں نے اسے
آکٹوپس کی طرح جکڑا ہوا
تھا۔ اگر وہ ان سے فرار
حاصل نہ کرتی یقیناً پاگل
ہو جاتی۔ اور یہ ٹرپ اب
بہترین حل نظر آرہا تھا۔ نیچے
آئی تو دونوں ساس بہو اسے



لاؤنج میں ساتھ بیٹھیں نظر
آئیں۔ ایل سی ڈی پر کوئی
ڈرامہ چل رہا تھا۔ وہ وہیں
قدم بڑھاتی۔ ان لوگوں کے
ساتھ صوفے پر آکر بیٹھ گئی۔

Kitab Chehra Novels



"آنی وغیرہ فرائے ڈے کو
اسلام آباد جارہے ہیں۔۔" اس
نے سنبھل کر بات کا آغاز
کیا۔

"معلوم ہے۔۔ بات ہوئی تھی
میری کچھ دیر پہلے آپا



سے۔۔"انہوں نے اسکرین پر
نظریں جمائے سرسری انداز
میں جواب دیا۔

"میں بھی ساتھ جا رہی ہوں
ان کے۔۔"زینب نے ایک
نظر اپنی ساس اور نند کو

دیکھا۔ جو بالکل ہی ایک
دوسرے سے ٹیڑھی نظر
آ رہیں تھیں۔

"کس نے کہا تم جا رہی

Kitab Chehra Novels
ہو۔۔؟"



"میں کہہ رہی ہوں۔۔ بتانے
آئی ہوں آپکو۔۔" حفصہ صاحبہ
کو بیٹی کا انداز ذرا پسند نہیں
آیا۔

Kitab Chehra Novels
"کوئی ضرورت نہیں ابھی چند
ماہ پہلے ہی ہو کر آئی ہو۔"

"چند ماہ نہیں چھ مہینے پہلے۔۔

اور وہ سب جارہے ہیں اس
لیے میں بھی جاؤں

گی۔۔" اس بار وہ ضدی لہجے

میں بولی۔ خود پر ان کی اجارہ

داری سے تنگ آچکی تھی۔

اب وہ ہر بات میں اسی

طرح روک ٹوک کر رہیں
تھیں۔

"ان سب کی شادی نہیں
ہونے والی۔۔ اور فیملی میں
Kitab Chehra Novels
سے کوئی جا رہا ہے۔۔ جو
تمہیں ہر وقت سیر سپاٹوں

کی لگی رہتی ہے۔۔" وہ بھی
ڈپٹتے ہوئے بولیں تھیں۔ عبیر
کا خون کھول اٹھا۔

"شادی ہونے والی ہے تو خود
کو ایک کمرے میں قید
کر لوں۔۔؟ اور آپ سے کس

نے کہا تھا میری اتنی جلدی
شادی کرنے کا سوچیں۔۔
دوسری بات میں نے آپکو
نہیں روکا آپ بھی چلیں۔۔
میں تو اس گرمی میں نہیں
سر سکتی۔۔ "بہو کے سامنے



اسکے سفا چٹ جواب پر وہ
دانت پیس کر رہ گئیں۔

"تمہیں کر دیا نا منع ایک
بار۔۔"

Kitab Chehra Novels



"اما جانے دیں نا۔۔ اسید ایک
ہفتے بعد واپس آرہے ہیں پھر
ہم بھی ان لوگوں کو جوائن
کر لیں گے۔۔" زینب کی
حمایت پر عبیر کو بے اختیار
اس پر پیار آیا تھا۔



"تو اسید جب آجائیں انہی
کے ساتھ جانا دونوں۔۔"

"کیوں جانا آنی کیا غیر
ہیں۔۔؟ ان پر ٹرسٹ نہیں
آپکو۔۔؟ بتاؤں گی میں انہیں
کہ ان کے ساتھ بھیجنے میں

۔

ڈر رہیں تھیں آپ۔۔" اس
بار حفصہ صاحبہ نے غصیلی
نگاہوں سے اسے دیکھا تھا اور
زینب نے بڑی مشکل سے
اپنی ہنسی ضبط کی۔ "میں مائرہ
کے ساتھ شاپنگ پر جا رہی
ہوں۔۔ بھابھی کچھ منگوانا ہے



آپکو۔۔؟" ماں کی نگاہیں
نظر انداز کرتی اٹھ کھڑی
ہوئی۔

"ابراہیم سے اجازت لو
پہلے۔۔!" انکی انکی شرط پر وہ

حیرت زدہ ہوتی انکی سمت
پلٹی۔ "کس لیے۔۔؟"

"کیونکہ شوہر ہیں وہ
تمہارے۔۔ اور تم انہی کی
اجازت سے جاؤ گی
اب۔۔" اس بار وہ جتاتے لہجے



میں بولیں۔ زینب نے بھی
پہلو بدلا تھا۔ یقیناً اسکا بھائی
کبھی اجازت نہ دیتا۔

"میں کس خوشی میں ان کی
اجازت سے جاؤں گی۔۔ ابھی



اپنے بابا کے گھر میں ہوں
میں۔۔"

"مجھ سے بحث نہیں کرو

عبیر۔۔ ابراہیم شوہر ہیں

تمہارے۔۔ اب تم ان کی

امانت ہو۔۔" اس نے خفگی



سے ماں کو اور پھر بھابھی کو
دیکھا۔ وہ بیچاری تو خود کشمکش
میں تھی۔

"امانت۔۔! ایسا لگ رہا ہے
مجھے خرید لیا ہے انہوں
نے۔۔ میں سانس بھی ان

سے پوچھ کر لوں گی۔۔؟ اور
آپ ہر بات میں عبیر یہ
مت کرو۔۔ عبیر وہ مت
کرو۔۔ یہاں نہ جاؤ وہاں نہ
جاؤ۔۔ یہ کیسے کپڑے پہن
رہی ہو۔۔!! میری اپنی کوئی
لائف نہیں ہے۔۔؟" اسکی

شکایتوں پر انہیں کوئی اثر نہ
ہوا۔

"تمہیں جانا ہے یا
نہیں۔۔؟" اس نے دانت پیستے
ماں کے سنجیدہ چہرے کو
دیکھا۔



"میرے پاس ان کا نمبر نہیں
ہے۔۔"

"مگر میرے پاس ہے۔۔ تم
میں تو کبھی عقل آئے گی

نہیں۔۔ شوہر ہیں وہ تمہارے

خیر خیریت ہی پوچھ لیا کرو۔۔



مگر نہیں کھلندڑیوں کی طرح
زندگی گزر رہی ہے بس۔۔
ذمہ داری نام کی چیز ہی
نہیں۔۔"

Kitab Chehra Novels
"سب میرا قصور ہے نا تو

نہیں کرتیں نکاح میں نے تو

نہیں کہا تھا۔ زبردستی باندھ
دیا۔ "اس بار وہ زچ ہوتی
چیجی تھی۔ اور تن فن کرتی
نکل گئی۔ حفصہ صاحبہ نے

پریشان نگاہوں سے اسے جانا
دیکھا تھا۔ وہ کئی دن سے
محسوس کر رہی تھیں اسکے



مزاج میں چڑچڑاپن اور
بد مزاجی آتی جا رہی تھی۔

"ماما۔۔" زینب کے مخاطب
کرنے پر انہیں بے طرح
شرمندگی کا احساس ہوا۔ وہ
اسکی موجودگی یکسر فراموش

کر کئیں تھیں۔ "آپ اسے
فورس مت کیا کریں۔۔ نرمی
سے سمجھائیں۔۔ ایک تو اچانک
اسکا نکاح ہو گیا۔۔ سب کچھ
ایکسیٹ کرنے میں کچھ وقت
تو لگے گا نا۔۔ "زینب نے

نرمی سے انہیں سمجھایا تھا۔ وہ
بس گہری سانس بھر گئیں۔

"اہم۔۔ اہم۔۔ مے آئی کم
ان۔۔" اپنے آفس میں موجود

چیر کی پشت سے ٹیک لگائے
بیٹھا۔ گلاس ونڈو کے پار
نظریں جمائے کسی سوچ میں
گم تھا۔ جب جانی پہچانی نسوانی
آواز نے اسے اپنی سمت
متوجہ کیا تھا۔ ابراہیم نے
نگاہیں دروازے کی سمت کیں



جہاں لائٹ بلو کلر کے کرتا
پاجامہ میں ملبوس دو کافی کے
مگ لیے زرین کھڑی تھی۔

"ارے تم کیوں لائیں پیون
Kitab Chehra Novels
کہاں ہے۔۔۔؟"

"بس میں نے سوچا تھوڑی
خدمتِ خلق میں بھی
کر لوں۔۔" قریب آتے کافی کا
مگ اسکی جانب
بڑھایا۔ "بیٹھو۔۔" اسکی دعوت
پر وہ چیر کھسکتی بیٹھ گئی۔

"کانفرنس کی ڈیٹ فائنل
ہوئی۔۔؟" ابراہیم نے سہم
لیتے اس سے پوچھا۔ پچھلے دو
سال سے وہ اسکے ساتھ ایز آ
کولیگ کام کر رہی تھی۔ مگر
پوسٹ میں خاصی جونیر تھی
اس سے۔

"نہیں کل پھر ٹیم بیٹھے گی۔۔"

امید ہے کل فائنل

ہو جائے۔۔" وہ سر ہلاتا لیپ

ٹاپ کی جانب متوجہ

ہو گیا۔ "تم نے کیوں اٹینڈ

Kitab Chehra Novels

نہیں کی میٹنگ۔۔؟"



"میرا دماغ خراب ہو رہا تھا۔
بخاری صاحب کو آج بھی
برداشت کرنا بیس لوگوں کے
سامنے تماشہ کھڑا کرنے کے
مترادف تھا۔ اس لیے بہتر
ہے آج وہ اپنے آئیڈیاز سب
کے سامنے پیش کر دیں۔"



"ویسے میں نے نوٹس کیا ہے
یہ تمہارے یوتھ پروگرام میں
بھی بولے تھے وہ۔۔۔"

"کیا کہہ سکتے ہیں لکیر کے

Kitab Chehra Novels

فقیر کا محاورہ ان پر سوٹ

ہوتا ہے۔۔۔ اپنے 1970 کا

طریقہ کار چھوڑنے کو تیار
نہیں۔۔ مانا ان کا ایکسپیریمینٹس
زیادہ ہے۔۔ بٹ آپ
دوسرے کے آئیڈیاز بھی تو
سنو۔۔ "وہ بھی بھرا بیٹھا تھا۔
حالانکہ اسکے آئیڈیاز کو ہمیشہ
سراہا جاتا تھا۔ اور اسکے یوتھ

پروگرام کے آئیڈیا پر بھی
کمپنی کو بڑا زبردست ریسپونس
ملا تھا۔ لیکن وہ تھوڑا الٹی
کھوپڑی کا تھا۔

”اگر ان دی اینڈ اکثریت
تمہارے ساتھ ہوتی



ہے۔۔"زرین نے مسکراتے
ہوئے اسے دیکھا۔ مگر وہ محض
کندھے اچکا گیا۔

"ایک بار بھاری نقصان اٹھایا

ہے۔۔ یہ مت بھولو۔۔" اس

بار وہ ہنس پڑی تھی۔ "کل



تک ڈیٹ فائل ہو جائے تو
پھر تم سیکریٹری سے سیٹس
کنفرم کروا لینا۔"

"فلحال مجھے یہ بتاؤ جس
پروجیکٹ پر تم کام کر رہی ہو
کہاں تک پہنچا۔؟"

"بس چل رہا ہے۔۔ ہوپ سو
ہماری کمپنی کو ہی ملے۔۔" وہ
تھوڑی گھبرائی ہوئی بھی تھی
اس حوالے سے۔۔

"کوئی بھی ہیلپ چاہیے ہو۔۔
مجھے ضرور بتانا۔۔" وہ کافی پیتا



"بس چل رہا ہے۔۔ ہوپ سو
ہماری کمپنی کو ہی ملے۔۔" وہ
تھوڑی گھبرائی ہوئی بھی تھی
اس حوالے سے۔۔

"کوئی بھی ہیلپ چاہیے ہو۔۔
مجھے ضرور بتانا۔۔" وہ کافی پیتا



"بس چل رہا ہے۔۔ ہوپ سو
ہماری کمپنی کو ہی ملے۔۔" وہ
تھوڑی گھبرائی ہوئی بھی تھی
اس حوالے سے۔۔

"کوئی بھی ہیلپ چاہیے ہو۔۔
مجھے ضرور بتانا۔۔" وہ کافی پیتا



"بس چل رہا ہے۔۔ ہوپ سو
ہماری کمپنی کو ہی ملے۔۔" وہ
تھوڑی گھبرائی ہوئی بھی تھی
اس حوالے سے۔۔

"کوئی بھی ہیلپ چاہیے ہو۔۔
مجھے ضرور بتانا۔۔" وہ کافی پیتا



ساتھ ساتھ کام بھی کر رہا
تھا۔ جبھی زرین کا موبائل بجا
تھا۔ اور وہ وہیں بیٹھے بیٹھے
ریسو کر گئی۔

Kitab Chehra Novels

"ہاں بولو۔۔" جگہ سے اٹھتی
تھوڑے فاصلے پر چلی گئی۔ کچھ

دیر بعد لوٹی تو چہرے پر
تفکر و پریشانی تھی۔

"کیا بات ہے ایوری تھنگ از
اوکے۔۔؟"

Kitab Chehra Novels

"ہاں ٹھیک ہے۔۔" وہ کچھ
تردد کا شکار ہوئی تھی۔ "تم تو
جانتے ہو نا فری کو کتنی
ضدی ہے۔۔"

Kitab Chehra Novels
"ارے ہاں کیسی ہے
فریال۔۔" اس کے چہرے پر



یکدم ہی خوشگواریت چھا گئی
تھی۔ زرین اسکا وجیہہ چہرہ
دیکھتی مسکرا دی۔

"ٹھیک ہے۔۔ مگر امی کی ناک
میں دم کیا ہوا ہے۔۔ آج
برتھ ڈے ہے اسکی مجھے

گفٹ لینے کا ٹائم نہیں ملا اور
اب شور مچا رہی ہے۔۔"

"تو یہ تو غلطی ہے نا

تمہاری۔۔ اچھا ہوا بتا دیا۔۔

Kitab Chehra Novels
فری ہو کر چلیں گے مال۔۔

میری طرف سے بھی دے
دینا۔۔"

"ارے نہیں۔۔ میں نے اس
لیے تو نہیں بتایا تھا

تمہیں۔۔" زرین نے شرمندہ

ہوتے فوراً انکار کیا۔



"تو کیا ہوا اتنی فارمل کیوں
ہو رہی ہو۔۔ میں انکل نہیں
ہوں اس کا۔؟" اسکے مان
بھرے انداز پر وہ ڈھیلی پڑتی
سر اثبات میں ہلا گئی۔ زرین
ایک سنگل پیرنٹ تھی۔ اسکی
چار سالا بیٹی فریال تھی۔ دو



سال پہلے روڈ ایکسڈینٹ میں
شوہر کا انتقال ہو گیا تھا۔ جس
کے بعد سے وہ اپنی ماں کے
ساتھ ہی رہتی تھی۔ ابراہیم
اسکی اسٹرگلز سے بخوبی آگاہ
تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اسکی

...

فیملی کی خبر گیری کرتا رہتا
تھا۔

Kitab Chehra Novels "عمیرہ" حفسہ صاحبہ

کمرے میں داخل ہوئیں تو وہ

۔ ۔ ۔

کہیں موجود نہ تھی۔ بالکنی کا
دروازہ کھلا دیکھ اسی سمت
قدم بڑھا دیے جہاں وہ
جھولے پر پاؤں اونچے کیے
گھٹنوں پر سر رکھے بیٹھی
تھی۔ نزدیک آتیں اسکے برابر
میں ہی آ بیٹھیں۔

"نیچے مارہ اور ماہم آئی ہوسیں
ہیں۔۔" مگر اس نے سر نہیں
اٹھایا۔ حفصہ صاحبہ نے
مسکراتے اسکے بالوں میں ہاتھ
پھیرا۔ جوڑے سے بال
بے ترتیبی سے نکل رہے



تھے۔ "شاپنگ پر نہیں
جانا۔۔؟"

"نہیں کریں ٹیچ۔۔" سر پرے
کرتے انکا ہاتھ ہٹانا چاہا۔ اور
نارا ضلکی سے انہیں دیکھا۔



"یعنی میں منع کر دوں
انہیں۔۔؟"

"آپ تو چاہتی ہی یہی ہیں
میں اسی کمرے میں بند ہو کر
مر جاؤں۔۔" خفگی سے کہتی
ان کا دل ہولا گئی۔



"عبیر۔۔!! کیا اول فول
بولتی رہتی ہو۔۔ کب ختم ہوگا
تمہارا بچپنا۔۔" اسکی بیوقوفی
بھری باتوں پر بے اختیار ڈپٹ
گئیں۔ جبکہ وہ ان سے نظریں
پھیرتی نیچے گارڈن پر نظریں
جما گئی تھی۔" اور یہ زینب

کے سامنے کیا بیوقوفی کی۔۔ وہ
بھی کیا سوچ رہی ہوگی۔۔
کس بیوقوف سے بھائی کی
شادی کر دی۔۔"

Kitab Chehra Novels
"وہ تو ایسا کچھ نہیں

سوچتیں۔۔ اور سوچ بھی رہی



ہیں تو یہ پہلے سوچنا چاہیے
تھا۔ مجھے تو سوچنے کا بھی
موقع نہیں دیا گیا۔ "اسے رہ
رہ کر افسوس ہوتا تھا اب اس
جلدی بازی میں کیے گئے
فیصلے پر۔۔

Kitab Chehra Novels



"آخر یہ فرسٹریشن ہے کس
بات کی۔۔؟" انہوں نے تیکھے
چتون لیے گہری نگاہوں سے
اسے دیکھا۔ "یہ کس بات کا
غصہ ہے جو بات بے بات
نکالا جا رہا ہے ہاں۔۔؟" ماں
کے کڑے انداز میں کیے گئے

سوال پر وہ ایک پل کے لیے
گڑبڑا گئی۔ چور تو دل میں پہلے
ہی تھا۔

"آپ جو بات بے بات
روک ٹوک کرتی ہیں یہ اسی
Kitab Chehra Novels



کی فرسٹریشن ہے۔۔" اپنی جگہ
سے اٹھتی جھنجھلا کر بولی۔

"بند کرو اب یہ بحث۔۔ اور
حلیہ درست کر کے نیچے آؤ۔۔

لیکن اسکا مطلب یہ ہرگز

نہیں کہ تم ابراہیم سے



پر میشن نہیں لو گی۔۔ سمجھ
آ رہی ہے۔۔ "ایک پاؤں
مسلل زمین پر بجاتی خود کو
گھورتی بیٹی کو دیکھیں اٹھ
گئیں۔

Kitab Chehra Novels



"ابراہیم کا نمبر تمہیں سینڈ
کر دیا ہے میں نے۔۔ رابطہ
کرو۔۔ اور اجازت لو۔۔"

"کیا دور آگیا ہے۔۔ ماں خود
لڑکوں کے نمبر بیٹی کے
موبائل پر سینڈ کر رہی ہیں کہ

لو رابطہ کرو اور بگڑ
جاؤ۔۔ "تاک کر وار کرتی
واپس کمرے میں آگئی۔

"وہ کوئی غیر نہیں شوہر
ہے۔۔ اور وہ بگڑنے بلکل
نہیں دیں گے تمہیں اتنا مجھے

--



یقین ہے بلکہ تمہارے دماغ
کے جو اسکور ڈھیلے پڑھ چکے
ہیں انہیں ٹائٹ کر دیں
گے۔۔" اسے سلگتا چھوڑ
کمرے سے نکل گئیں تھیں۔
اگلے بیس منٹ بعد جینز اور
گھٹنوں سے اونچے ڈارک

گرین رنگ کے ٹاپ میں
ملبوس گلے میں اسٹال ڈالی۔۔
بالوں کو جوڑے کی شکل میں
لیپٹی مارہ اور ماہم کے ساتھ
شائنگ کے لیے نکل گئی تھی۔

Kitab Chelna Novels

"یہ تمہارے چہرے پر کس
خوشی میں چھ بجے
ہیں۔۔؟" مسلسل دو گھنٹے
شاپنگ کے بعد بھی جب
اسکے موڈ میں کوئی فرق نہ
آیا تو مارہ پوچھے بغیر نہ رہ
سکی۔

"میری اماں کے ساتھ رہو
دو دن۔۔ تمہارے چہرے پر
بھی ایسی بہار آجائے
گی۔۔" ان کے قدم مال سے
باہر کسی اچھے سے ریسٹورنٹ
کی سمت تھے۔ تینوں کے ہاتھ

ہی شاپنگ بیگز سے لدے
پھندے تھے۔

"اب کیا کر دیا آنی بیچاری
نے۔۔؟"

Kitab Chehra Novels



"بیچاری۔۔! ہونہہ۔۔ کہہ رہی
ہیں ان کے داماد سے اسلام
آباد جانے کی اجازت لوں۔۔
اور اسی کی اجازت سے
جاؤں۔۔ مطلب اگر وہ منع
کردیں تو اپنا ٹرپ کینسل
کردوں۔۔" وہ ایک بار پھر



سلگ اٹھی تھی۔ مسئلہ پوچھنے
میں نہیں تھا۔ بلکہ اس شخص
میں تھا جو اسے ذرا اہمیت
نہیں دیتا تھا۔ آج تک ایک
میج نہ کیا تھا۔ اور وہ اتنا سر
چڑھا لیتی کہ کال کر کے
اجازت لیتی۔ مارہ کے قہقہہ



لگانے پر اس نے گھور کر
اسے دیکھا۔

"تو کر لو۔۔ رابطے ہی بحال
ہوں گے۔۔" کندھے سے
کندھا ٹکراتے چھٹرا تھا۔ مگر



اسکے چہرے پر مزید ناگواری
چھا چکی تھی۔

"ارے عبیر آپی۔۔!!" ماہم
کی شاکڈ آواز پر دونوں اسکی
سمت متوجہ ہوئیں۔ "وہ تو
ابراہیم بھائی ہیں نا۔؟" فٹ

پاتھ پر واک کرتیں وہ لوگ
ریسٹورنٹس کی لائن میں چل
رہیں تھیں۔ جب ماہم نے
گلاس وال کے پار کیفے میں
بیٹھے ایک کپل کی سمت اشارہ
کیا۔

Kitab Chehra Novels



"ہاں یار۔۔ یہ تو ابراہیم بھائی
ہی ہیں۔۔ مگر ساتھ کون ہے
ان کے۔۔؟" مارہ نے بھی
گلاس وال کے قریب ہوتے
غور سے دیکھا تھا۔ مگر
عسیر۔۔!! وہ تو اپنی جگہ فریز
ہو چکی تھی۔ اسکی آنکھیں



ابراہیم پر نہیں بلکہ اسکے
سامنے بیٹھی ایک پرکشش سی
لڑکی پر تھیں۔ کیا کیفیت تھی
جو اس وقت دل پر گزر رہی
تھی۔۔! اسکی پتھرائی نگاہیں
ابراہیم پر ٹھہر گئیں۔ جو اس
لڑکی سے بڑے خوشگوار انداز

میں باتیں کرتا لُنج کر رہا تھا۔
دور سے ہی کوئی بھی شخص
ان دونوں کو ایک بھرپور
زندگی گزارتا کیل کہہ سکتا
تھا۔ اس لڑکی کے چہرے پر
بھی بلا کا اعتماد تھا۔ سامنے
بیٹھے شخص کی توجہ ملنے پر

چہرے پر الگ ہی چمک اور
مسکراہٹ تھی۔ اسکی دھندلی
ہوتی نگاہیں پھسلتی ہوئی ان
کی ٹیبل کے پاس رکھے ڈھیر
سارے شاپنگ بیگز پر ٹھہر
گئی۔

ش

وہ شخص جسے اسے ایک میسج
یا کال کرنے کا وقت نہ تھا۔
کبھی اسکا حال پوچھنے کی
نوبت تک نہ آئی تھی۔ اس
وقت ایک لڑکی کے ساتھ
فرصت کے لمحے گزار رہا تھا۔
اسکے ساتھ شاپنگز اور لچ

کر رہا تھا۔ 'تو پھر وہ تمہیں
کیوں اپنا وقت اور اہمیت
دے گا بیوقوف لڑکی۔۔! اس
شخص کے لیے تم ایک
سمجھوتے سے زیادہ کچھ نہیں
ہو۔' اسے اپنے اندر غصے کی
شدید لہر اٹھتی محسوس ہوئی۔

وہ کوئی گری پڑی لڑکی نہیں
تھی۔ جو اپنی زندگی ایک
سمجھوتے کی نظر کر دیتی۔ آنسو
حلق میں اتارتی کیفے کے
گلاس ڈور کی سمت قدم بڑھا
گئی۔

"کہاں جا رہی ہو۔۔؟
عبیر۔۔!!" اس کے تیور دیکھ مارہ
گھبرا کر بولتی بازو تھام گئی۔

"بے فکر رہو۔۔ اس شخص
کے پاس نہیں جاؤں گی۔۔
اور تم دونوں یہیں

رکو۔۔" ضبط سے اسکا چہرہ
سرخ پڑ رہا تھا۔

"بیوقوف مت بنو۔۔ وہ لڑکی
شکل سے ہی ان کی کولیگ
لگ رہی ہے۔۔"

Kitab Chohra Novels



"ہاتھ چھوڑو۔" اسکا ہاتھ
جھٹکتی اندر کی سمت بڑھ گئی۔
وہ دونوں شاگڈ کھڑیں اسے
اندر بڑھتا دیکھ رہیں تھیں۔
جس کے قدم ابراہیم کی ٹیبل
کے بجائے کاؤنٹر کی سمت
تھے۔ وہ کاؤنٹر پر کھڑی لڑکی



سے ابراہیم کی ٹیبل کی
طرف اشارہ کرتی کچھ کہہ
تھی۔ اور بیگ سے کچھ نکال
کر اسے دیا تھا۔ جس پر

اکاؤنٹنٹ سمجھنے والے انداز
میں سر اثبات میں ہلاتی ایک
نوٹ پیڈ اور پین اسے تھما

گئی تھی۔" یہ کر کیا رہی
ہے۔۔؟" مارہ نے الجھن کا
شکار ہوتے بہن سے پوچھا
تھا۔ مگر اسکے چہرے کا رنگ
بھی اسی کی طرح اڑا ہوا تھا۔
تھوڑی دیر بعد وہ انہیں کیفے
سے باہر آتی نظر آئی تھی۔

اس پورے عرصے میں اس
نے ابراہیم کی ٹیبل کی سمت
نگاہ غلط بھی نہ ڈالی تھی۔

"کیا کیا ہے تم نے۔۔؟" مارہ
لیک کر اسکے پاس آئی۔ مگر وہ
آنکھوں میں سرخی لیے بغیر



کوئی جواب دیے لائن سے
لگیں کاروں میں سے اپنی کار
کی سمت بڑھ گئی۔ ان دونوں
نے پریشانی کے عالم میں ایک
دوسرے کو دیکھا اور خود بھی
اسی جانب بڑھ گئیں۔



ضائع کروادیا میں نے۔۔"

"تم شرمندہ کر رہی ہو۔۔

حالانکہ میں بھی فریال کی

برتھ ڈے بھول گیا تھا۔۔"

Kitab Chehra Novels

"کوئی بات نہیں تم نے اچھا
خاصہ کمپنیشن کر دیا میری
بیٹی کو بگاڑنے
کے لیے۔۔" شاپنگ بیگز میں
رکھے گفٹس کی سمت اشارہ کیا
تو وہ دھیرے سے ہنس پڑا۔
پھر وہ اسے خدا حافظ کر کے



چلی گئی تھی۔ اس نے اپنا
والٹ نکالتے ویٹر کو بل پے
کرنے کے لیے بلایا تھا۔

"سر آپکا بل پے ہو چکا

Kitab Chehra Novels ہے۔"



"کیا مطلب۔۔؟" ویٹر کی
بات پر اسکی نا سمجھی سے
بھنویں سکڑیں۔ زرین اسکے
سامنے باہر نکلی تھی پھر ایسا
کیسے ہو سکتا تھا۔؟ "آپکو کوئی
غلط فہمی ہوئی ہوگی۔۔ پلیز
دوبارہ چیک کریں۔۔"

"نو سر۔۔ ایک میڈم آئیں
تھیں اور آپکا بل پے کر کے
یہ نوٹ آپ کے لیے چھوڑ
کر گئیں ہیں۔۔" ویٹر نے
ایک نیون کلر کا طے شدہ
نوٹ اسکی سمت بڑھایا تھا۔
جسے وہ کچھ الجھن کا شکار ہوتا

۔



تھام گیا۔ آخر کون تھی یہ
سیٹھ کی اولاد جو اس سے بغیر
ملے بل بھی پے کر کے چلی
گئی تھی۔ مگر جب نوٹ پر
لکھی سطر پڑھی۔ اسکے جبرے
سختی سے آپس میں بھینچ چکے
تھے۔ جبکہ آنکھوں میں آہستہ

آہستہ سرخی بڑھنے لگی۔ نوٹ
کو سختی سے اپنے ہاتھ کی
مٹھی میں بھینچ گیا تھا۔

'دوسروں کو ان کی حدود
بتانے سے پہلے آئندہ اپنے

Kitab Chehra Novels

گریبان میں ضرور جھانکے
گا۔'

عبیر وغیرہ کے اسلام آباد
جانے کے دو دن بعد زینب

اپنے میکے آگئی تھی۔ کیونکہ
اسکی ساس کا آج کہیں گیٹ
ٹو گیدر تھا۔ انہوں نے اسے
بھی چلنے کو کہا تھا۔ مگر وہ منع
کر گئی تھی۔ اسید ویسے بھی
بزنس ٹور پر نکلا ہوا تھا۔ اس
لیے وہ آج یہیں آگئی تھی۔

گھر میں اسکے آتے ہی جیسے
رونق آگئی تھی۔ شام کو سات
بجے کے قریب ابراہیم آفس
سے لوٹا تھا۔ اور بہن کو گھر پر
موجود دیکھ خوشگوار حیرت
میں مبتلا ہو گیا۔ کیونکہ اس بار
کافی دن بعد آئی تھی وہ۔

"بات ہوئی تھی تمہاری۔۔
خیریت سے پہنچ گئے
سب۔۔؟" رات کے کھانے
کے لیے ڈائننگ ٹیبل پر
بیٹھتیں آسیہ بیگم نے زینب
سے پوچھا۔ ارہا اور اسامہ بھی
چلے آئے تھے۔ آج زینب نے

آکر ہی چکن کڑا ہی اور کسٹرڈ
بنایا تھا۔ ورنہ اسکے جانے کے
بعد سے تو آسیہ بیگم ہی
پکاتیں تھیں۔ ارہا ابھی چھوٹی
تھی۔ اس لیے جائے وغیرہ ہی
بناتی تھی بس۔ جبکہ گھر اور
کچن کی صفائی اور کپڑے



دھونے کے لیے کام والیاں
لگیں تھیں۔ ابراہیم نے آسیہ
بیگم کو کسی بھی کام کو ہاتھ
لگانے سے منع کر رکھا تھا۔ مگر
روز روز باہر کے کھانے پر تو
زندگی نہیں گزر سکتی تھی نا۔
وہ تو باہر کی روٹی کے بھی

خلاف تھیں۔ اور گھر کی ہی
پکائیں تھیں۔ جس پر ابراہیم
ایک دن تو برس پڑا تھا۔ اسکا
کہنا تھا اگر کچھ بنانا ہے تو
صرف ایک وقت کا سالن بنا
لیں۔ ناشتہ تک وہ بغیر کیے
جاتا تھا کہ ان کی نیند



ڈسٹرب نہ ہو۔ مگر جب بھی
ان کی آنکھ کھل جاتی تھی۔ وہ
بغیر کرائے گھر سے نکلنے نہ
دیتیں تھیں۔ انہیں معلوم تھا
اچھی طرح احساس تھا۔ وہ دن
رات فیملی کے لیے کتنی محنت
کر رہا تھا۔ چھوٹے بہن بھائیوں

کی کسی خواہش کو رد تو بھی
کیا ہی نہ تھا۔ ان کی تعلیم
کے اور باقی اخراجات وہ کسی
باپ کی طرح پورے کرنا اپنا
فرض سمجھتا تھا۔ لیکن ایسے
میں وہ خود کو بالکل نظر انداز
کردیتا تھا۔ اسی وجہ سے وہ



دن رات اس کے لیے فکر
مند رہتیں تھیں۔ وہ چاہتیں
تھیں جلد از جلد ان کی بہو
کی صورت اسکی زندگی میں
بھاریں آجائیں۔

Kitab Chehra Novels



"ہاں کل بھی بات ہوئی
تھی۔۔ اور آج بھی۔۔ خوب
انجوائے کرتے پھر رہے ہیں
سب۔۔" زینب نے نوالہ منہ
میں رکھتے انہیں بتایا۔

Kitab Chehra Novels



"مزے ہیں یار ان کے۔۔
جب اس سڑی ہوئی گرمی
سے دل گھبرایا نکل
گئیں۔۔" اسامہ نے رشک

سے کہتے اپنی پلیٹ میں سالن
نکالا تھا۔ قریب آتا ابراہیم بھی

اسکی بات سنتا اپنی جگہ
آبیٹھا۔

"کس کے مزے ہیں بھئی۔۔"

اس سڑی ہوئی گرمی

Kitab Chehra Novels
میں۔۔؟



اسکی بات سنتا اپنی جگہ
آبیٹھا۔

"کس کے مزے ہیں بھئی۔۔

اس سڑی ہوئی گرمی

میں۔۔؟"



"بھابھی کے۔۔!" ارہا چہک
کر بولی تھی۔ جبکہ اسکے ذکر پر
ہی ابراہیم کے ماتھے پر بل
پڑھنے لگے۔ "کتنا مزہ آرہا ہوگا
انہیں وہاں۔۔" ابراہیم نے
زینب اور ماں کو دیکھا۔



"کہاں گئی ہے وہ۔۔؟"

"آپکو نہیں پتہ۔۔؟" زینب

نے اسکے سوال پر کچھ حیرت

سے پوچھا۔

Kitab Chehra Novels



"مجھے کیوں پتہ ہوگا۔؟ میں
تمہیں اتنا فارغ نظر آرہا ہوں
کہ اسکے کہیں آنے جانے کی
انفارمیشن رکھوں

گا۔۔؟" ابراہیم کے چہرے پر
پھیلی ناگواری ٹیبل پر بیٹھے



تمام افراد کو اپنی جگہ محتاط
کر گئی۔

"لیکن اس نے آپکو بتایا تو
تھا۔۔ یقیناً آپ بھول گئے
ہوں گے بھاجن۔۔" آسیہ بیگم
نے بیٹے کو سالن نکال کر دیا



تھا۔ مگر اسکی نگاہیں زینب پر
تھیں۔ وہ خود اسے الجھی
نگاہوں سے دیکھ رہی
تھی۔ "اسلام آباد جانے سے
پہلے ماما نے کہا تھا وہ آپ
سے بات کر لے اور
بتادے۔۔ کیا بتایا نہیں اس

نے آپ کو۔۔؟" اس کے سوال
پر ابراہیم کے ناگواری سے
جبرے بھنچ گئے۔ مگر ماں کی
نظریں خود پر ٹھہری دیکھ ضبط
کا کڑوا گھونٹ حلق میں اتار
گیا۔

"ہاں آئی تھی کال۔۔ میرے
ہی ذہن سے نکل گیا۔۔"

"میں یہی کہوں عبیر تو کہہ
رہی تھی آپ سے بات ہو گئی
ہے۔۔ پھر ایسا کیسے ہو سکتا

تھا۔۔" زینب نے ہنستے ہوئے



ماں کو بتایا جبکہ اس نے
بے اختیار دانت پیس لیے
تھے۔ یعنی وہ اسکے حوالے سے
اب جھوٹ بھی بولنے لگی
تھی۔ تین دن پہلے والی
حرکت ابھی وہ بھولا نہ تھا۔
اسکے کوٹ کی سائیڈ پوکٹ



میں آج بھی وہ مسلّا ہوا
نوٹ پڑا ہوا تھا۔ اور یہاں وہ
غلطی پر غلطی کر گئی تھی۔ وہ
اس لڑکی کی جرأت پر حیران
تھا۔ پہلی بات اس نے اسے
بتانا ضروری نہیں سمجھا کہ وہ
اتنی دور جارہی تھی۔ مانا وہ



اپنے ماں باپ کے گھر رہ
رہی تھی۔ مگر تھی تو اسکی
امانت۔۔ اس کے نکاح میں تھی۔
اللہ نہ کرے کل کو کوئی اونچ
بیچ ہو جاتی۔ کچھ بھی ہوتا اسے
سرے سے علم ہی نہ ہوتا۔
کیونکہ اسکی سر پھری بیوی



اس سے بدگمان ہو کر اسکے
حوالے سے جھوٹ پھیلاتی
پھر رہی تھی۔ مگر وہ بھی جانتا
تھا۔ اسکے دماغ کے اسکور کیسے
ٹائٹ کرنے تھے۔

Kitab Chehra Novels

جاری ہے



تیری رہنمائی

قسط 13 انہیں اسلام آباد
آئے آج دوسرا دن تھا۔ مگر
وہ بائے روڈ آگے نکل گئے



تھے۔ آج سارا دن ان
لوگوں نے انتھیا گلی میں
گزارا تھا۔ کل کے پی کے
دوسرے مقامات وزٹ
کرنے کا پلان تھا۔ ان کا
قیام زوہیب کے والد کے
ریسٹ ہاؤس میں تھا۔ ماثرہ



ماہم اور وہ ایک ہی کمرہ شیئر
کر رہی تھیں۔ جس میں تین
سنگل بیڈ لگے تھے۔ رات
کے دس بج رہے تھے۔
کمرے میں ہیٹر چلنے اور
سوئیٹر پہننے کے باوجود منہ



سے بھانپیں نکل رہیں
تھیں۔

وہ ابھی کچھ دیر پہلے جہانگیر
صاحب سے بات کر کے
بیٹھی تھی۔ بستر میں دہکی
واٹس ایپ پر اسکرول کرتی



ابراہیم کے کانٹیکٹ پر
آٹھری تھی۔ اُس واقعے کو
تین دن گزر گئے تھے۔ مگر
اس شخص کی جانب سے
ایک وضاحتی میسج تک
موصول نہ ہوا تھا۔ وہ جو
سارے دن کی خوشگواریت



تھی۔ اس شخص کے بارے
میں سوچتے ہی ہوا میں
تحلیل ہونے لگی تھی۔ ڈیکس
ٹاپ پر تصویر وہی دو ماہ
پرانی ہی لگی تھی۔ جب اس
نے عبیر سے کانٹیکٹ کیا
تھا۔ کلائی پر کوٹ لٹکائے



پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا
ریکنگ سے ٹیک لگائے کھڑا
تھا۔ سفید رنگ کی شرٹ پر
ڈارک بلو لائٹنگ والی ٹائی
جو تھوڑی لوز تھی۔ چہرے
پر ہمہ وقت رہنے والی
سنجیدگی اور آنکھوں میں وہی



ذہانت۔۔۔! اسکا دل جلنے لگا
تھا۔ وہ مزید اس شخص کو
نہیں دیکھ سکتی تھی۔ بیک
کرتی اپنے شام میں لگائے
اسٹیٹس دیکھنے لگی۔ جن پر
ڈیڑھ سو ویوز آچکے تھے۔
اس نے یو نہی ویوز پر کلک



کیا تھا۔ مگر سب سے ٹاپ
پر ون منٹ آگو جس شخص
کا ویو آرہا تھا۔ اسکے ہاتھ سے
ہڑ بڑاہٹ میں موبائل چھٹوا
گیا۔ وہ تو شکر تھا اسکا قیمتی
موبائل بیڈ پر ہی گرا تھا۔
واپس اٹھاتے اس نے دیکھا۔



ابراہیم نے اسکی دس کی
دس تصویریں دیکھیں تھیں۔
کچھ پر جسٹس ناؤ لکھا آرہا
تھا۔ کچھ پر ون منٹ آگے۔
اس کا دل چاہا اپنا سر دیوار
پر دے مارے۔ وہ اس شخص



سے اسٹیٹس ہائیڈ کرنا کیسے
بھول گئی تھی۔۔؟

"یا اللہ۔۔ اب کیا ہوگا۔۔؟؟
مگر میں نے کوئی چوری تو
نہیں کی۔۔ پھر ان سے
کیوں ڈروں۔۔؟" اگلے ہی



پل خود کو بری طرح جھڑکا
تھا۔ اسکی زندگی تھی۔ اسکی
مرضی وہ جو دل چاہے
کرتی۔۔! ابھی وہ یہ سوچ
ہی رہی تھی جب اسکرین پر
ابراہیم کی کالر آئی ڈی ابھر
آئی۔ اور ٹھنڈ میں پسینہ آنا



کسے کہتے ہیں۔ اسے اس پل
اچھی طرح سمجھ آ گیا تھا۔
موبائل وہیں ڈالتی اپنی جگہ
سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

Kitab Chehra Novels
"یہ کیوں کال کر رہے

ہیں۔۔؟" ٹھنڈے پڑتے ہاتھ



آپس میں جکڑتی بیڈ پر پڑا
موبائل گھور رہی تھی۔ وہ تو
شکر تھا ماہم اور مارہ ابھی
کمرے میں موجود نہ تھیں۔
موبائل بجتے بجتے بند ہونے
کے بعد ایک بار پھر بجنے
لگا۔ وہ قریب آتی موبائل پر



اسکا نام جگمگاتا دیکھ موبائل
ہی پاور آف کر گئی۔ وہ اس
شخص سے قطعاً بات نہیں
کرنا چاہتی۔ کم از کم جب
تک ٹرپ پر تھی تب تک
تو بالکل نہیں کیونکہ اسے
معلوم تھا وہ صرف اسکے



موڈ کو مزید تباہ کرے گا۔
موبائل سائیڈ ٹیبل پر پھینک
کر واپس بستر پر بیٹھتی لب
کاٹنے لگی۔ وہ کبھی سوچ بھی
نہیں سکتی اسکی زندگی اتنی
میسڈ اپ ہو جائے گی۔ یا تو
وہ سارا وقت اس شخص کو



اسکی نیکیٹیویٹیز کو سوچتی
رہتی تھی۔ یا ماں باپ کے
اس نکاح کے ڈسجین پر
رنج میں مبتلا رہتی تھی۔ ان
لوگوں نے اپنے سر سے
اسے بوجھ کی طرح اتار کر
پھینکنے کے لیے ایک ایسے



تخص کو سونپ دیا تھا جو
اسے کچھ سمجھتا ہی نہ تھا۔
لیکن اپنے فیصلے اور حکم
مسلط کرنا جانتا تھا۔ جبھی
موبائل کان سے لگائے اسے
پکارتی مائرہ کمرے میں داخل
ہوئی تھی۔ اس نے ایک



اکتاہٹ بھری نگاہ اس پر
ڈالی۔ مگر اسکی اگلی بات اسکے
ہوش اڑا گئی تھی۔

"ابراہیم بھائی کی کال
ہے۔۔" مائرہ نے معنی خیز
نگاہوں سے اسے دیکھتے



موبائل اسکی سمت بڑھایا
تھا۔ مگر وہ تیزی سے سر نفی
میں ہلاتی اسے کوئی بہانہ
کرنے کا اشارہ کر گئی تھی۔

اپکڑو۔۔ مارہ نے آنکھیں
نکالتے اشارہ کیا تھا۔ مگر وہ



مسلسل انکار کر رہی تھی۔ اسکا
دل بیٹھے جا رہا تھا۔ وہ سوچ
بھی نہیں سکتی تھی۔ وہ یہ
چال بھی چل سکتا تھا۔

"عجیر۔۔! میں جانتا ہوں تم
یہیں ہو۔۔" اسپیکر سے



ابھرتی ابراہیم کی سرد آواز
اسے ساکت کر گئی۔ ایسا لگا
کمرے کا ٹیمپرچر یکدم ہی
مزید دس ڈگری گر گیا ہو۔
ماثرہ اسے گھورتی موبائل
اسکی گود میں ڈال کر واش
روم کی سمت بڑھ گئی۔ اس



نے اپنے خشک پڑتے لبوں
پر زبان پھیرتے موبائل اٹھا
کر کان سے لگایا تھا۔

"ہے۔۔ ہیلو۔۔"

Kitab Chehra Novels



"موبائل آن کرو
اپنا۔۔" اسکی سنجیدہ آواز پر
عبیر نے بے اختیار پہلو بدلا۔

"بیٹری۔۔ بیٹری ڈیڈ ہو گئی۔۔"

Kitab Chehra Novels
چارچ کرنا پڑے۔۔"



"یہ نون سینس باتیں ان
سے کرنا جو تمہیں جانتا نہ
ہو۔۔!" وہ اسکی حرکت پر
کس قدر مشتعل تھا اسکا

اندازہ اسے بخوبی ہو رہا تھا۔
جبکہ اپنی چوری پکڑی جانے
پر خفت زدہ ہوتی سائیڈ



ٹیبیل سے موبائل اٹھا کر
آن کر گئی۔ ابراہیم نے مائرہ
کے موبائل سے کال کاٹتے
اسکے موبائل پر کال کی
تھی۔

Kitab Chehra Novels

"کیا حرکت تھی یہ۔۔؟"



"آپ کیوں کال کر رہے
تھے۔۔؟ خیریت۔۔؟" اس کے
سوال کے جواب میں اس
نے بھی سوال کیا تھا۔

دوسری جانب بیٹھا ابراہیم
جبرے بھنیچ کر رہ گیا۔ وہ
ابھی کھانا کھا کر کمرے میں



اسے کال کرنے ہی آیا تھا۔
جب ہی اسکے اسٹیٹس بھی
دیکھے تھے۔ یعنی وہ اسکا دماغی
سکون دھرم بھرم کر کے
اسی کے نام سے جھوٹ
بول کر مزے کرتی پھر رہی
تھی۔۔!



"کہاں ہو تم اس
وقت۔۔؟"

"میرا اسٹینٹس دیکھ چکے ہیں
آپ۔۔!"

Kitab Chehra Novels



"ہاں نظر آرہا ہے۔۔ اسی
لیے پوچھ رہا ہوں کہاں
ہو۔۔" عبیر نے بے اختیار
تھوک نگلا اور سنبھل کر
بولی۔

Kitab Chehra Novels



"کرنز کے ساتھ اسلام
آباد۔۔۔"

"تمہیں یہ نوبت نہیں آئی
کہ ایک بار کال کر کے مجھ
سے اجازت تو دور انفارم
ہی کر دو۔۔۔؟" اسکی بات کاٹتا



جھڑک گیا۔ عبیر نے لب
بھینچتے موبائل پر گرفت
مضبوط کی تھی۔

"مجھے اس کی ضرورت
محسوس نہیں ہوئی۔۔۔ ماما بابا
کی پر میشن سے آئی

ہوں۔۔"اسکی بد لحاظی پر
دوسری جانب چند ثانے
کے لیے خاموشی چھا گئی
تھی۔ مگر عبیر جہانگیر کو یہ
نہیں معلوم تھا کہ یہ طوفان
Kitab Chehra Novels
سے پہلے کی خاموشی تھی۔



"اور میں کون ہوں۔۔؟
شاید تم بھول رہی
ہو۔۔" اسکی ضبط سے بھینچی
آواز پر عبیر کا دل ناخوشگوار
انداز میں دھڑکا تھا۔ "تم
اپنے شوہر سے کہہ رہی ہو



کہ تم نے اسے بتانا ضروری
نہیں سمجھا۔۔؟"

"ہاں کیوں۔۔ کیونکہ ابھی ہم
زندگی کے اس اسٹیج پر نہیں
جہاں ایک دوسرے سے
پوچھ کر کچھ کریں۔۔"



"تو تمہاری نظر میں زندگی
کا وہ کونسا اسٹیج ہوگا جب تم
میرے بیڈ روم میں بیٹھی
ہوگی۔۔؟ یعنی تبھی ہمارا رشتہ

اہمیت اختیار کرے
گا۔۔؟" اس کے بے باک سسلکتے
لہجے پر اسکی رنگت خطرناک



حد تک سرخ پڑ گئی۔ جبکہ
آنکھیں جلنے لگیں تھیں۔ اس
نے عہد کیا تھا خود سے کہ
وہ اس شخص کے لیے اب
ایک آنسو نہیں بہائے گی
مگر اب وہ ٹوٹا محسوس ہو رہا
تھا۔



"اگر یہ اصول مجھ پر لاگو
ہو رہے ہیں تو کیا آپ کی
کوئی ذمہ داری نہیں۔۔ کیا
آپ بتاتے ہیں آپ کس
کے ساتھ اٹھ بیٹھ رہے
ہیں۔۔ کس کے ساتھ کہاں
جارہے ہیں۔۔" مارہ کو



واشروم سے نکلتا دیکھ تیز
قدموں سے بالکنی میں آتی
پھٹ پڑی۔

"بی ہیو۔۔!! پہلے بھی
تمہیں وارن کرچکا ہوں میں
ان لہجوں کا عادی نہیں



ہوں۔۔۔"ہا۔۔۔! اس نے نم
آنکھوں سے بادلوں سے
ڈھکا آسمان دیکھا۔ ٹھنڈ کے
سبب اسکے دانت کٹکٹانے
لگے تھے۔"اور میں بخوبی
جانتا ہوں کس سلسلے میں یہ
بات کہی جا رہی ہے۔۔۔ مگر

میں تمہاری بچگانہ حرکتوں کا
جواب دینا ضروری نہیں
سمجھتا۔۔ ورنہ جو حرکت تم
نے کی اس پر اچھی طرح
دماغ درست کرنا جانتا
ہوں۔۔ "اسکا اشارہ کس
طرف تھا وہ بخوبی سمجھ گئی



تھی۔ توہین کا احساس ہر
احساس پر بری طرح غالب
آچکا تھا۔ یہ وضاحت تھی
اس لڑکی کے ساتھ ڈیٹ پر
رنگے ہاتھوں پکڑی جانے کی
اس شخص کے پاس۔۔؟ آنسو
ٹوٹ کر آنکھ سے گرا تھا۔



"ایسا ہے تو میں بھی پابند
نہیں آپکو کسی چیز کی بھی
وضاحت دینے کی۔۔!" اسکی
آواز آنسوؤں سے بھاری
ہونے لگی تھی۔ مگر پھر بھی
ہمتیں مجتمع کر کے ڈٹی رہی۔



"یو آر آنسرایبل!"
کیونکہ جھوٹ تم نے بولا
ہے اپنی ماما سے میرے
حوالے سے۔۔ بتانا پسند کرو
گی۔۔ تمہاری وہاں جانے
Kitab Chehra Novels
سے پہلے کب بات ہوئی مجھ
سے۔۔؟" اسکے جواب طلب



لہجے پر عبیر کھٹکی تھی۔ اس
شخص کو بھلا کیسے پتا۔؟ ماما
نے۔۔؟ یا بھابھی۔۔؟

"آئی سیڈ آنسر دا ڈیم
کو سچن۔۔!" اور عبیر جہانگیر
کو لگا اپنی بے بسی پر ساری



زندگی کا غصہ اسے اسی پل
آگیا ہو۔

"ہاں میں نے بات کرنی
چاہی تھی آپ سے۔۔ مگر
ایک لڑکی کے ساتھ انتہائی
خوشگوار وقت گزارتے



ہوئے دیکھ میرا دل نہیں مانا
کہ آپ کی ڈیٹ خراب
کروں۔۔ "انتہائی غصیلے لہجے
میں چیختی کال کاٹ کر
موبائل پاور آف کر گئی۔ وہ
مر جائے گی مگر اب اس

ش



تخص سے ہرگز بات نہیں
کرے گی۔

اگلے دو تین دن تک وہ
خوب گھومے پھرے تھے۔



ابراہیم نے اس دن کے بعد
دوبارہ کانٹیکٹ نہیں کیا تھا۔
جس سے وقتی طور پر اسکا
ذہن بھی بٹ گیا تھا۔ مگر
مسئلہ اس وقت پیش آیا
جب اسید اور زینب کے
ساتھ حفصہ صاحبہ بھی



آکئیں تھیں۔ جبکہ جہانگیر
صاحب کسی بزنس ٹرپ پر
تھے۔

"میں سوچ بھی نہیں سکتی

تھی تم اتنا بڑا جھوٹ بولو

گی۔۔" صائقہ صاحبہ کے



ساتھ بیٹھیں وہ بری طرح
بیٹی کو گھور رہیں تھیں۔ اس
وقت کمرے میں وہ تینوں
ہی موجود تھیں۔ جبکہ کمرے
میں داخل ہونے سے پہلے
تک عبیر اپنی اس پیشی سے
سرے سے لاعلم تھی۔



"کون سا جھوٹ۔۔ کیا کہہ
رہی ہیں۔۔؟" اس نے
حیرت سے ماں کو دیکھا تھا۔

"میں تمہارا منہ توڑ دوں
گی۔۔ اگر اب انجان بننے کی
کوشش کی۔۔ آپا میں بتا



نہیں سکتی مجھے کتنی شرمندگی
اٹھانی پڑی ہے ابراہیم کے
سامنے صرف اس لڑکی کی
وجہ سے۔۔"

Kitab Chehra Novels
"کیا کیا ہے اس نے۔۔ بس
بلا تکان سنائے جا رہی ہو



وجہ بھی تو بتاؤ۔۔"عبیر کی
چھٹی حس نے یکدم ہی
اسے الرٹ ہونے کے سگنل
دیے تھے۔ اسکی ماں نے
بری طرح اسے گھورتے
دانت پیسے۔



"دو دن پہلے ابراہیم کی کال
آئی تھی سب کی خیر
خیریت پوچھ رہے تھے۔۔
اس ناہنجار کے بارے میں
بھی پوچھا۔۔" وہ بنا پلک
جھپکائے ساکت بیٹھی



کلائمیکس کے انتظار میں
تھی۔

"پھر جب میں نے کہا آپ
تو جانتے ہی ہیں گھومنے
پھرنے نکلے ہیں سب انہی
کے ساتھ گھومتی پھر رہی

تھی۔ انہوں نے کہا انہیں
آنٹی مجھے اس بارے میں
کوئی علم ہی نہیں۔۔ عبیر نے
مجھ سے کوئی بات ہی نہیں
کی۔۔ میں اس قدر
حیران۔۔ میں نے کہا بھی کہ
عبیر آپکی اجازت سے ہی تو



گئی ہے۔۔ تو کہنے لگے نہیں
آنٹی آپ کو کوئی غلط فہمی
ہوئی ہے۔۔ میں کبھی اس
طرح آپ سب کے بغیر
جانے کی اجازت نہ
دیتا۔۔ "عبیر کا اس شخص کی

Kitab Chehra Novels



چال پر صدمے سے منہ
کھل گیا۔

"اور صرف ان کے ناراض
ہونے پر مجھے اس کا دماغ
درست کرنے آنا پڑا
ہے۔۔" اس بار اسکی ماں



کے ساتھ خالہ نے بھی
اسے گھورا تھا۔

"تم نے ابراہیم سے اجازت
نہیں لی۔۔ اور اوپر سے
جھوٹ بولا۔۔ میں کہتی ہوں
ذرا شرم نہیں آئی۔۔ خود تو



جھوٹ بولا ہی بولا ساتھ
میں مجھے بھی شرمندہ
کروایا۔۔ "ماں کے جھڑکنے
پر وہ گلے سے مفکر کھینچتی
جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

Kitab Chehra Novels



"کتنے چالباز ہیں وہ۔۔!!
میں نے آپ سے کہہ دیا
تھا میں اس شخص سے
اجازت نہیں لوں گی۔۔
میرے لیے بابا کی اجازت
ہی سب کچھ
ہے۔۔!!" دانت پستے سرخ

آنکھوں سے انہیں دیکھا
تھا۔ یعنی اسے اتنا سنانے کے
بعد اس نے اسکی ماں کو
پیچھے لگا دیا تھا۔

Kitab Chehra Novels
"دیکھیں۔۔ دیکھیں اسے

رنگ۔۔ آپا کیسے گزارا ہوگا



اس کا ان کے ساتھ۔۔ جتنے
سنجیدہ مزاج ہیں وہ اتنی ہی
چرب زبان ہے یہ۔۔!"

"ہاں بس سب کو میری
برائیاں نظر آئیں۔۔ وہ تو
دودھ کے دھلے ہیں۔۔ آپ



کا تو بس نہیں چل رہا
گارڈن میں ان کا ایک مجسمہ
بنا دیں۔۔ "دونوں ہاتھ ہوا
میں اٹھاتی اور جھنجھلائی تھی۔

Kitab Chehra Novels
"ہاں اور تمہیں دیوار میں
چنوا دوں۔۔ یا کم از کم یہ



گزر بھر کی زبان کاٹ
دوں۔۔"

"ہاں کاٹ دیں اسی صورت
بند ہوگی میری زبان۔۔ ایک
تو زبردستی پتہ نہیں کس

ش



بے سرے شخص کے ساتھ
باندھ۔۔"

"عبیر۔۔!!" جگہ سے اٹھتے
زور دار تھپڑ اسکے کندھے پر
Kitab Chehra Novels
مارا تھا۔



"آئندہ ابراہیم کے لیے کوئی
بکواس نہ سنوں تمہارے منہ
سے۔۔ شوہر ہیں تمہارے
سمجھ آرہی ہے۔۔" بیٹی نے
شکوہ کنناں نگاہوں سے
انہیں دیکھتے کندھا سہلایا۔



صائقہ صاحبہ بھی اپنی جگہ
سے اٹھ کھڑی ہوئیں۔

"کیا کر رہی ہو حفصہ۔۔ ایسے

سمجھاتے ہیں چند دن میں

Kitab Chehra Novels
پرانی ہونے والی بچی

کو۔۔" ان کی حمایت پر عبیر

//



انکے گلے سے لگتی رونے
لگی۔ "یہ ہمیشہ اُنہی کی
حمایت لیتیں ہیں آنی۔۔
میری کوئی بات نہیں
سننتیں۔۔۔ یہ میری ماما نہیں
ہیں۔۔" سوں سوں کرتی دل
میں بھری ساری شکایتیں



کرنے لگی۔ وہ بس بیٹی کو
خشمگین نگاہوں سے دیکھ
رہیں تھیں۔

"میرا بچہ تو آپ اجازت
لے لیتیں نا۔ دیکھو تمہاری
ماں کو شرمندہ ہونا



پڑا۔ "صائقہ صاحبہ نے پیار
سے اس کے بالوں میں ہاتھ
پھیرا تھا۔ اب وہ انہیں کیا
بتاتی اسکی ماں کا داماد یہاں
آنے کے اگلے دن ہی اسکی
کلاس لے گیا تھا۔

۔



"میری ان سے بھی بات
نہیں ہوئی تھی۔۔ اب اس
طرح اچانک کال کر کے
اجازت مانگنا بہت ویرڈ لگ
رہا تھا آئی۔۔" ہاتھ کی پشت
سے آنسو رگڑتی معصوم سی
شکل بنا کر بولی تھی۔ صائقہ



صاحبہ نے مسکراتے پیار
سے ٹھوڑی اونچی کی۔

"شرم آرہی تھی میرے
بچے کو۔۔؟" اسکے جبرے
سختی سے بھنچے تھے۔ کیونکہ
اسے شرم نہیں صرف غصہ



آتا تھا اپنے شوہر کی وجہ
سے مگر مجبور تھی یہ بات
انہیں نہیں کہہ سکتی تھی۔
اسکی خاموشی پر وہ ہنس
دیں۔

Kitab Chehra Novels



"بھئی حفصہ اسکی ویڈیشنس
خراب مت کرو۔ اور آئندہ
عبیر ایسا کچھ نہیں کرے
گی۔۔۔ ہے نا بیٹا۔؟" مجبوراً
اسے سر ہلانا پڑا تھا۔

Kitab Chehra Novels

۔



"ارے یار یہ کیسی غیروں
جیسی حرکت ہے۔۔ تم نے
بتایا تک نہیں۔۔" زینب کے
ساتھ لکڑی کے فلور سے
بنے لاؤنج میں آتا اسید فون
پر مخاطب تھا۔ سب وہیں پر
بیٹھے شام کی چائے کے



ساتھ اسنیکیس وغیرہ کھانے
میں مصروف تھے۔ سوائے
عبیر کے جو سرے سے
موجود ہی نہ تھی۔ کیونکہ وہ
اب بھی پڑی سو رہی تھی۔
کل رات ہی وہ لوگ



اسکروو سے اسلام آباد واپس
لوٹے تھے۔

"یار میں بزنس کو لیگز کے
ساتھ کانفرنس اٹینڈ کرنے
آیا تھا۔ اس سے فرصت ہی
میسر نہیں آئی۔" وہ ابھی



کچھ دیر پہلے ہی کانفرنس
اٹینڈ کر کے ہوٹل لوٹا تھا۔
اس نے یہ بات زینب کو
بھی نہیں بتائی تھی کہ وہ
اسلام آباد آرہا ہے۔ کل سے
وہ یہیں تھا۔

"اب تو آگئی نا۔۔ کانفرنس
بھی اٹینڈ کر لی اب یہاں
آجاؤ۔۔ اگر زینی نہ بتاتی تم
تو وہیں کے وہیں نکل
جاتے۔۔" اسید نے ناراضگی
سے شکوہ کیا۔



"اچھا تو یہ خبر زینی نے
تمہیں دی ہے۔۔ پٹے گی
مجھ سے۔۔" ابراہیم کے
خشمگین لہجے پر وہ ہنس پڑا۔
اور میٹھی نگاہوں سے بیوی
کو دیکھا جو اسی کے ساتھ
چپکی کھڑی تھی۔



"اسکے لیے تمہیں یہاں آنا
پڑے گا۔۔ ہوٹل کا ایڈریس
سینڈ کرو میں پک کرنے
آ رہا ہوں۔۔" ہولے سے
زینب کی ناک کھینچتے اسے
کہا۔

Kitab Chehra Novels



"ارے نہیں یار اسکی
ضرورت نہیں۔۔ تم ایڈریس
سینڈ کر دو۔ ابھی کچھ دیر تو
ریسٹ کروں گا۔۔ صبح چھ
بجے سے جاگ رہا ہوں۔۔
ڈنر پر ملتے ہیں۔۔"



"چلو جیسے تمہیں مناسب
لگے۔۔ مگر آجانا وقت
پر۔۔" اسے تلقین کرتا خدا
حافظ کر گیا۔

Kitab Chehra Novels
"کیا کہہ رہے تھے۔۔"



"ناراض ہو رہا تھا کہ تم نے
کیوں بتایا۔۔"

"تو انہوں نے کونسا مجھے
بتایا تھا۔ وہ تو امی سے بات
ہوئی تو پتہ چلا کل سے
یہیں ہیں۔۔"



"اچھا اب غصہ نہیں کرو وہ
ڈنر پر آرہا ہے۔۔" اسے
ساتھ لگائے باقی افراد کی
جانب بڑھ گیا تھا۔ اسید نے
حفصہ صاحبہ کو داماد کے
آنے کی اطلاع کر دی تھی۔
لہذا وہ خانساں کے سر پر



کھڑیں ہر بوٹی پر اپنی نگرانی
میں مصالحو لگوار ہیں تھیں۔
رات کے لیے باربی کیو پارٹی
کا اہتمام کیا گیا تھا۔ کیونکہ
زوہیب اور مائرہ کے چھی
ذات کزنز یہیں رہتے
تھے اور رات کو وہ بھی



آرہے تھے۔ جبکہ اس بات
سے لاعلم عبیر مائرہ اور ماہم
کے ساتھ کمرے میں بند
کوئی ویب سیریز دیکھ رہی
تھی۔ شام کے سات بج
رہے تھے۔ جب حفصہ صاحبہ
نے اسے ڈھنگ سے تیار



ہونے کو کہا تھا۔ کیونکہ ماہرہ
اور ماہم کزنز کی آمد کے
سبب پہلے ہی اٹھ چکیں
تھیں۔ ڈارک بلو ہائی نیک
اور آرام دہ ہم رنگ اوئی
پاجامہ میں ملبوس شال اپنے
گرد لپیٹی۔ بالوں کو پونی ٹیل



میں جکڑی ہوئی تھی۔ لبوں
پر ہلکے سے گلوں کے علاوہ
چہرہ کسی بھی میک اپ سے
پاک تھا۔ بلکہ اس نے ہاتھ
پاؤں اور چہرے پر خوب
لوشن لگایا تھا۔ کیونکہ

سردیوں میں کسی بھی چیز کو



چھونے میں جو اریٹیشن
اسے محسوس ہوتی تھی۔ اس
سے سخت نفرت تھی اسے۔
ٹھنڈ اتنی تھی کہ اسکی ناک
اور رخسار پر قدرتی بشن آن
لگا تھا۔ نیچے آئی تو مارہ کی
پھپی آچکیں تھیں۔ کیونکہ



اس وقت سٹنگ ایریا سے
عورتوں کی باتوں آوازیں
آ رہی تھیں۔ وہ سیدھی خارجی
دروازے کی سمت بڑھ گئی۔
نہیں تو یہ عورتیں اسے
اپنے نرغے میں قید
کر لیتیں۔ باہر آئی تو منظر ہی



الگ تھا۔ زوہیب اور اسکے
کرنز نے بون فائر کیے
بڑے بڑے اسپیکر لگائے
پورا سین بنایا ہوا تھا۔ وہ
لبوں پر مسکراہٹ لیے جلتی
لکڑیوں کے گرد بیٹھے افراد
کی سمت بڑھ گئی۔ مگر



نزدیک آکر دیکھا تو منظر ہی
الگ تھا۔ زوہیب کے
کزنز آپس میں گتھم گتھا
خسیب کی درگت بنا رہے
تھے۔ مگر حیران وہ زوہیب
کو دیکھ کر ہوئی جو اطمینان
سے بیٹھا ہاتھ سینک رہا تھا۔



"کیا کر رہے ہو بچاؤ اسے
جا کر۔۔"

"کیوں بچاؤں۔۔ صحیح پٹ رہا
ہے۔۔"

Kitab Chehra Novels



"کیا بکواس کر رہے ہو۔۔ جاؤ
روکو ان لوگوں کو۔۔" اسکی
بے حسی پر عبیر نے گھور کر
دیکھا تھا۔

Kitab Chehra Novels
"کیوں روکو ایویں۔۔؟
کمیٹہ ہمیں بتائے بغیر الٹی



سیدھی تصویریں بھیج کر
انسٹا پر پوسٹ کر رہا تھا۔ وہ
بھی بیہودہ فلٹر لگا کر۔۔ اب
سب اسی کے موبائل سے
لائو جا کر اسکے سرکل کو
اسکی لائو درگت دکھا رہے
ہیں۔۔ "وہ حیرت میں مبتلا



ہوتی موبائل پر اپنی
انسٹاگرام آن کر گئی جہاں
نجیب لائیو پٹ رہا تھا۔ اور
اسکے دوست کو مینٹس میں
مزے لے کر جارہے تھے۔
جب اس نے اپنے بھائی کا
بھی کو مینٹ دیکھا تھا۔



اشابا۔۔ شابا۔۔ دو میری
طرف سے۔۔ جبکہ اسے وہ
لان میں نظر نہیں آیا تھا۔
یعنی اندر بیٹھا یہ سرکس
انجوائے کر رہا تھا۔ مگر ماہم
اور مائرہ اسے آنکھوں سے
دیکھنے کے لیے باہر آچکیں



تھیں۔ مگر اب کسی اور کزن
کی حالت خراب کی جا رہی
تھی۔ جس میں زوہیب بھی
شامل ہو چکا تھا۔

KitabChehra Novels
"ان جانوروں سے ملنے

جبھی نہیں آتے ہم۔۔" اس



کے برابر میں بیٹھتی مائرہ اکتا
کر بولی تھی۔ اور گھور کر
زوہیب کو دیکھا تھا۔ جو سب
سے نظر بچا کر اسے آنکھ
مارتا واپس ان کی جانب
متوجہ ہو گیا تھا۔ اور اب
اپنے موبائل سے لائیو جاتا



اپنے کزنز کو بھیڑ بکریوں کی
طرح انٹروڈیوس کروا رہا تھا۔

"اور عبیر۔۔ کیا حال ہیں۔۔"

سنا ہے میاں والی
Kitab Chehra Novels
ہو گئیں۔۔؟ "تھک ہار کر
واپس اپنی جگہوں پر ٹکتے



زوہیب کے کزن نے اسے
مخاطب کیا تھا۔ عبیر نے جبراً
مسکراتے ایک خونخوار نگاہ
زوہیب پر ڈالی تھی۔

Kitab Chehra Novels
"افواہ ہے۔۔"



"یعنی میرا چانس ہے
ابھی۔۔" اسکی تردید پر وہ
چہکا تھا۔ زوہیب اپنا قہقہہ ضبط
نہ کر سکا۔ "رہنے دے بھائی
اسکا میاں تھوڑا الگ مزاج
کا ہے اسے پتا چل گیا نا کہ



تو اس سے فلرٹ کر رہا
ہے۔۔ الٹا لٹکا دے گا۔۔"

"بھئی وہ خود انکار کر رہی

ہے۔۔ اور اسکا شوہر کونسا

یہیں پہنچ جائے گا کہ میں

اسکی منکوحہ پر لائن مار رہا



ہوں۔۔"قریب آتا خسیب
اپنا قہقہہ ضبط نہ کر سکا۔"بیٹا
سمیر بھائی ان تک یقیناً آپکا
جملہ پہنچ چکا ہے۔۔ایک بار
مین گیٹ کی طرف دیکھ
لو۔۔"خسیب کی بات پر
چونکتے اس سمیت سب ہی



نے مین گیٹ کی جانب
دیکھا۔ جہاں سے اسید کے
ساتھ بلیک جرسی پر ڈارک
براؤن جیکٹ اور بلیک جینز
میں ملبوس وہ لمبا چوڑا وجیہہ
شخص انہی کی سمت آرہا تھا۔
چہرے پر ہمیشہ کی طرح



بڑھی ہوئی شیو تھی۔ بال
جیل کی مدد سے خوبصورتی
سے پیچھے کی جانب سیٹ
تھے۔ یہ شخص کبھی پرفیکٹ
سے کم بھی لگا تھا۔؟

Kitab Chehra Novels



"اے یار یہ تو ڈارک مافیا
مین کی وائبر دے رہا ہے۔۔
عبیر تو بہن ہے آج سے
میری بلکہ باجی۔۔" سمیر نے
گڑبڑاتے فوراً اسٹیٹمنٹ
بدل دی تھی۔ عبیر جو اس
شخص کی یہاں آمد پر بے



یقین بیٹھی تھی سمیر کی
بکواس پر نخل سے ہوتی پاس
پڑی پانی کی بوتل اسے مار
گئی۔

Kitab Chehra Novels

"چھوٹی بہن کہو۔۔" سب ہی
اپنی اپنی جگہ سے اٹھتے



ابراہیم کی سمت ہائی ہیلو
کرنے پہنچ گئے تھے۔ اسید
اسے ان سے ذرا فاصلے پر
لگیں کین کی چیرز پر
لے کر بیٹھ گیا تھا۔ مگر وہ
اپنی جگہ سے ایک انچ بھی
نہ ہلی تھی۔



"تمہیں کیوں سکتہ طاری

ہو گیا ہے۔۔؟" مائرہ نے

اسے مسلسل آگ کو

گھورتے دیکھ اپنی سمت

متوجہ کیا۔

Kitab Chehra Novels



"یہ یہاں کیا کر رہے
ہیں۔۔؟" اس شخص کی
اچانک آمد اسکی سمجھ سے
باہر تھی۔

Kitab Chehra Novels
"تمہیں نہیں پتا تھوڑی دیر
پہلے ہی تو آنی نے پھپھو کو



بتایا تھا کہ ابراہیم بھائی
آفس کے کچھ ممبرز کے
ساتھ کل سے ایک کانفرنس
اٹینڈ کرنے یہاں آئے
ہوئے تھے۔۔ بس پھر اسید
بھائی نے بھی زبردستی انہیں
یہاں بلا لیا۔۔"



"زبردستی کیوں بلایا جب
کل سے یہاں ہونے کے
باوجود ان کا ملنے کا موڈ
نہیں تھا تو انہیں بھی
زبردستی نہیں کرنی چاہیے
تھی۔۔" چہرے پر چھائی تمام
خوشگواریت سامنے جلتی آگ



میں ہی بھلس گئی تھی۔ اب
کچھ تھا تو صرف تلخی۔ مارہ
نے بغور اس کے یکدم بدلتے
تاثرات دیکھے تھے۔

Kitab Chehra Novels
"کیا بات ہے عبیر۔۔ کئی
دن سے نوٹس کر رہی



ہوں۔۔ کیا خوش نہیں ہو
اس نکاح سے۔۔؟ "مارہ کی
کھوجتی آنکھوں سے نظریں
ہٹاتی واپس سامنے لگی آگ
پر جما گئی۔ ایک ایسی آگ
اسکے دل میں بھی جل رہی
تھی۔



"خوش۔۔؟ کس بات پر
خوش ہوں۔۔؟ کوئی ایک
وجہ بتا دو بس۔۔؟ یہ سامنے
بیٹھا شخص جتنا سب کے لیے
نرم ہے۔۔ میرے لیے اتنا
ہی کٹھور ہے۔۔" نگاہ
بے اختیار ہی اسید زینب اور



باقی سب کزنز سے خوش
مزاجی سے گفتگو کرتے
ابراہیم پر اٹھی تھی۔ مگر
اگلے پل پھیر گئی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"ایسا نہیں ہے عابی۔۔۔ تم
غلط سمجھ رہی ہو۔۔۔" ماثرہ



باقی سب کزنز سے خوش
مزا جی سے گفتگو کرتے
ابراہیم پر اٹھی تھی۔ مگر
اگلے پل پھیر گئی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"ایسا نہیں ہے عابی۔۔ تم
غلط سمجھ رہی ہو۔۔" ماثرہ



نے اسکا سرد ہاتھ اپنے
ہاتھوں میں لے لیا۔ "یہاں
وہ تمہارے لیے ہی تو بیٹھے
ہیں۔۔ اگر سب کو عزت
دیتے ہیں تو تمہارے رشتے
Kitab Chenra Novels
سے ہی تو دیتے ہیں۔۔"



"تم بھابھی کا رشتہ کیوں
بھول رہی ہو۔۔؟ اگر انہیں
کسی بات کا لحاظ ہے تو
صرف اپنی بہن کی سسرال
کا اسکے علاوہ کچھ بھی
نہیں۔۔" سر جھٹکتی شال کو
مضبوطی سے تھام کر اپنی



جگہ سے اٹھتی گھر کے اندر
کی سمت بڑھ گئی۔

Kitab Chehra Novels وہ ان لوگوں کے

شور شرابے سے تھوڑا فاصلے



پر بیٹھا تھا۔ اسید کچھ دیر پہلے
ہی اسکے پاس سے اٹھ کر
گیا تھا۔ کافی دیر سے بیٹھیں
خواتین بھی کھانے کے
سلسلے میں اٹھ چکیں تھیں۔
اسکی نگاہوں کے سامنے ہر
چہرہ آگیا تھا۔ سوائے اسکے جو



اسکے آتے ہی یہاں سے
اٹھ کر چلی گئی تھی۔ گھر
میں انٹر ہوتے وقت اس
نے اس لڑکی کے چہرے پر
چھائی بہار بخوبی دیکھی تھی۔
مگر اس پر نگاہ پڑتے ہی
اسکے موڈ میں جیسے بدلاؤ آیا



تھا اس نے وہ بھی بخوبی
دیکھا تھا۔ یعنی اس لڑکی کو
صرف اسی سے مسئلہ تھا جو
کہ اس کا شوہر تھا۔ اسکا
سب کچھ تھا۔ وہ اس کے علاوہ
Kitab Chehra Novels
ہر ایک کے ساتھ خوشگوار
وقت گزار سکتی تھی۔ مگر



اس سے آکر ایک سلام
نہیں کر سکتی تھی۔ دائیں ہاتھ
کی مٹھی بھینچتے اندر ابھرتا
غصہ ضبط کرنا چاہا تھا۔ یہی
وجہ تھی جو وہ یہاں نہیں
آنا چاہ رہا تھا۔ ابھی شدت
سے دل چاہ رہا تھا۔ دو تھپڑ



لگا کر اس ضدی لڑکی کے
ہوش ٹھکانے لگا دے کہ وہ
کسے اگنور کر رہی تھی۔

جب اسکی نگاہ اپنی خالہ کے
ساتھ باہر آتی اسی لڑکی پر
جا ٹھہری اپنی گھنی پلکیں



جھکائے سپاٹ چہرے کے
ساتھ خالہ کی بات سنتی
سیڑھیاں اتر رہی تھی۔
رخسار اور چھوٹی سے ستواں
ناک ٹھنڈ کے سبب سرخ
ہو رہی تھی۔ گھنے سلکی بالوں
کی پونی ٹیل اسکی حرکت پر



ساتھ ساتھ حرکت کر رہی
تھی۔ شال کو ٹھنڈ کے سبب
سختی سے اپنے گرد لپیٹا ہوا
تھا۔ حالانکہ ہائی نیک پہنی
تھی وہ۔ اس نے نگاہ کا
زاویہ بدل دیا تھا۔ یکدم ہی
اسے اپنے اندر بے چینی

Kitab Chehra Novels



کروٹیں بدلتی محسوس ہوئیں
تھیں۔ اور سگریٹ کی شدت
سے طلب ہوئی۔ دراصل
مسئلہ اسی لڑکی میں تھا۔ یہی
وجہ تھی کہ وہ کام پر فوکس
کرنے کے لیے اسکے سائے
سے بھی دور رہنا چاہتا تھا۔

ورنہ کریئر کی پیک پر یہ
لڑکی اسے ہر چیز سے
فراموش کر کے اپنے میں لگا
سکتی تھی۔ اور جہاں تک اس
نے آبرو کیا تھا۔ وہ تھی
بھی ضدی اور اپنا تسلط قائم
کرنے والی۔



’ہونہ۔۔۔ تم کیا سمجھ رہی ہو
اس طرح مجھے نظر انداز
کر کے۔۔۔ اپنے حسن کا جال
بچھا کر اپنے قدموں میں
لے آؤ گی۔۔۔ امپوسٹبل۔۔۔!
عبیر جہانگیر تمہیں معلوم ہی



نہیں تمہارے سامنے کون
کھڑا ہے۔۔'

"کن سوچوں میں گم
ہیں۔۔" برابر والی چیئر پر
آکر بیٹھتی زینب نے اسے
مخاطب کیا تھا۔ وہ چونکتا اسکی



سمت متوجہ ہوا۔ اسے احساس
ہی نہ ہو سکا تھا وہ بیٹھے
بیٹھے زون آؤٹ کر گیا تھا۔
اور وجہ ہمیشہ کی طرح
صرف ایک تھی۔!

Kitab Chehra Novels



"سوچ رہا ہوں کیسے تمہارا
دماغ سیٹ کروں اپنے
سسرالیوں کو میرے یہاں
موجود ہونے کا بتانے
پر۔۔" اسکے چڑچڑے انداز پر
زینب ہنستی اسے گھورنے
لگی۔



"ایک تو آپکو منکوحہ سے
ملنے کا موقع دے دیا۔۔
بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں
ہے۔۔" ابراہیم نے ایک
بیزار نگاہ بہن پر ڈالی۔ "تم
سے کس نے کہا مجھے اس



سے ملنے کے لیے کسی
موقعے کی تلاش ہے۔۔؟"

"کیا مطلب۔۔ یعنی آپ کو اس

سے ملنے میں کوئی انٹریسٹ

نہیں۔۔؟" بہن نے خستہ

نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔



جس پر وہ ریلیکس ہو کر بیٹھ
گیا۔ "ٹھیک ہے پھر۔۔ اچھا
ہوا بتا دیا آپ نے ورنہ میں
نے آپ دونوں کو سپریشلی
ملوانے کا پروگرام بنا رکھا
تھا۔۔ اب نہیں۔۔"

Kitab Chehra Novels



"وہ مجھے یہاں سلام کرنے
نہیں آئی۔۔ تمہیں لگتا ہے
مجھ سے اکیلے ملنے پر آمادہ
ہو جائے گی۔۔؟" اسکا طنزیہ
لہجہ سلگتا ہوا بھی تھا۔ زینب
اپنی کھلکھلاہٹ ضبط نہ
کر سکی۔



"اوہو۔۔ اب سمجھ آئی تو اس

بات کی شکایت

ہے۔۔" ابراہیم نے ناگواری

سے اسے دیکھا تھا۔ جو اسکی

ٹانگ کھینچتی مسلسل

Kitab Chehra Novels

مسکرا رہی تھی۔



جاری ہے

Kitab Chehra Novels



تیری رہگزر

قسط 14 کھانا سب نے
Kitab Chehra Novels

ساتھ ہی کھایا تھا۔ حسبِ
معمول اسکی ماں سمیت



خالائیں اپنے اکلوتے داماد کی
آؤ بھگت میں لگی رہیں
تھیں۔ جن میں ایک اضافہ
مارہ کی پھوپھی کا بھی ہو گیا
تھا۔ جنہیں حفصہ بیگم کا داماد
بڑا پسند آیا تھا اور خاصی

..



مرعوب بھی ہوئیں تھیں۔
جس سے اسکی ماں کے
کندھے اسکے سامنے کچھ اور
چوڑے ہو گئے تھے۔ انہوں
نے اسی پل جاتی نگاہوں
سے اسے دیکھایا تھا کہ دیکھ



لو سب کو کتنا رشک ہے
انکی پسند پر۔ عبیر کچھ اور
کڑھ گئی تھی۔ اسے سمجھ
نہیں آتا تھا آخر لوگ اس
قدر امپریس کیوں ہوتے
تھے اس شخص سے۔۔؟ اسکا



بھائی بھی تو بزنس رن کر رہا
تھا۔ چاہے بابا کی ساری لگائی
ہوئی فصل تھی مگر آگے تو
وہی بڑھا رہا تھا نا۔ دنیا کا ہر
جا ب کرنے والا لڑکا محنت
کر رہا تھا۔ پھر اس شخص کو



اتنی لائٹ کیوں دی
جاتی تھی۔ مگر اپنے ہنسی کھلی
کرتے کزنز پر نظر پڑتے ہی
اسے اپنے سوالوں کا خود ہی
جواب مل جاتا۔

Kitab Chehra Novels



حفصہ صاحبہ نے اسے ڈنر پر
ابراہیم کے ساتھ بیٹھنے
کے لیے فورس نہیں کیا تھا۔
کیونکہ کافی دن سے یہ
شخص متنازع بنا ہوا تھا۔ اب

..



وہ نہیں چاہتیں تھیں۔ یہ
سب کے سامنے کوئی
بیوقوفی کر دیتی۔ کچن میں آئی
تو زینب سب کے لیے کوئی
بنا رہی تھی۔

Kitab Chehra Novels

"تم بھی پیو گی نا۔؟"



"جی سر پھٹ رہا
ہے۔۔" لٹیں پیچھے کرتے اپنا
ماتھا سہلایا۔

"ظاہر ہے یہ تو ہوگا۔۔ تم
نے کھانا بھی ڈھنگ سے



نہیں کھایا میں دیکھ رہی
تھی۔۔"

"بس دل نہیں چاہ رہا
تھا۔۔" بے دلی سے کہتے اپنا

Kitab Chehra Novels

مگ اٹھالیا۔ زینب نے سب

کے مگ ایک ٹرے میں



رکھ دیے تھے سوائے ایک
کے جو اب چھوٹی ٹرے
میں رکھ رہی تھی۔

"عبیر۔۔ سب کی کوئی لے

Kitab Chehra Novels

کر میں باہر جا رہی ہوں۔۔

بھاجن اسٹڈی میں فون پر



بات کر رہے ہیں یہ انہیں
دے دینا۔ "اسکا مگ لبوں
تک لے جاتا ہاتھ بیچ میں
ہی ٹھہر گیا۔

Kitab Chehra Novels
"بھابھی مگر۔۔"



"یار میں دے دیتی۔۔ مگر
سب کو دے کر آنے میں
ٹھنڈی ہو جائے گی ان کی
کافی۔۔ اور بھاجن کو ٹھنڈی
کافی بالکل نہیں
پسند۔۔" بیچارگی سے کہتی



ٹرے اٹھاتی اسٹڈی کی سمت
بڑھ گئی۔ مگر دروازے کے
قریب پہنچتے ہی اسکے دل
کی کیفیت یکدم ہی بدلی
تھی۔ نجانے کیوں کال پر
آخری بار اتنا لڑنے کے بعد



اسکا سامنا کرنے کی اب
ہمت نہیں ہو رہی تھی۔ نچلا
لب دانتوں تلے دباتے ایک
نظر بھانپ اڑاتے مگ کو
دیکھا اور جلدی سے
Kitab Chehra Novels
دروازے پر دستک دیتے



اجازت ملے بغیر کمرے میں
داخل ہو گئی۔

"تم تو کہہ رہیں تھیں کل
کی سیٹ کنفرم _____" اس کے

Kitab Chehra Novels

باقی الفاظ منہ میں ہی رہ
گئے تھے اور پلٹ کر دیکھا



جہاں سے دستک کے فوراً
بعد کمرے میں وہ گھسی چلی
آئی تھی۔

"کوفی۔۔!" "ونڈو کے پاس
کھڑے شخص کے منہ سے
ادا ہونے والا ادھورا جملہ وہ



سن چکی۔ یقیناً اس وقت وہ
اپنی کسی فی میل کو ورکر
سے بات کر رہا تھا۔ اس نے
لب بھینچتے قدم کمرے
کے بیچو بیچ رکھی گول ٹیبل
کی سمت بڑھا دیے۔

"تم ایسا کرو کنفرم کر کے
مجھے انفارم کرو۔۔ کل کی ہی
صبح کی فلائٹ دیکھ لو۔۔
ہمم۔۔۔ اوکے آئی ول کال
یو بیک۔۔" اسے واپس
Kitab Chehra Novels
دروازے کی سمت بڑھتا



دیکھ ابراہیم نے بات مختصر
کرتے کال کٹ کر دی۔

"رکو۔!" دروازے کا
ہینڈل تھامی عبیر اسکی آواز
پر ٹھہری تھی اور گردن

موڑتے استفہامیہ نگاہوں



سے اسکی جانب دیکھا۔ اس
وقت جیکٹ اسکے چوڑے
شانوں پر موجود نہیں تھی۔
موبائل بند کرتا جینز پاکٹ
میں رکھ گیا۔

Kitab Chehra Novels



"یہاں آؤ۔!" کمانڈ بھرے
لہجے میں کہتا عبیر کی تیوری
پر بل پڑوا گیا۔

"ایکسیوز می۔۔؟"

Kitab Chehra Novels



"آئی سیڈ۔۔ کم ہمیر۔۔" ایک
بار پھر وہیں کھڑے حکم
صادر کیا تھا۔ عبیر نے لب
بھینچتے اسکی سنجیدہ نگاہوں
میں دیکھا اور قدم بڑھاتی
ٹیبیل کے پاس آرکی۔



"ٹیل کے پاس رکنے کو تو
نہیں کہا۔۔" اب کی بار
اسکے ماتھے کی سلوٹوں میں
اضافہ ہوا تھا۔

Kitab Chehra Novels
"آپ کو جو بھی کہنا ہے
یہاں سے بھی کہہ سکتے



ہیں۔۔ آئی ایم نوٹ ڈم۔۔"

"ایس یو آر۔۔ بیکوز یو ڈونٹ

لسن ٹو می۔۔" اس کے سرد

انداز پر عبیر نے ٹھٹھک کر

اسکی جانب دیکھا۔ نجانے

کیوں اسکی آنکھوں میں



عجیب سی جلن ہونے لگی
تھی۔

"اوہ۔۔ اینڈ۔۔؟" سینے پر ہاتھ
لیپٹی اسکی آنکھوں میں
آنکھیں ڈال گئی۔



"آئی سیڈ کم ہمیرِ عبیر۔۔"

"نو جسٹ بک مینیو یور

لیکچر۔۔ واٹ ور یو

سینگ۔۔!"

Kitab Chehra Novels



"ڈونٹ ٹیسٹ مائے
پیشنس۔۔" اسکی سمت قدم
بڑھاتا وہ سنگین لہجے میں
بولا تھا۔ مگر وہ اب بھی اپنی
جگہ جمی کھڑی تھی۔

Kitab Chehra Novels



"اینڈ یو آر بک ٹینیو سلی
ٹیسٹنگ مائین۔۔ ڈو یو نو
ویٹ۔۔؟"

"ہا۔۔!! مسلسل چائیلڈش
حرکتیں تم کر رہی ہو۔۔ اور
میں تمہارے پیشنس ٹیسٹ



کر رہا ہوں۔۔!! کین یو
ایکسپلین۔۔" اسے بالکل
نزدیک آتا دیکھ مجبوراً اسے
اپنا گراؤنڈ چھوڑنا پڑا تھا اور
دوبارہ اس سے فاصلے پر
ہو گئی۔

Kitab Chehra Novels



"جب بات آپ کے اور
میرے بیچ تھی۔۔ آپ نے
ماما کو کیوں بتائی۔۔؟" اس کے
غصیلے شکایتی انداز پر ابراہیم
کی آنکھوں میں حیرت و طرز
ایک ساتھ ابھرا تھا۔



"ہم دونوں کے بیچ۔۔! کیا
تھا ہم دونوں کے بیچ۔۔؟
ایک بار پھر ریپیٹ کرو
گی۔۔! مجھے تو ایسا کچھ نہیں
یاد کہ ہمارے بیچ کچھ تھا۔
ہاں ایک چیز ہے ہمارے



درمیان۔۔"اپنے بڑھنے پر
اسے بالکل دروازے کے
قریب بڑھتا دیکھ لمبے لمبے
ڈگ بھرتا بازو سے تھام
گیا۔ عبیر نے سہم کر اسکی
ہلکی ہلکی گلابی ہوتی آنکھوں



میں دیکھا تھا۔ شال پھسل کر
اسکے کندھوں سے گرتی
دائیں ہاتھ کی کلائی پر
آگئی۔ "وہ نوٹ جو تم
ریسٹورینٹ میں میرے لیے
چھوڑ کر آئیں تھیں۔۔" اپنے



انتہائی نزدیک سے ابھرتی
اسکی سرسراتی گھمبیر آواز پر
عبیر کو اپنا آپ ہوا میں
معلق محسوس ہوا۔ اگر

ابراہیم اسے تھاما ہوا نہ ہوتا
وہ یقیناً گر جاتی۔

"کک۔۔ کونسا نوٹ۔۔" اسکی

گرفت سے بازو نکالنا چاہا۔

ایک تو اسکی قربت اور

دوسرا وہ شرمندہ ہونے کے

بجائے الٹا اسے ڈرا رہا تھا۔

Kitab Chehra Novels



ابراہیم نے ہلکا سا جھٹکا دیتے
اسے مزید نزدیک کیا تھا۔

عبیر نے اسکی حرکت پر
دنگ نگاہوں سے اسے
دیکھا۔ جبکہ ابراہیم جنید پر
اسکا سحر اثر کر رہا تھا۔ اس کے



سرخ رخسار پھیلی آنکھیں
اور شاک سے کھلے سرخ
لب جن پر شاید کوئی شیڈ
تھا جو کھانے کے سبب

مدھم پڑ چکا تھا۔ وہ مدہوش
نہ ہوتا تو اور کیا ہوتا وہ

Kitab Chehra Novels



چلتی پھرتی قیامت تھی جو
اس پر ٹوٹ رہی تھی۔

"یہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔ چھ۔۔۔"

چھوڑیں مجھے۔۔۔!" اسکا

مضبوط حصار اپنی کمر کے



گرد بندھتے دیکھ وہ تڑپ
اٹھی۔

"وہی نوٹ جس میں تم
نے حدود کی بات کی
تھی۔۔" فاصلے سمیٹتا اسکے

چہرے پر جھکا تھا عبیر نے



فوراً رخ موڑ لیا۔ اس کا پورا
وجود شرم و غصے سے جل
رہا تھا۔ جبکہ اس قدر ٹھنڈ
میں اسکی خوبصورت جبیں پر
پسینہ پھوٹ پڑا تھا۔ ابراہیم
نے ہاتھ سے اس کے

Kitab Chehra Novels



چہرے کا رخ دوبارہ اپنی
سمت کیا۔ "کیا ہوا میں بتا رہا
ہوں نا میری حدود کہاں
تک ہیں۔۔ تمہارے پاس
آنے کے بعد تو حد کی بات
ہی ختم ہو جاتی ہے۔۔" اپنے



رخسار پر اسکا لمس اور سلگتا
لہجہ اسے جلتی بھٹی میں
دھکیل گیا۔۔

"میں کہہ رہی ہوں۔۔

چھوڑیں اسکی چیخت

آواز پر ابراہیم نے غصیلی



نگاہوں سے اسے دیکھا تھا
اور سختی سے اپنا مضبوط ہاتھ
اسکے لبوں پر جما دیا۔ عبیر کو
لگا یہ کوئی بھیانک خواب
ہو۔ وہ پھٹی پھٹی ہراساں

Kitab Chehra Novels



نگاہوں سے اسکی جلتی
آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

"تمہیں تماشا بنوانے کا شوق

ہوگا مجھے نہیں۔۔ میں اپنی
ذات کے حوالے سے کوئی

غلط بات برداشت نہیں



کر سکتا۔۔ سمجھ آرہی ہے میں
کیا کہہ رہا ہوں۔۔!! آئندہ
بکواس کرنے سے پہلے سو
بار سوچنا یا مجھ سے تصدیق
کرنے آجانا۔۔" جھٹکے سے
اسے حصار سے نکالتا چھوڑا



تھا۔ وہ لڑکھڑاتی دور ہوئی
تھی۔ ابراہیم انتہائی غصیلی
نگاہوں سے اسے دیکھ رہا
تھا۔ اس نے لرزتے دل
کے ساتھ ایک قدم مزید
پچھے لیا تھا مگر شال کے

۱



پاؤں میں الجھنے سے اسکا پیر
رپٹا تھا۔ اور وہ گھٹی گھٹی چیخ
کے ساتھ کمر کے بل زمیں
بوس ہو گئی۔ یہ سب اتنا آناً
فاناً ہوا تھا کہ اسے ہی دیکھتا
ابراہیم گرنے سے بچا بھی



نہ سکا تھا۔ مگر فوراً اس کے
پاس لپکا۔

"ہے۔۔ آر یو

اوکے۔۔؟" اپنی بے ساختہ
امڈتی مسکراہٹ روکتے جھک
کر اسے اٹھانا چاہا مگر عبیر



نے اسکا ہاتھ جھٹکتے نم
نگاہوں سے اسے دیکھا تو
اسکے چہرے پر خود بخود
سنجیدگی چھا گئی۔

Kitab Chehra Novels

"ڈونٹ یو ڈیر ٹیچ می۔" غم
مگر درشت لہجے میں کہتی



پیچھے کھسک گئی۔ کہنی سے
ورد کی شدت لہرا اٹھی
تھی۔ کیونکہ وہی فرش سے
ٹکرائی تھی۔ ابراہیم نے لب
بھینچتے اسکے احتجاج کی پرواہ

Kitab Chehra Novels



کیے بغیر کہنی تھام کر جائزہ
لیا تھا۔

"چھوڑیں۔۔ اب کیا چاہتے

ہیں ٹوٹ جائے میرا

ہاتھ۔۔؟" اس کے بد تمیز لہجے

پر ابراہیم نے ایک تنبیہی



نگاہ اس پر ڈالی تھی۔ مگر وہ
نظریں پھیر گئی۔ آنسو ٹوٹ
کر رخسار پر گرے تھے۔
سمجھ نہیں آرہا تھا اس چوٹ
پر رونا آرہا تھا یا اس شخص
کے سابقہ رویے پر مگر جو



بھی تھا وہ پھوٹ پھوٹ کر
رونا چاہتی تھی۔

"زیادہ نہیں لگی۔۔ ٹیمپری
ہے یہ پین صحیح ہو جائے گا
تھوڑی دیر میں۔۔" عبیر نے



جھٹکے سے اپنی کلائی اسکی
گرفت سے نکالی تھی۔

"میں نے آپ کو اپنا درد
دکھایا بھی نہیں۔۔ اس لیے
اپنے مشورے اپنے پاس
رکھیں۔۔" اسکی آنکھوں میں



آنکھیں ڈال کر کہتی شال
فرش سے اٹھاتی اٹھ رہی
تھی کہ وہ شال تھامتا روک
گیا۔

Kitab Chehra Novels

"مجھ سے اس طرح بات
نہیں کرو گی تم۔۔ میں پہلے



بھی وارن کر چکا
ہوں۔۔ "کھڑا ہوتا اسکی
چوٹ والی کلائی نرمی سے
تھام گیا۔ مگر عبیر اس وقت
بلکل نارمل اسٹیٹ میں نہ
تھی۔



"میں اسی طرح بات کروں
گی آپ سے جو کر سکتے ہیں
کر لیں۔۔"

"تم جانتی نہیں میں۔۔ کیا۔۔"

Kitab Chehra Novels
کیا۔۔ کر سکتا۔۔ ہوں۔۔"



"دھکا تو دے چکے۔۔ اب
ماریں گے ہاں۔۔؟" اسے
غصہ کسی اور بات کا تھا
نکال کہیں اور رہی تھی۔
جبکہ اسکی بکواس پر ابراہیم کا
دماغ گھوم گیا۔ یہ چھٹانگ

مت کرو۔۔ "ضبط سے سرخ
ہوتی آنکھیں لیے سرد لہجے
بولتا عبیر جہانگیر کو کانٹوں
پر پھینک گیا۔ وہ نم بے
یقین نگاہوں سے اسکی جلتی
آنکھوں میں دیکھتی رہی۔



اسے اب تک یقین نہیں آیا
تھا اس نے کیا کہا تھا ابھی
ابھی۔

"آپ کے کہنے کا مطلب
Kitab Chehra Novels
ہے آپ کو پچھتاوا ہے اس
نکاح پر۔۔ رائیٹ۔۔؟" کہنی



اسے اب تک یقین نہیں آیا
تھا اس نے کیا کہا تھا ابھی
ابھی۔

"آپ کے کہنے کا مطلب
Kitab Chehra Novels
ہے آپ کو پچھتاوا ہے اس
نکاح پر۔۔ رائیٹ۔۔؟" کہنی

فوراً اسکی گرفت سے نکالتی
دور ہوئی۔

"آئی ایم سینگ۔۔ ڈونٹ
میک می فیل لائنک
Kitab Chehra Novels
ویٹ۔۔"



"نو۔۔! مجھے معلوم ہے۔۔
یہ اگر ابھی کھل کر محسوس
نہیں ہوا تو۔۔ اگلے چند ماہ یا
چند سال میں محسوس ہو ہی
جائے گا۔۔ اس سے بہتر
ہے۔۔ میں آپ کو اس

Kitab Chehra Novels



ریگریٹ سے ابھی نکال
دوں۔۔ "ناخن سے آنکھ کا
کنارہ صاف کرتی لہجے کو
بمشکل لرزے سے روک
سکی تھی۔ ابراہیم کی رنگت

Kitab Chehra Novels



خطرناک حد تک سرخ
ہونے لگی۔

"کیا مطلب۔۔؟" ماتھے پر
شکنوں کا جال لیے اسکی نم
آنکھوں میں دیکھا تھا۔ بات
کہاں سے کہاں نکل چکی
یہ



تھی یہ تو وہم و گمان میں
بھی نہ تھا۔ مگر عبیر کے منہ
سے نکلنے والے اگلے جملے
اس سے زیادہ خطرناک تھے
جو اسکا دماغ بھک سے اڑا
گئے تھے۔

"ابھی وقت ہے ہمارے
پاس۔۔ ایک ناکام ریگریٹس
سے بھرا رشتہ قائم ہونے
سے پہلے ہی ہم اسے ختم
کر۔۔"

Kitab Chehra Novels



"جسٹ شٹ یور ڈ
یم ماؤتھ" لمبے لمبے
ڈگ بھرتا اس تک پہنچا تھا
اور دیوار سے لگتا زوردار
مکا دیوار پر رسید کر گیا۔
اسکی جنونی غیض و غضب



بھری کیفیت دیکھ عبیر کا
خون خوف سے سلب ہو چکا
تھا۔ خوف کے سبب حلق
سے ایک چیخ بھی برآمد نہ
ہو سکی تھی۔

Kitab Chehra Novels



"یہ بکواس آج تم نے پہلی

اور آخری بار کی ہے

عبیر۔۔!! یاد رکھنا آخری

بار۔۔!! آئندہ یہ لفظ

تمہارے منہ پر بھی آیا تو

تم سوچ بھی نہیں سکتیں

Kitab Chehra Novels



میں کیا کروں گا۔" وہ اس
قدر شدید اشتعال میں تھا
اگر عبیر لبوں سے ایک لفظ
بھی نکال دیتی۔ شاید وہ دو
تین تھپڑ تو ضرور
کھائی۔ "یہ کوئی کھیل نہیں



رشتہ ہے۔۔ صرف ہمارے
ہی نہیں بلکہ دو فیملیز کے
درمیان۔۔ مگر جیسی تمہاری
خود سری ہے۔۔ میں مزید
کوئی رسک نہیں لے
سکتا۔۔ "اسکی ساکت آنکھوں



میں اسکے آخری لفظ پر
خوف کے ساتھ نا سمجھی بھی
ابھری تھی۔ ابراہیم جبرے
بھینچتا سر اثبات میں ہلا
گیا۔

Kitab Chehra Novels



"رخصتی کی تیاری کرو۔۔
اب مزید تم اس گھر میں
نہیں رہو گی۔۔" اسکی
آنکھوں سے نمی باہر آنے
لگی۔

Kitab Chehra Novels



"نہ۔۔ نہیں۔۔ آپ۔۔ ایسا
نہیں ہو گا۔۔" وہ جانتی تھی
یہ شخص اب جو بھی کرے
گا وہ صرف ضد میں کرے
گا۔ اور ضرور کرے گا۔

Kitab Chehra Novels



"ایسا ہی ہوگا۔۔ جتنے ہاتھ
پاؤں چلانے ہیں چلا لو۔۔
اگلے دو ماہ کے اندر اندر تم
میرے گھر میں۔۔ میرے
بیڈروم میں موجود نہ ہوئیں
تو نام بدل دینا میرا مسز

ابراہیم جنید۔۔ "ایک جھٹکے
سے پیچھے ہٹتا دروازہ کھول
کر باہر نکل گیا۔ مگر جاتے
جاتے پوری قوت سے
دروازہ بند کرتا کمرے
درودیوار کے ساتھ اسکا دل



بھی دہلا گیا تھا۔ عبیر وہیں
دیوار سے لگی بیٹھتی چلی
گئی۔ اسے نہیں معلوم تھا
اسکا اتنا سا غصہ ابراہیم کا
اس قدر بھیانک ری ایکشن
دکھانے والا تھا۔



آج ہفتے کا دن تھا۔ اسکی
چھٹی تھی۔ لحاظہ وہ آرام وہ
ٹی شرٹ اور ٹراؤز میں
ملبوس لیپ ٹاپ لیے لاؤنج
میں بیٹھا کام میں مصروف



تھا۔ اسکا چھٹی کا دن بھی کام
کام اور صرف کام میں
گزر رہا تھا۔ گھر کا کوئی کام یا
سودا سلف لانا ہوتا تو یہ ذمہ
داری اسامہ کی تھی۔ جو
گروسری ماں کی بنائی لسٹ

پر کر لاتا تھا یا انہیں ساتھ
لے جاتا تھا۔ آسیہ بیگم اکثر
اسکی اس بے انتہا مصروفیت
سے تنگ آ جاتیں تھیں۔

جیسے کہ اب ہوا تھا۔ وہ
پچھلے دو دن سے پورچ میں



لگا نل ٹھیک کروانے
کے لیے پلمبر کو بلانے کا
کہہ رہیں تھیں۔ کیونکہ کئی
دن سے ماسی اسی بہانے
کے سبب کام چوری کر کے
پورچ نہیں دھورہی تھی۔



اور ابراہیم کو فرصت یوں
نہیں مل رہی تھی کہ پلمبر
کو بلوا تو لیتا مگر اسکے سر پر
کھڑے ہو کر کام بھی اسے
کروانا پڑتا۔ مگر آج اس نے
پلمبر کو بلا کر اسامہ کو اسکے



سر پر کھڑے ہونے کا کہہ
دیا تھا۔ جس پر آسیہ بیگم
نے سکھ کا سانس لیا تھا۔

"کھانا کیوں نہیں

کھا رہے۔۔" سامنے والے

صوفے پر آکر بیٹھتیں



آسیہ بیگم نے اس سے
پوچھا تو اس نے کشن اٹھا
کر ایک ہی پوزیشن میں
اکڑی کمر کے پیچھے رکھا۔

"بھوک نہیں ہے۔۔ مگر پلینز
چائے پلا دیں اچھی سی۔۔"



"یہ کیا تم نے دن میں
دس دس کپ چائے پینے
کی بری عادت باندھ لی
ہے۔۔ اور ذرا دیکھو ٹیبل کا
حال۔۔" انہوں نے اس کے
بکھرے کاغذات فائلز اور



کچھ ضائع شدہ پیپرز کی
جانب اشارہ کیا۔ کسی دفتر کی
بکھری ہوئی ڈیکس معلوم
ہو رہی تھی۔ "اتنا پھیلاوا
کر کے رکھتے ہو۔ تمہارا
سامان سمیٹتے سمیٹتے میں تھک

۔۔



جاتی ہوں۔۔" ان کے خفگی
سے کہنے پر ابراہیم نے
گدی کھجائی۔

"کیا کروں یا امی۔۔ کام

Kitah Chehra Novels
بھی تو ضروری ہے۔۔"



"تو اتنا پھیلانے کی ضرورت
کیا ہے۔۔ دن رات بس
تمہارا کمر اور چیزیں سمیٹتی
رہوں۔۔"

"تو بہو لے آئیں خود کو
کیوں ہلکان کر رہی



ہیں۔۔" اس نے بڑے عام
سے انداز میں انکے سر پر
ہم پھوڑا تھا۔ "رخصتی کی
بات کریں حفصہ آنٹی سے"

Kitab Chehra Novels
"کیا کہہ رہے ہو۔۔ ابھی
ایک ہفتے پہلے تک جب میں



پیچھے پڑی تھی تب تو کہہ
رہے تھے ایک آدھ سال
رک جاؤں۔۔" انہیں بلکل
بھی یقین نہیں آیا تھا۔

Kitab Chebra Novels

"تو اب نظر آرہا ہے ناکتنی
ضرورت ہے گھر میں آپ



کا ہاتھ بٹانے والی
کی۔۔ "اسکرین پر نظریں جاتا
سنجیدگی سے بولا۔ اسلا آباد
سے لوٹے اسے ایک ہفتہ
ہو چکا تھا۔ مگر آفس کے
کاموں میں ایسا الجھا ہوا تھا



کہ بات کرنے کا موقع نہ
مل سکا۔ لیکن آج وہ فائنل
بات کرنا چاہتا تھا۔

"تو میری بہو تمہارے
بکھیرے سمیٹنے آئے گی
کیا۔۔"



"ظاہر ہے۔۔ اس گھر کی بہو
ہوگی سجانے کے لیے تو
نہیں لاؤں گا نا۔" اس کے اکڑ
کر کہنے پر ماں نے ناراضگی
سے دیکھا۔

Kitab Chehra Novels



"میری پھولوں جیسی بچی
ہے وہ۔۔ تمہارے بکھیڑے
میں ماں ہو کر نہیں سنبھال
پاتی وہ تو ناز و پلی
ہے۔۔" ابراہیم نے شکایتی
نگاہوں سے ماں کو دیکھا۔



اسے تو بالکل ہی چھوٹا بچہ
ہی بنا دیا تھا انہوں نے جو
پورا گھر پھیلا دے۔

"وہ سنبھالے گی ذمہ داری
ہے اسکی۔۔ اسے ہی سنبھالنا
ہے اب۔۔ آپ بات کریں



بس۔۔"جیسی سیڑھیوں سے
بیگ لیے نیچے آتی ارہا وہیں
چلی آئی۔

"اللہ حافظ بھاجن امی
جویریہ آگئی میں جارہی
ہوں۔۔"عجلت میں کہہ کر

نکل رہی تھی ابراہیم نے
پکار کر روک لیا۔ وہ اپنی
دوست کے ساتھ قریب ہی
دو گلی چھوڑ کر کوچنگ جاتی
تھی۔

Kitab Chehra Novels



"جی۔۔" ابراہیم نے اپنے
والٹ سے پانچ سو کا نوٹ
نکال کر اسے دیا تھا۔

"رکھو اسے۔۔" وہ جگمگاتا
چہرہ لیے تھینک یو کہتی نکل
گئی۔



"آپ ابھی فائنل بات
کریں بس۔۔ بولیں اگلے
مہینے کی کوئی ڈیٹ فکس
کر لیں بس۔۔" ارہا کے
جاتے ہی اس نے سلسلہ
کلام وہیں سے جوڑا تھا۔ اور



اسکی نئی ڈیمانڈ پر وہ حیرت
زودہ رہ گئیں۔

"طبیعت ٹھیک ہے
تمہاری۔۔؟ یا تو سرے سے
انکار کر رہے تھے۔۔ اب
اچانک ہتھیلی پر سرسوں



جمانے والی بات کر رہے
ہو۔۔"

"تو کیا آپ کو اور انہیں
ایک رخصتی کی تیار کے لیے
سال چاہیے۔۔؟"

Kitab Chehra Novels



"ہزار چیزیں ہوتی ہیں۔۔
ہزار تیاریاں کرنی ہوتی
ہیں۔۔"

"مجھے نہیں معلوم کچھ بھی
کہہ کر بات کریں۔۔ ورنہ
پھر سوچ لیں سال دو سال

سے پہلے ہاتھ نہیں آؤں گا
میں بھی۔۔" وہ بھی فیصلہ
سناتا اٹھ گیا تھا۔

"تمہارا دماغ تو نہیں چل
گیا۔۔ اور ابھی تو بالکل بات
نہیں کر سکتی عبیر کو کافی



دن سے تیز بخار چڑھا
ہے۔۔ میں اسکی خیریت
کے لیے جانے کا سوچ رہی
تھی۔۔ "وہ ایک پل کے لیے
تھا تھا۔ مگر اگلے پل پھر

Kitab Chehra Novels



اپنے خول میں سمٹ گیا
تھا۔

"بخار ہوا ہے تو اتر بھی
جائے گا۔۔ میں آج تو
رخصت کر کے نہیں لا رہا جو
آپ یوں بہانے کر کے اسے



بچانے میں لگی ہیں۔۔" آسیہ
بیگم نے ملا متی نگاہوں سے
بیٹے کو دیکھا۔

"تم سے کون بحث کرے

اب۔۔" Kitab Chehra Novels



"بس پھر طے ہوا۔ آپ
دو ٹوک بات کریں
گی۔۔" لیپ ٹاپ لے کر
سیڑھیوں کی جانب بڑھ
گیا۔ جبکہ وہ اسکے اچانک

Kitab Chehra Novels



بدلے روپے پر حیران
پریشان رہ گئیں تھیں۔

"یہ تو بہت خوشی کی بات
ہے بیٹا۔" زینب نے جب



حفصہ صاحبہ سے گھر والوں
کے دن تاریخ لینے آنے
کے بارے میں بتایا۔ وہ
پر مسرت انداز میں بولیں۔

Kitab Chehra Novels

"مگر ماما۔۔" وہ کچھ کہتے
کہتے جھجک کر رکی تھی۔

سوپ کا برنز آف کرتیں وہ
اسکی سمت متوجہ ہوئیں۔

"مگر کیا بیٹا۔۔؟"

"عبیر پہلے آپ اس سے
پوچھ لیں۔۔ مجھے نہیں لگتا وہ



ابھی شادی کے لیے ریڈی
ہے۔۔"

"کون لڑکی ریڈی ہوتی
ہے۔۔ سب کو ہی اپنے ماں
باپ کا گھر چھوڑنے کا دل
نہیں کرتا۔۔" وہ مسکراتی



نرمی سے بولیں۔ اور پیالے
میں سوپ نکالنے لگیں۔
انہوں نے خود بیٹی کے لیے
سوپ بنایا تھا۔ پچھلے ایک
ہفتے سے سب کی جان
ہاتھوں میں آئی ہوئی تھی۔



عبیر میں تو سب کی جان
بستی تھی خاص کر باپ اور
بھائی کی۔ اور اسکے چڑھتے
اترتے بخار نے سب کو
بوکھلا کر رکھ دیا تھا۔ اللہ اللہ
کر کے کل سے اسکی طبیعت

کچھ سنبھلی تھی۔ جہانگیر
صاحب نے صدقے کے
بکرے اور کچھ رقم غریبوں
میں تقسیم کروائی تھی۔
کیونکہ اس بخار نے بالکل
کملا کر رکھ دیا تھا اسے۔



"مگر ماما میں پھر بھی چاہتی
ہوں پہلے آپ اس سے
ڈسکس کریں۔۔ اگر وہ راضی
ہوئی تو ٹھیک ہے ورنہ میں
امی کو سمجھا لوں گی۔۔ ابھی
ہماری عبیر کی عمر ہی کیا



ہے۔۔"عبیر کے لیے اسکے
احساس پر حفصہ صاحبہ نے
محبت پاش نگاہوں سے اسے
دیکھا تھا۔

Kitab Chehra Novels
"مجھے قدر ہے آپ کی محبت
کی بیٹا۔۔ اور مجھے یقین ہے



عبیر جب نکاح کے لیے
راضی ہو گئی تو رخصتی پر
بھی مان لے گی۔۔ آپ کو
کچھ کہنے کی ضرورت
نہیں۔۔ ابھی تو یہ بات اسید
اور جہانگیر سے بھی ڈسکس



کرنی ہے۔۔" وہ مسکراتی سر
اثبات میں ہلا گئی تھی۔ رات
کو کھانے کی ٹیبل پر سب
ہی موجود تھے۔ اسید عبیر کو
بھی زبردستی کمرے سے اٹھا
لایا تھا۔ ورنہ پچھلے ایک ہفتے

سے اس نے خود کو کمرے
میں آئیسولیٹ کر رکھا تھا۔

"میرے بیٹے کی کیسی
طبیعت ہے اب۔۔" جہانگیر
صاحب نے ساتھ لگاتے

پوچھا۔

"ٹھیک ہوں۔۔" مدھم آواز
میں جواب دیتی کرسی کھسکا
کر بیٹھ گئی۔ عجیب بکھرا
بکھرا سا حلیہ ہو رہا تھا۔ ملچکے
کپڑے۔۔ حلقے زدہ آنکھیں
اور زرد رنگت۔۔ سب ہی



اسکی غیر معمولی خاموشی
محسوس کر رہے تھے۔ مگر
وجہ کسی کو معلوم نہ ہو سکی
تھی۔

Kitab Chehra Novels

"یہ لو سوپ پیو عبیر۔۔ ماما
نے بنایا ہے۔۔" زینب نے



اسے سوپ نکال کر دیا تھا۔
جسے وہ خاموشی سے تھامتی
اس میں چمچہ ہلانے لگی۔ اسکا
رتی برابر بھی کوئی چیز
کھانے کا دل نہیں چاہ رہا
تھا۔ جب سے وہ شخص اسے

دھمکا کر گیا تھا۔ اسکا چین
بھوک پیاس سب اڑ چکی
تھی۔ بس دماغ میں اسکی
دھمکی بھری غراہٹیں گونج
رہیں تھیں۔ نجانے کتنے قیمتی
آنسو تھے جو وہ گزری

Kitab Chehra Novels



راتوں میں بہا چکی تھی۔ بس
ایک ہی خوف کنڈلی مارے
بیٹھا تھا کہ وہ شخص اپنی
ضد اور انا میں اس رشتے کو
بچانے کے لیے اسے تو توڑ
پھوڑ دے گا مگر کبھی اس

سے علیحدہ ہونے نہیں دے
گا۔ اور جو زہریلی باتیں وہ
اسلام آباد میں کرچکا تھا
اسکے بعد عبیر جہانگیر کے
دل میں لگا ہر خوشنما پھول
جل گیا تھا۔ اسکی دل کی

بستی صرف ایک 'ریگریٹ'
جیسے لفظ پر لٹ گئی تھی۔

"بھئی ایسی خاموشی تو کبھی
ہماری ڈائمنگ ٹیبل پر نہیں
رہی۔۔۔ حفسہ کہیں آپ کو
ہماری بیٹی کا ریموٹ تو ہاتھ

نہیں لگ گیا اور آپ نے
میوٹ کا بٹن پریس
کر دیا۔!" جہانگیر صاحب
نے مسکراتے ہوئے سر
جھکائے سوپ کے چھوٹے

Kitab Chehra Novels



چھوٹے چچے لیتی لاڈلی کو
دیکھا تھا۔

"لیں بھلا آپکی لاڈلی کی کوئی
ڈور میرے ہاتھ لگ سکتی
ہے۔۔؟ مگر میں بتا رہی ہوں
اب عادت ڈال لیں اس



خاموشی کی۔۔ "انکے معنی
خیز انداز پر سبھی چونکے
تھے۔ عبیر نے بھی چمچہ
واپس پیالے میں رکھتے اپنی
گلابی ہوتی آنکھوں سے ماں
کو دیکھا۔



"کیا مطلب۔۔؟"

"آسیہ آپا ڈیٹ فکس کرنے

آنا چاہتی ہیں اس

سٹڈے۔۔" بیٹی کو محبت

بھری نگاہوں سے دیکھتے

جہانگیر صاحب کو اطلاع دی

ۛ



تھی۔ سب کے چہروں پر
یکدم ہی خوشگواریت پھیل
گئی تھی۔ جبکہ عبیر۔۔! اسکی
تو دنیا ہی الٹ گئی تھی۔ زرد
پڑتی رنگت لیے بس خالی

Kitab Chehra Novels



خالی نگاہوں سے ماں کو دیکھ
رہی تھی۔

"رخصتی کی تیاری کرو۔"

اب مزید تم اس گھر میں

نہیں رہو گی۔"



"نہ۔۔ نہیں۔۔ آپ۔۔ ایسا
نہیں ہوگا۔۔"

"ایسا ہی ہوگا۔۔ جتنے ہاتھ
پاؤں چلانے ہیں چلا لو۔۔
اگلے دو ماہ کے اندر اندر تم
میرے گھر میں۔۔ میرے

بیڈروم میں موجود نہ ہوں
تو نام بدل دینا میرا مسز
ابراہیم جنید۔۔۔!"

کیسا پھنکارتا ہوا چیلنجنگ
لہجہ تھا۔ وہ انا پرست شخص
اب اسے فتح کرنا چاہتا تھا۔

یہ شادی یہ رشتہ اب کچھ
نہ تھا اسکی نظر میں۔۔ عبیر
جہانگیر اب اسکی ضد بن
چکی تھی۔ اور یہی خوف اسکی
آنکھوں کے گوشے ایک بار
پھر نم کرنے لگا۔ یعنی اب

یہ شادی۔۔ اور اسکی ذات۔۔

اس شخص کے لیے ایک

چیلنج سے زیادہ نہ تھیں۔

ایک جھٹکے سے جگہ سے

اٹھتی بغیر کسی کی پرواہ کیے

تیزی سے وہاں سے نکل

Kitab Chehra Novels



گئی۔ وہ شخص اپنی چال چل
گیا تھا۔

جاری ہے

Kitab Chehra Novels



تیری رہگزر

قسط 15 اسید دروازہ ناک

Kitab Chehra Novels

کر کے اسکے کمرے میں

داخل ہوا تو وہ بیڈ پر تکیہ



میں منہ چھپائے لیٹی تھی۔
اسکے لبوں پر مسکراہٹ بکھر
گئی۔ قریب آتا اسکے برابر
میں ہی بیٹھ گیا۔ "ہے۔۔
عالی۔۔!" اسے ہلایا تھا مگر
اس میں کوئی حرکت نہ
ہوئی۔ "چلو اٹھو۔۔ میں جانتا



ہوں یہ شرمانا اوپری اوپری
ہے بس۔۔" اس کے چہرے
سے تکیہ ہٹانا چاہا۔ "دل ہی
دل میں لڈو پھوٹ رہے
ہوں گے۔۔" مگر اس کے تکیہ
چہرے سے ہٹانے پر منظر
ہی الگ تھا۔ آنسوؤں سے



بھری آنکھیں لیے وہ رو
رہی تھی۔ اسکا دل دھک
سے رہ گیا۔

Kitab Chehra Novels

"عبیر۔۔!! میری جان کیا
بات ہے۔۔؟"



"مجھے نہیں کرنی آپ سے
بات۔۔ آپ جائیں۔۔" بازو
چھڑاتی بھرائی ہوئی آواز میں
بولی تھی۔ اسید تو تڑپ ہی
اٹھا اپنی گڑیا کا یہ حال دیکھ
کر۔۔



"کیا بات ہے عابی۔۔ اس طرح
کیوں رو رہی ہو۔۔ کچھ ہوا
ہے ہم سے۔۔؟" پیار سے
اسکا چہرہ تھاما۔

Kitab Chehra Novels

"آپ کی وجہ سے سب ہوا
ہے مجھے نہیں کرنی آپ



"کیا بات ہے عابی۔۔ اس طرح
کیوں رو رہی ہو۔۔ کچھ ہوا
ہے ہم سے۔۔؟" پیار سے
اسکا چہرہ تھاما۔

Kitab Chehra Novels
"آپ کی وجہ سے سب ہوا
ہے مجھے نہیں کرنی آپ



سے کوئی بات۔۔"

"میری وجہ سے۔۔؟ کیا کیا

ہے میں نے۔۔؟" اسکی

حیرت دیدنی تھی۔

Kitab Chehra Novels



"ہاں آپکی وجہ سے۔۔!"
آپ کی وجہ سے میرا
زبردستی نکاح ہوا۔۔ اور اس
نکاح کی وجہ سے میری
زندگی حرام ہو چکی ہے۔۔ ماما
الگ مجھے ہر وقت ڈانٹتی
رہتیں۔۔" وہ بے یقینی کے



عالم میں بیٹھا شکوے کرتی
بہن کو دیکھ رہا تھا۔ اسے تو
کبھی محسوس ہی نہ ہوا تھا
اسکی بہن دل میں اتنا کچھ
لیے بیٹھی تھی۔

Kitab Chehra Novels



"عبیر یہ کیا کہہ رہی ہو
تم۔۔ باخدا مجھے کوئی علم نہ
تھا اس نکاح کے بارے
میں۔۔ اس بارے میں پہلے
بھی تمہیں بتا چکا ہوں۔۔ اور
اسکے بعد تو تمہیں بھی
اعتراض نہ تھا۔۔ پھر یہ سب



کیا ہے میری گڑیا۔۔؟" اسکے
متفکر انداز پر وہ شدت سے
روتی اسکے سینے سے لگ
گئی۔

Kitab Chehra Novels

"مجھ۔۔ مجھے نہیں کرنی ابھی
شادی بھائی۔۔ آپ پلیز



ابھی ان۔۔ ان لوگوں کو منع
کر دیں۔۔ "اسکے اتنی شدت
سے انکار پر وہ چونکا تھا۔

"منع کر دوں۔۔ مگر اس انکار
کی وجہ بھی تو بتاؤ۔۔ کیا تم
خوش نہیں عالی۔۔" اسے



خود سے الگ کرتا سنجیدگی
سے بولا۔ "یہ ساری زندگی
کا معاملہ ہے۔۔ مجھے کھل کر
بتاؤ کیا خوش نہیں ہو اس
رشتے سے۔۔؟" بھائی کی
جاںچختی نگاہوں پر عبیر نے



ہاتھ کی پشت سے اپنا رخسار
رگڑا تھا۔

"مجھے نہیں پتہ۔۔ بس
میں۔۔ میں ابھی شادی نہیں
کرنا چاہتی آپ منع کروا
دیں ان لوگوں کو۔۔ میں



ہاتھ کی پشت سے اپنا رخسار
رگڑا تھا۔

"مجھے نہیں پتہ۔۔ بس
میں۔۔ میں ابھی شادی نہیں
کرنا چاہتی آپ منع کروا
دیں ان لوگوں کو۔۔ میں



ذہنی طور پر تیار نہیں
ہوں "نظریں جھکاتی بھاری
آواز میں بولی۔ وہ چاہ کر بھی
بھائی کو وہ سب نہیں بتا
سکتی تھی جو اسلام آباد میں
اس شخص نے اس سے کہا
تھا۔



"ادھر میری طرف
دیکھو۔۔" اسید نے اسکا چہرہ
اونچا کیا۔ "سچ بتاؤ کیا صرف
شادی آگے بڑھانے کے لیے
رو رہیں تھیں یا کوئی اور
بات بھی ہے۔۔؟" عبیر نے
بغور بھائی کے سنجیدہ تاثرات



دیکھے۔ ایک لمحے کو تو جی
میں آیا دل کا سارا غبار
اسکے سامنے آشکار کر دے۔
مگر کچھ تھا جو آڑے آرہا
تھا۔ شاید دل۔۔!

Kitab Chehra Novels



"ج۔۔ جی بھائی۔۔ بس مجھے
کچھ وقت چاہیے ورنہ بابا
کے فیصلے سے مجھے کوئی
اختلاف نہیں۔۔" یہ جھوٹ
اس نے بھائی کی آنکھوں
میں دیکھتے بولا تھا۔ اور
آنکھوں میں نمی ایک بار پھر



بھرنے لگی۔ اسید نے اسے
گلے سے لگا لیا۔

"بس اتنی سی بات پر میری
چوڑی نے خود کو ہلکان کر
رکھا تھا۔۔ بے فکر ہو جاؤ میں
بات کر لوں گا ماما سے۔۔"



"آپ سچ کہہ رہے
ہیں۔۔؟" اس نے الگ
ہوتے بے چینی سے پوچھا۔
اسید نے ہنستے ہوئے اسکی
ناک کھینچی۔

Kitab Chehra Novels



"ہاں مزید تمہیں اس گھر
میں برداشت کرنا مشکل ہے
مگر کیا کروں مجبوری ہے۔۔
ورنہ شادی تک اس کمرے
میں چھوٹے چھوٹے تلاب
بنے ہوں گے۔۔" وہ روٹھتی



دور ہونے لگی مگر اسید ہنستا
ماتھے پر بوسہ دے گیا۔

"اب یہ موڈ ٹھیک کرو
بلکل سڑی ہوئی لگ رہی
ہو۔۔"



"کوئی نہیں آپ سے تو اب
ابھی اچھی لگ رہی
ہوں۔۔" اپنی ناک اسکی ٹی
شرٹ کی آستین سے رگڑ
دی۔ اسید ابکائی کی ایکٹنگ
کرتا بیڈ سے اٹھ گیا۔ عبیر
بے ساختہ ہنس پڑی تھی۔ وہ



مطمئن ہوتا مسکراتا ہوا
کمرے سے نکل گیا۔ کیونکہ
جس کام کے لیے آیا تھا۔ وہ
ہوچکا تھا۔ نیچے آیا تو تینوں
لاؤنج میں ہی بیٹھے چائے پی
رہے تھے۔ وہ وہیں آبیٹھا۔



"مجھے بات کرنی ہے آپ
لوگوں سے۔۔"

"کیسی بات۔۔؟" حفصہ
صاحبہ اسی کی منتظر تھیں۔
انہیں معلوم تھا وہ عبیر کے
کمرے میں تھا اتنی دیر



سے۔ ضرور دونوں بہن بھائی
نے کوئی کھچڑی پکائی ہوگی۔
زینب بھی اسے چائے دیتی
برابر میں ہی بیٹھ گئی تھی۔

Kitah Chehra Novels

"ماما عبیر چاہتی ہے۔۔ شادی
آگے بڑھا دی جائے۔۔" ماں



کے ساتھ اس نے باپ کو
بھی دیکھا تھا۔ دونوں ہی
اسکی بات پر مسکرا دیے۔

"مجھے معلوم تھا وہ اسی لیے
اٹھ کر گئی تھی ٹیبل
سے۔" جہانگیر صاحب نے

محبت بھرے انداز میں بیٹی
کا ذکر کیا۔

"اسکی بات ہم مان بھی لیں
اور کچھ عرصے بعد یہ ذکر
چھیڑیں وہ تب بھی یہی کہے
گی۔" حفصہ صاحبہ بھی بیٹی



کے مزاج سے بخوبی آگاہ
تھیں۔

"لیکن بابا وہ اس وقت
واقعی شادی کے لیے ریڈی
نہیں ہمیں کچھ وقت دینا
چاہیے اسے۔"



"لیکن بیٹا چھ ماہ تو ہونے
والے ہیں نکاح کو۔۔ میرا
خیال ہے اتنا وقت کافی
ہے۔۔"

Kitab Chehra Novels

"مگر ماما اس کا راضی ہونا
بھی تو ضروری ہے۔۔ اسکی



مرضی کے بغیر تو نہیں
کر سکتے نا یہ شادی۔۔"

"نکاح اسکی رضامندی سے
ہی ہوا ہے۔۔" خاموش بیٹھی
زینب نے ایک نظر شوہر کو

Kitab Chehra Novels



دیکھا تھا۔ جو اس وقت کچھ
زیادہ ہی سنجیدہ لگ رہا تھا۔

"ہاں اسکی رضا سے ہوا
کیونکہ ہم چاہتے تھے۔۔ اس
نے ہماری خوشی کے لیے وہ
نکاح کیا۔۔ بٹ ابھی وہ کچھ



وقت مانگ رہی ہے تو کیا
یہ بہتر نہیں شادی کو آگے
بڑھا دیا جائے۔۔ ویسے بھی
عمر ہی کیا ہے ابھی
اسکی۔۔!"

Kitab Chehra Novels



"مگر اس کی کوئی وجہ بھی
تو ہو۔۔ ہم بغیر کسی وجہ کہ
انہیں منع کر دیں۔۔ کہ
ہماری بیٹی کا شادی کا دل
نہیں چاہ رہا۔۔؟" حفصہ
صاحبہ کو بیٹے کی بلا وجہ
حمایت بالکل نہ بھائی تھی۔



جبکہ شوہر خلاف معمول
خاموش تھے۔

"اما کوئی مسئلہ نہیں۔۔ میں
بات کر لوں گی امی سے۔۔
ہم شادی کو تھوڑا آگے بڑھا
دیں گے۔۔" زینب نے بھی



عبیر کی حمایت کی تھی۔ وہ تو
پہلے ہی حفصہ صاحبہ سے یہ
بات کر چکی تھی کہ پہلے
عبیر سے پوچھ لیں۔

Kitab Chehra Novels

"کوئی ضرورت نہیں۔۔ بیٹا
ایسے ضدوں پر اور رو دھو



کر باتیں نہیں منوائی
جاتیں۔۔ یہ بہت نازک
معاملے ہوتے ہیں۔۔"

"ایسی کوئی بات نہیں ماما۔
ہم چھ ماہ بعد کا کہہ دیتے
ہیں۔۔ اتنے عرصے میں ہم



تیا ریاں بھی کر لیں گے اور
امی کو اعتراض بھی نہیں
ہوگا۔"

"صحیح کہہ رہیں ہیں
زینب۔۔ چھ ماہ کے عرصے
میں عبیر بھی مینٹلی پریپیر



ہو جائے گی۔۔ اور شادی کی
تیا ریاں بھی دونوں جانب
سے صحیح طرح کر لیں
گے۔۔ "جہانگیر صاحب نے
بہو کی بات کو درست کہتے
جیسے میٹنگ ہی برخاست
کردی تھی۔



اگلے دن حفصہ صاحبہ نے
سلیقے سے آسیہ بیگم کے
سامنے اپنی بات رکھ دی
تھی۔ حالانکہ انہیں خود برا
لگ رہا تھا مگر بیٹی کی ضد



اور گھر والوں کی طرفداری
پر مجبوراً یہ قدم اٹھانا پڑا
تھا۔ آسیہ بیگم نے بھی انہیں
مطمئن کر دیا تھا کہ جیسا
عبیر چاہے گی ویسا ہی ہوگا۔
وہ تو خود شادی کی تیاریوں
کے لیے کچھ وقت چاہتی



تھیں۔ مگر انہیں اصل
پریشانی تو اپنے بیٹے کی جانب
سے لاحق ہوئی تھی۔ جو
نجانے کس بات کی اڑ لگا
کر بیٹھ گیا تھا۔

Kitab Chehra Novels



"بات ہوئی آپ کی حفصہ
آنٹی سے۔۔ کب بلا رہی
ہیں۔۔؟" کھانا کھاتے ابراہیم
نے ان سے پوچھا تھا۔
ڈائمنگ ٹیبل پر اس وقت
چاروں ہی موجود تھے۔



اسامہ اور ارہا بھی خاموشی
سے کھانا کھا رہے تھے۔

"ہو گئی تھی میری بات۔۔
پہلے کھانا کھا لو پھر تفصیل
سے بات کرتے

ہیں۔۔۔" ہوٹ پاٹ سے



روٹی نکال کر اسامہ کو دی
تھی۔

"کوئی ایسا ایٹمی نسخہ بھی
نہیں کہ جس کے لیے گول
میز کا نفرنس بلائی جائے۔۔
اور پھر بات کا آغاز کیا



جائے "بھائی کے سلگنے پر
دونوں نے بڑی مشکل سے
اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی۔
جبکہ آسیہ بیگم پہلو بدل کر
رہ گئیں۔

Kitab Chehra Novels



"حفصہ نے وہی میری والی
بات کہی ہے۔۔ انہیں بھی
تیار یوں کے لیے وقت
چاہیے۔۔" ابراہیم نوالہ واپس
بلیٹ میں رکھتا بغور ماں کو
دیکھ رہا تھا۔ جو اپنے لیے پانی
کا گلاس بھر رہیں تھیں۔



"اچھا اور۔۔؟"

"اور بس ہم نے طے کیا
ہے کہ شادی چھ ماہ بعد
رکھ لیں۔۔۔" وہ ہرگز بھی
بہو کا نام بیچ میں نہیں لانا
چاہتی تھیں۔



"کیا میں جانتا نہیں آپ
دونوں کی ڈوریں کون ہلا رہا
ہے۔۔" اسکی ناگواری سے پر
آواز پر تینوں نے چونک کر
اسے دیکھا تھا۔

Kitab Chehra Novels



"کیسی باتیں کر رہے ہو۔۔
بھلا ہماری ڈوریں کون
ہلائے گا۔۔"

"بخوبی جانتا ہوں۔۔ یہ کس
کے حکم کی تعمیل کی جا رہی
ہے۔۔ آپ کی چہیتی نہیں چاہتی



صاف بات کیوں نہیں بتا
رہیں۔۔ "اسکے ضبط سے بھنچے
لہجے پر وہ حیران پریشان رہ
گئیں تھیں۔

Kitab Chehra Novels

"میں تم سے کیوں کچھ
چھپاؤں گی۔۔؟ اور اس بچی



کا کیا قصور۔۔ کیا نکاح نہیں
کیا اس نے جواب بے جا
الزام لگا رہے ہو۔۔ "وہ بھی
خفگی سے بولیں تھیں۔ ارہا
اور اسامہ نے آنکھوں ہی
آنکھوں میں ایک دوسرے

==



کو سکنل دیتے اٹھنے کا اشارہ
کر دیا تھا۔

"بچی۔۔؟ ہاں اسے بچی بنا کر
رکھیں اور کہیں جب وہ
دس پندرہ سال بعد بڑی
ہو جائے تب رخصتی کا



سوچئے گا۔۔'اور تم کہاں
جارہے ہو۔۔میں ٹانگیں توڑ
دوں گا۔۔اس وقت گھر سے
باہر نکلے تو۔۔"اس نے
خاموشی سے کھسکتے اسامہ کو
بھی لپیٹے میں لے لیا تھا۔جو
گڑبڑارا 'جی بھائی' کر کے



اپنے کمرے کی سمت بڑھ
گیا۔

"ہو کیا گیا ہے تمہیں۔۔؟

ایسی کونسی قیامت آجائے گی

اگر چھ ماہ بعد شادی

ہو جائے تو۔۔؟" اسکا پھرنا



انکی سمجھ سے باہر تھا۔ یا تو
راضی نہیں ہو رہا تھا۔ اور
اب بالکل ہی۔۔

"بات چھ یا دس ماہ کی
نہیں ہے۔۔۔! بات میری
بات کی اہمیت کی ہے۔۔"



آپ لوگ اس کی ضد کو
میری بات پر فوقیت دے
رہے ہیں۔۔!!"

"یہ کیا کہہ رہے ہو
ابراہیم۔۔ میرے بیٹے۔۔ تم تو
بہت تحمل مزاج اور معاملہ



فہم ہو۔۔ پھر یہ۔۔ "اسکا یہ
روپ انہیں بے یقین کر رہا
تھا۔ ان کا سمجھدار بیٹا یہ کس
قسم کی ضدیں پال بیٹھا تھا۔
ابراہیم پلیٹ کھسکنا اٹھ کھڑا
ہوا۔ سو فیصد صحیح تھی اسکی
ماں مگر یہ سب کچھ کرنے



والی وہ لڑکی تھی اور اب
اسے ہی ہر جانہ ادا کرنا تھا۔

"بات اب میری بھی ضد
کی ہے ان لوگوں سے
صاف کہہ دیں اگر ابھی دو
ماہ کے اندر اندر شادی نہیں



کی۔۔ پھر بھول جائیں بھی
بیٹی کی رخصتی بھی
ہو گئی۔۔ "اسکے سنگین لہجے پر
ان کا دل دہل اٹھا تھا۔

Kitab Chehra Novels

"نم ہوش میں ہو کیا بکواس
کر کر رہے ہو۔۔" مگر وہ



وہاں سے نکلتا اپنے کمرے
کی سمت بڑھ گیا تھا۔ اس
وقت اسکے دماغ میں
شرارے پھوٹ رہے تھے۔
اس لڑکی نے اس نازک
رشتے کی پرواہ کیے بغیر اس
سے ٹکرائی تھی۔ یہ سوچے



بغیر کہ جب بھی بھی وہ
اسکی دسترس میں آئے گی
کیا حال کر سکتا تھا وہ اسکا۔

"میں تمہیں بتاؤں گا
اشاروں پر پہنچانا کسے کہتے
ہیں عبیر

..

..



جہا نکیر۔۔۔!!"سگریٹ سلگاتا
وہ گہری سوچ میں غرق
تھا۔

Kitab Chehra Novels



"بڑے خوشگوار موڈ میں
ہیں سرکار۔۔ میں نے تو سنا
تھا بیماری کے بعد نقاہت
ہوتی ہے یہ شادابی کس بخار
میں آتی ہے۔۔؟" زوہیب
اور ماہرہ آج اسکی طرف
آئے ہوئے تھے۔ اور توقع



کے برعکس اتنے دن کے
بخار سے اٹھنے کے باوجود وہ
تروتازہ بیٹھی تھی۔ مائرہ نے
بھی بغور اسکا جائزہ لیا تھا۔
بے بی پنک شرٹ اور بلو
جینز میں ملبوس زوہیب کی
بات پر مسکرا رہی تھی۔



"ہمیں بھی بتاؤ ایسی کیا
بات ہے جو رات و رات
موڈ بدل گئے۔"

"لو تم دونوں تو ایسے کہہ
رہے ہو جیسے میں سدا کی
بوڑھی روح تھی۔"



"مگر جب سے شوہر کو
پیاری ہوئیں تھیں سنجیدگی
کی موٹی گرد جم گئی تھی تم
پر۔۔"

Kitab Chehra Novels
"بس سمجھ لو کچھ دن۔۔ بلکہ
ماہ کے لیے ڈسٹنگ کر لی



اپنی۔۔ آؤ کسی اچھے
ریسٹورنٹ سے پزا کھا کر
آتے ہیں بہت دن ہو گئے
آؤ ٹنگ کیے۔۔ "اسکے چہکنے پر
مارہ کھٹھکی تھی۔

Kitab Chenra Novels



"خیر تو ہے ٹریٹ دے
رہی ہو۔۔۔؟" زوہیب کو
بھی حیرت کا جھٹکا لگا۔

"ہاں نا اٹھو اب دونوں۔۔۔"

Kitab Chehra Novels

"اب تو بتانا پڑے گا۔۔۔"



"تم آم کھاؤ گٹلیاں نہ
گنو۔۔" اپنا پرس لاتی ان کے
ساتھ آؤٹنگ پر نکل گئی
تھا۔ اچھے سے لپچ اور لاؤنگ
ڈرائیو دونوں کی پکس
اسٹیٹس پر لگانی نہ بھولی
تھی۔ جب سے اسے گھر



والوں کی اپنے فیصلے پر
حمایت کی خبر ملی تھی اسکے
پاؤں زمین پر نہیں ٹک
رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا
یکدم ہی اسے کھل کر
سانس لینے کا موقع مل گیا
تھا۔ اور توقع کے عین



مطابق اگلے دس منٹ کے
اندر ابراہیم نے اسکا اسٹیٹس
سین کر لیا تھا۔ اسکے لبوں پر
بڑی فاتحانہ مسکراہٹ ابھری
تھی۔ جسے چرکا لگانے
کے لیے اسٹیٹس لگایا تھا اس
میں احسن طریقے سے



کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ اس
شخص کا غیض و غضب سے
سرخ ہوتا چہرہ سوچ کر ہی
دل میں ٹھنڈک اتر گئی
تھی۔ 'ہونہے۔۔ نام تو تمہارا
ایسا رکھوں گی میں کہ تا عمر



یاد رکھو گے کہ کسے چیلنج کیا
تھا۔۔'

"چل کیا رہا ہے۔۔ بتاؤ
مجھے۔۔" واپسی پر مائرہ اسکی
حد سے زیادہ خوشی کا سبب
پوچھے بغیر نہ رہ سکی۔



"کیا چل رہا ہے۔۔ زندگی
جی رہی ہوں۔۔" کندھے
اچکاتی مسکرائی تھی۔ اور
موبائل کی جانب متوجہ
ہو گئی۔ مائرہ نے موبائل
جھپٹ لیا۔



"سچ بتاؤ۔۔ ابراہیم بھائی سے
متعلق کوئی بات ہے
نا۔۔؟" اس کے مشکوک انداز پر
وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

Kitab Chehra Novels

"جینیئس۔۔ ویری

جینیئس۔۔"



"ہیں سچ۔۔؟ کہیں ڈیٹ پر
تو نہیں بلا لیا انہوں نے
تمہیں۔۔؟" اس بار مارہ کی
باچھیں کھلی تھیں اور عبیر
کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔ البتہ
رخسار پر خفت سے سرخی
دوڑی تھی۔



"نہیں اتنے خوش نصیب
نہیں ہیں وہ کہ میرے
ساتھ ڈیٹ پر
جائیں۔۔" خفگی سے سر جھٹکا
تھا۔

Kitab Chehra Novels



"لو وہ ہنی مون پر جائیں
گے تمہارے ساتھ ڈیٹ
تو _____ اف کیا مسئلہ
ہے۔۔" عبیر نے اسکی بات
مکمل ہونے سے پہلے ہی
بازو پر زوردار چٹکی لی تھی۔
ماڑہ تڑپ کر رہ گئی مگر جب



اسکی شرم سے سرخ ہوتی
رنگت دیکھی کھلکھلا کر ہنس
پڑی۔ "بس جب دیکھو اپنے
بڑے سے منہ سے بکواس
کرتی رہتی ہو۔"

Kitab Chehra Novels



"تو اس میں غلط کیا ہے
میں تو یہ بھی بتا سکتی ہوں
وہ تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔ اچھا
اچھا۔۔۔ سوری۔۔۔ یا اللہ بلکل
ٹماٹر لگ رہی ہو۔۔۔" اپنا بچاؤ
کرتی مسلسل ہنس رہی تھی۔



"اچھا بس بس۔۔
سوری۔۔" اسے خفگی سے
رخ موڑتا دیکھ وہ اسکی
جانب کھسکی۔ "بتاؤ نا عابی۔۔
تم نے ہی تو کہا تھا ابراہیم
بھائی کی وجہ سے ہو رہا ہے
اتنا اچھا موڈ۔۔"



"ان کی وجہ سے ابھی بھی
میرا موڈ اچھا نہیں ہو سکتا
سمجھ آئی تمہارے۔۔ میں اس
لیے خوش ہوں کہ بابا اور
اسید بھائی نے میرے کہنے
پر شادی چھ ماہ آگے بڑھوا
دی ہے۔۔ ورنہ وہ۔۔ میرا



مطلب ہے ابراہیم چاہ رہے
تھے اگلے دو مہینے میں
شادی ہو جائے۔۔ "اتنے غصے
کے باوجود بھی اس شخص کا
نام لیتے عجیب جھجھک سی
محسوس ہوئی تھی۔ جبکہ ماہرہ
منہ شک سے کھل چکا تھا۔



"تم نے انکار کروا دیا۔۔!!

تم۔۔ تم پاگل ہو۔۔! میں

پوچھتی ہوں آخر یہ سب

کرنے کی ضرورت کیا

تھی۔۔؟ چھ مہینے بعد بھی تو

تم نے وہیں جانا ہے۔۔"



"چھ مہینے مارہ۔۔!! چھ مہینے
صرف نہیں ہوتے میرے
لیے کھل کر سانس لینے کا
بہت بڑا موقع

ہیں۔۔" زوہیب کے کار میں
آکر بیٹھنے پر عبیر اس سے
باتوں میں لگ چکی تھی۔



جبکہ مارہ خاموش ہی رہی
تھی۔ اسے اپنی کزن کی
حرکتیں کبھی کبھی بالکل سمجھ
سے باہر لگتیں تھیں۔

Kitab Chehra Novels

رات کو کھانے کی ٹیبل پر
اسکا موڈ بڑا خوشگوار تھا۔ مگر



جبکہ مارہ خاموش ہی رہی
تھی۔ اسے اپنی کزن کی
حرکتیں کبھی کبھی بالکل سمجھ
سے باہر لگتیں تھیں۔

Kitab Chehra Novels

رات کو کھانے کی ٹیبل پر
اسکا موڈ بڑا خوشگوار تھا۔ مگر



باپ اور بھائی خلاف معمول
نجانے کیوں چپ تھے۔ یا
شاید اسکے کھانا صحیح طرح
کھا لینے کے منتظر تھے۔

Kitab Chehra Novels

"بابا آپ کھا کیوں نہیں
رہے۔۔" اس نے پاستا



کھاتے باپ سے پوچھا جو
برائے نام کھا رہے تھے۔

"میں کھا رہا ہوں بیٹا۔۔!"
آپ کھائیں بالکل کمزور ہو گئی
ہے میری جان اس بخار
میں۔۔" شفقت سے اس کے



سر پر ہاتھ پھرتے بولے تو
وہ مسکراتی اپنے کھانے کی
جانب متوجہ ہو گئی۔ اور
جہانگیر صاحب کو لگا کہ بیٹی
نے اتنی مقدار میں کھانا کھا
لیا کہ ان کی بات ہضم



کر سکے۔ گلا کھنکھارتے سب
کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔

"آج شام کو ابراہیم آفس
آئے تھے۔۔۔" ان کی بات
پر تینوں ہی ہنسنے لگی تھیں۔



"ابراہیم آئے تھے
آج۔۔؟" یہ سوال بڑے
خوشگوار انداز میں حفصہ
صاحبہ کی جانب سے آیا
تھا۔ اور اسے اپنے حلق میں
پاستا پھنستا محسوس ہوا۔



"ہاں چھ ساڑھے چھ کے
قریب آئے تھے۔۔ خاصی
دیر بیٹھے تھے۔ کافی باتیں
ہوئیں۔۔" اسے ایسا محسوس
ہوا جیسے اسکا باپ کوئی بڑی
نیوز بریک کرنے کے لیے
تمہید باندھ رہا تھا۔ اسکی چھٹی



حس نے پہلے ہی اسے سکنل
دینے شروع کر دیے تھے۔

"بیٹا زینب آپ نے بتایا
نہیں کبھی آپکی امی کو بلڈ
پریشر کا اتنا خطرناک مسئلہ
ہے کہ وہ دو بار ہسپتال



جاچکی ہیں۔۔" ان کے پوچھنے
پر زینب لب کاٹنے لگی۔

"میں آپ لوگوں کو
ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتی
تھی۔۔"

Kitab Chehra Novels



"ارے یہ کیا بات ہوئی
بیٹا۔۔ کیا ہم اپنے نہیں
آپکے۔۔ وہ تو آج باتوں
باتوں میں ابراہیم سے معلوم
ہوا۔۔ اور سب سے بڑھ کر
وہ اس بات پر فکر مند ہیں
کہ ان کی کمپنی تین چار ماہ



میں انکی پوسٹنگ لاہور میں
کر رہی ہے۔۔"

"اچھا۔۔! میری تو آسیہ آپا
سے اس حوالے سے کوئی
بات نہیں ہوئی۔۔۔ زینب



آپ کو پتا تھا۔؟" زینب تو
خود حیرت میں مبتلا تھی۔

"نہیں مجھے بھی نہیں بتایا

اس بارے میں بھاجن

Kitab Chehra Novels
نے۔۔"



"حفصہ آپ سمجھ نہیں
رہیں۔۔ آسیہ بہن اسی لیے
اچانک رخصتی پر زور دے
رہیں تھیں۔۔ مگر ہمارے
انکار پر خاموش ہو گئیں۔۔
اسی لیے ابراہیم یہ مسئلہ
کھل کر ڈسکس کرنے آئے



تھے آج۔۔ "عبیر کی کانٹے
پر گرفت مضبوط ہوئی تھی۔
اسکی چال کے بعد اس شخص
نے اپنی چال پھینک دی
تھی۔

Kitab Chehra Novels



"کہہ رہے تھے کہ اسی لیے
رخصتی چاہتے ہیں کہ اگر
پوسٹنگ ہوگئی تو پھر سال دو
سال سے پہلے واپسی ناممکن
ہے۔۔ ایسے میں ماں کو بھی
اکیلا چھوڑ کر جانا انہیں
مناسب نہیں لگ رہا۔" اور



اس شخص کی چال عبیر کو
ششدر ہی تو کر گئی تھی۔
کیسا جذباتی مجبوریوں سے
بھرا جال بھجایا تھا اس شاطر
شخص نے۔!!

Kitab Chenra Novels



"پھر کیا کہا آپ
نے۔۔؟" حفصہ صاحبہ نے
بے چینی سے شوہر سے پوچھا
تھا۔ جو بیٹی کو دیکھ رہے
تھے۔

Kitab Chehra Novels



"ہم نے اگلے دو ماہ میں
رخصتی کے لیے حامی بھر
لی۔۔ بیٹا آپ خفا تو نہیں۔۔
ہمارے اس فیصلے
سے۔۔؟" جہانگیر صاحب کی
نگاہیں اپنی لاڈلی کے جھکے
سر پر تھیں۔ جو اس وقت



اکھاڑ پچھاڑ میں لگی تھی۔
باپ کے مخاطب کرنے پر
سر اٹھا کر انہیں دیکھا تھا۔
جو آنکھوں میں مان اور
محبت لیے اسے دیکھ رہے
تھے۔



"نہیں بابا۔۔ جو آپ کو
ٹھیک لگے۔۔" پھنسی پھنسی
آواز میں کہتی اٹھ کھڑی
ہوئی تھی۔ اسید نے ساتھ
اٹھتے اسکے ماتھے پر بوسہ لیا
تھا۔ "آئی ایم پراؤڈ آف
یو۔۔" بمشکل اسے مسکراہٹ



"نہیں بابا۔۔ جو آپ کو
ٹھیک لگے۔۔" پھنسی پھنسی
آواز میں کہتی اٹھ کھڑی
ہوئی تھی۔ اسید نے ساتھ
اٹھتے اسکے ماتھے پر بوسہ لیا
تھا۔ "آئی ایم پراؤڈ آف
یو۔۔" بمشکل اسے مسکراہٹ



پاس کرتی اپنے کمرے کی
جانب بڑھ گئی۔ وہ شخص اس
سے زیادہ طاقتور چال چل
گیا تھا۔

Kitab Chehra Novels

جاری ہے

